مرشدانِ خبر
روزنامہ
ممبئی رابطہ
DAILY MUMBAIRAABTA

صبح صادق	05:04
طلوع آفتاب	06:20
زوال آفتاب	12:41
غروب آفتاب	07:01

آج کی حدیث

حضرت حسن بن علیؓ ہند بنت ابی ہالہؓ سے نقل کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ریش مبارک بھرپور اور گنجان بالوں کی تھی، آنکھ مبارک کی پتلی نہایت سیاہ تھی، رخسار مبارک ہموار ہلکے تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا دہن مبارک اعتدال کے ساتھ فراخ تھا۔ (یعنی تنگ منہ نہ تھا) آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دندانِ مبارک باریک آبدار تھے اور ان میں سے سامنے کے دانتوں میں ذرا ذرا فصل بھی تھا، سینے سے ناف تک بالوں کی ایک باریک لکیر تھی۔ (ترمذی)

JANATA AUTO

CONTACT :9820363818 / 9321177990

ALL TYPES OF IMPORTED & INDIAN CARS, REPAIR, SALE AND PURCHASE

RNI. NO. MAHURD/2019/77823 - Vol. No. 8, Issue No. 234, Monday- 24 August, 2026, Price Rs.4/- , Pages:08

جلد نمبر:۸ ۞ شمارہ نمبر ۲۳۴ ۞ پیر، ۲۴؍اگست، ۲۰۲۶، ۱۰؍ربیع الاول ۱۴۴۸ھ ۞ قیمت ۴؍روپے، صفحات:۸

جاپان میں آیا 5.9 شدت کا زلزلہ، ۲۳؍افراد زخمی

ٹوکیو میں بلیک آؤٹ، ٹرینوں کی آمد و رفت متاثر

حکام کے مطابق زلزلے میں 23 افراد زخمی ہوئے ہیں، حالانکہ ان لوگوں کو معمولی چوٹیں آئی ہیں۔ راحت کی بات یہ ہے کہ زلزلے کے بعد سونامی کا کوئی خطرہ نہیں بتایا گیا۔ جاپان میں اتوار کی علی الصبح زلزلے کے شدید جھٹکے محسوس کیے گئے، جس کی وجہ سے لوگوں میں خوف و ہراس کا ماحول پیدا ہو گیا۔ ریکٹر اسکیل پر زلزلے کی ابتدائی شدت 9.5 ریکارڈ کی گئی۔ زلزلے کے جھٹکے مشرقی جاپان کے کئی

علاقوں سمیت راجدھانی ٹوکیو میں بھی محسوس کیے گئے۔ حکام کے مطابق زلزلے میں 23 افراد زخمی ہوئے ہیں، حالانکہ ان لوگوں کو معمولی چوٹیں آئی ہیں۔ راحت کی بات یہ ہے کہ زلزلے کے بعد سونامی کا کوئی خطرہ نہیں بتایا گیا۔ 'جاپان موسمیاتی ایجنسی' کے مطابق زلزلہ جنوبی ایبارا کی صوبے میں آیا۔ اس کا مرکز زمین سے تقریباً 70 کلومیٹر نیچے تھا۔ یہ علاقہ جاپان کے ان علاقوں میں شامل ہے، جہاں اکثر زلزلے آتے رہتے ہیں۔ امریکی جیولوجیکل سروے نے زلزلے کی ابتدائی شدت 5.8 بتائی ہے۔ حکام کے مطابق 4 صوبوں میں مجموعی طور پر 23 افراد کے زخمی ہونے کی اطلاع ہے۔ ان میں سیتاما میں 9، کاناگاوا میں 9، چیبا میں 4 اور ایبارا کی میں ایک شخص زخمی ہوا ہے۔ جس وقت زلزلہ آیا، اس وقت تمام لوگ سو رہے تھے۔ اچانک شدید جھٹکے آنے سے لوگ گر گئے یا فرنیچر اور دروازوں سے ٹکرا گئے۔ رپورٹ کے مطابق کاناگاوا کے یوکوہاما میں 80 برس سے زیادہ عمر کی ایک خاتون بستر سے گر گئیں اور ان کے کولہے میں شدید چوٹ آئی۔ ادھر زلزلے کی وجہ سے ٹوکیو اور ناریتا ایئرپورٹ کے درمیان چلنے والی ایکسپریس ٹرینوں کی خدمات میں تاخیر ہوئی۔ وہیں شمال مشرقی علاقوں کی کچھ لوکل ٹرینیں بھی متاثر ہوئیں۔ حالانکہ ایسٹ جاپان ریلوے کے مطابق شنکانسن بلٹ ٹرین کی خدمات معمول کے مطابق چلتی رہیں اور ان میں کسی طرح کی کوئی رکاوٹ نہیں آئی۔ جاپان کی وزیر اعظم سانے تاکائچی نے سوشل میڈیا پر ایک پوسٹ شیئر کی ہے، جس میں انہوں نے بتایا کہ حکومت نے ممکنہ نقصانات کا جائزہ لینے کے لیے ایک ٹاسک فورس تشکیل دی ہے۔ زلزلے کے جھٹکوں کے بعد موبائل فون پر ہنگامی انتباہ بھی جاری کیا گیا۔

کنیڈا کا امریکہ پر جوابی ٹیرف عائد کرنے کا اعلان، تجارتی جنگ میں شدت

کناڈا اور امریکہ کے درمیان ۳؍روز تک جاری رہنے والے تفصیلی مذاکرات میں جب تجارت پر اتفاق رائے نہ ہو سکا تو امریکہ نے ۵۰؍فیصد ٹیرف عائد کر دیا

کناڈا کے وزیر اعظم مارک کارنی نے امریکہ پر 'ڈالر ٹو ڈالر' جوابی ٹیرف عائد کرنے کا اعلان کیا ہے۔ کارنی نے ہفتے کے روز اوٹاوا میں خطاب کرتے ہوئے کہا کہ نئے کینیڈین ٹیرف امریکی اسٹیل، ڈیری، الیکٹرانکس اور دیگر صنعتوں پر 8 ستمبر سے نافذ ہوں گے۔ کارنی نے صحافیوں سے گفتگو کے دوران کہا کہ کناڈا اپنے مزدوروں، کسانوں، خاندانوں اور کاروباروں کے تحفظ کے لیے امریکہ کی جانب سے عائد کیے گئے نئے ٹیرف کا ڈٹ کر مقابلہ کرے گا۔ کناڈا کی جانب سے یہ ٹیرف امریکہ کی طرف سے عائد کیے گئے 50 فیصد ٹیرف کے بعد لگایا گیا ہے۔ کناڈا اور امریکہ کے درمیان 3 روز تک جاری رہنے والی گہری بات چیت کے بعد جب دونوں ممالک کے درمیان تجارت کے معاملے پر اتفاق رائے نہیں ہو سکا تو امریکہ نے 50 فیصد ٹیرف عائد کر دیا، جس کے جواب میں کناڈا نے بھی ٹیرف عائد کرنے کا اعلان کیا ہے۔ دونوں ممالک کی جانب سے ٹیرف عائد کیے جانے کے بعد تجارتی جنگ شروع ہو چکی ہے۔ امریکی صدر ڈونالڈ ٹرمپ کی جانب سے عائد کیے گئے نئے ٹیرف سے شراب، فرنیچر، ڈیری مصنوعات، سیمنٹ، کپڑے، مچھلی پکڑنے کی چھڑیاں اور ہاکی کے سامان سمیت کئی شعبے متاثر ہوئے ہیں۔ یہ تقریباً 20 ارب ڈالر مالیت کی اشیاء یا امریکہ کو کناڈا کی برآمدات کے 5.5 فیصد حصے کا احاطہ کرتے ہیں۔ کناڈا کے وزیر اعظم نے کہا کہ ٹرمپ کی جانب سے ایسی شرائط پیش کی گئیں جو ماننے کے قابل نہیں تھیں۔ یہ اقتصادی طور پر غیر منصفانہ تھیں، کناڈا کے لیے مجموعی فوائد کو کم کرتی تھیں اور کسی بھی معاہدے کی قابل اعتماد حیثیت پر سوال اٹھاتی تھیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ یہ شرائط کناڈا کی نئے تجارتی معاہدے کرنے کی صلاحیت کو محدود کر رہی تھیں۔ اپنی 22 منٹ کی تقریر میں کارنی نے کہا کہ اگر امریکہ اپنے ٹیرف میں نمایاں کمی کرتا ہے تو کناڈا ابھی امریکی ایلومینیم، اسٹیل اور موٹر گاڑیوں پر موجودہ جوابی ٹیرف ہٹانے کے لیے تیار ہے۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ کناڈا امریکی شراب کی فروخت دوبارہ شروع کرنے کے لیے بھی تیار ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ جب آپ پر حملہ ہوتا ہے تو آپ جنگ کی حالت میں ہوتے ہیں اور ہم پر حملہ ہوا ہے، ہم اب تجارتی جنگ کی حالت میں ہیں۔ کناڈا کے وزیر اعظم نے کہا کہ ٹرمپ انتظامیہ کی جانب سے پیش کی گئی حتمی شرائط ناقابل قبول تھیں۔ انہوں نے بہت زیادہ مطالبہ کیا اور بہت کم پیشکش کی۔ ہم ان کی پیشکش قبول نہیں کر سکتے اور ہم ان کے مطالبات پورے نہیں کریں گے۔ ہم کناڈا کی خودمختاری پر سمجھوتہ کرنے یا اپنی اہم صنعتوں کو کمزور کرنے کے لیے تیار نہیں تھے۔ مارک کارنی کے مطابق تجارتی جنگ نے کناڈا اور اس کے جنوبی پڑوسی ملک کے تعلقات میں بنیادی تبدیلی پیدا کر دی ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہم نے ابتداء ہی سے یہ تسلیم کیا ہے کہ امریکہ بدل گیا ہے۔ ہم یہ بھی مانتے ہیں کہ کبھی کبھی اس کے دستخط پنسل سے لکھے جاتے ہیں۔ اب ہم پرانے تعلقات کی طرف واپس نہیں جا رہے ہیں۔ قابل ذکر ہے کہ کناڈا امریکہ پر زیادہ منحصر ہے۔ کناڈا اپنی 70 فیصد اشیاء امریکہ سے درآمد کرتا ہے۔ ایسے میں نئے ٹیرف سے کناڈا میں مہنگائی کا خطرہ بڑھ گیا ہے، لیکن اس کے باوجود کناڈا کے وزیر اعظم نے امریکہ کے سامنے سخت موقف اختیار کیا ہے۔ ذہن نشین رہے کہ لیجر کی گزشتہ ہفتے کی پول کے مطابق 56 فیصد کنیڈین سخت لائن اور مزید مراعات نہ دینے کے حق میں تھے۔ اونٹاریو کے پریمیئر ڈگ فورڈ، جو امریکی مصنوعات کے سب سے بڑے مخالفین میں سے ہیں، نے کارنی کے جوابی کارروائی کے فیصلے کی حمایت کی۔ فورڈ نے ہفتہ کو صحافیوں کو بتایا: مجھے خوشی ہے کہ انہوں نے وہ معاہدہ نہیں کیا کیونکہ یہ برا معاہدہ تھا۔ یہ اونٹاریو کے لیے برا معاہدہ تھا، آٹو سیکٹر، اسٹیل سیکٹر اور مینوفیکچرنگ سیکٹر کے لیے برا معاہدہ تھا۔

امریکہ کی 'اقتصادی جنگ' میں شامل ہونے والے ملک کو دشمن سمجھے گا ایران

امریکہ کی جانب سے عائد اقتصادی محاصرے میں شامل ہوتے ہیں تو ایران 'آبنائے ہرمز' سے تیل بھی برآمد نہیں ہونے دے گا

ایران کے اعلیٰ سیکورٹی عہدیدار محسن رضائی نے وارننگ دی ہے کہ جو بھی ملک ایران کے خلاف امریکہ کی اقتصادی جنگ میں شامل ہوگا تہران اسے اپنا 'دشمن' سمجھے گا۔ ایران کی سپریم نیشنل سیکورٹی کونسل کے سکریٹری رضائی نے ہفتے کے روز سرکاری ٹی وی چینل 'آئی آر آئی بی' کو دیے گئے ایک انٹرویو میں یہ بات کہی۔ انہوں نے کہا کہ ایران پہلے ایسے ممالک سے بات چیت کرے گا اور ان سے اس تنازعہ سے دور رہنے کی اپیل کرے گا، لیکن اگر وہ ایسا نہیں کرتے ہیں تو ایران ان کے مفادات کو نشانہ بنائے گا۔ رضائی نے خبردار کیا کہ اگر آس پاس کے ممالک امریکہ کی جانب سے عائد اقتصادی محاصرے میں شامل ہوتے ہیں تو ایران 'آبنائے ہرمز' سے تیل بھی برآمد نہیں ہونے دے گا۔ 'سنہوا' نیوز ایجنسی کی رپورٹ کے مطابق محسن رضائی نے کہا کہ ایران نے گزشتہ کئی برسوں کے دوران امریکی پابندیوں سے بچنے اور تیل فروخت کرتے رہنے کے طریقے سیکھ لیے ہیں۔ رضائی نے اس بات کا اعادہ کیا کہ آبنائے ہرمز اس وقت تک بند رہے گی، جب تک امریکہ جون میں ہوئے ایران-امریکا امن معاہدے کی یادداشت (ایم او یو) کے تحت اپنی ذمہ داریاں پوری نہیں کرتا۔ ساتھ ہی انہوں نے کہا کہ اس بار پہلا قدم واشنگٹن کو ہی اٹھانا ہوگا۔ دوسری جانب ایران کے وزیر خارجہ سید عباس عراقچی نے کہا کہ ایران کے خلاف امریکہ کی اقتصادی مہم بھی اس کی سابقہ دباؤ ڈالنے والی پالیسیوں کی طرح ناکام رہے گی۔ انہوں نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم 'ایکس' پر لکھا کہ "14 سال قبل: تاریخ کی سخت ترین پابندیاں ناکام رہیں۔ 8 سال قبل: زیادہ سے زیادہ دباؤ ناکام رہا۔ 5 ماہ قبل: بلاشرط خودسپردگی ناکام رہی۔ آج: اب تک کی سب سے سخت اقتصادی مہم یہ بھی ناکام رہے گی۔" 'سنہوا' نیوز ایجنسی کی رپورٹ کے مطابق ان کا یہ بیان ایسے وقت میں آیا ہے جب امریکی صدر ڈونالڈ ٹرمپ نے بدھ کو اعلان کیا کہ ایران کی مدد کرنے والے کسی بھی ملک کے خلاف 'اب تک کی سب سے سخت اقتصادی مہم' چلائی جائے گی۔ ٹرمپ نے اپنے سوشل میڈیا پلیٹ فارم 'ٹروتھ سوشل' پر لکھا کہ "یہ بے مثال سطح کی اقتصادی جنگ اور تنہائی ہوگی۔"

اتراکھنڈ میں ایس آئی آر کے نام پر مسلم ووٹروں کو ہٹانے کی درخواستیں!

کانگریس کا بی جے پی پر 'ووٹ چوری' کا الزام، رپورٹ میں بی جے پی سے وابستہ افراد کی درخواستوں کی تفصیل سامنے آئی ہے

نئی دہلی: اتراکھنڈ میں ووٹر لسٹ کی خصوصی گہری نظرثانی (ایس آئی آر) کے دوران مسلم ووٹروں کے نام حذف کرنے کی درخواستوں کی خبر منظر عام پر آئی ہے۔ کانگریس نے الزام عائد کیا ہے کہ اسمبلی انتخابات سے قبل بی جے پی ایس آئی آر کے نام پر مسلم ووٹروں کو نشانہ بنا رہی ہے اور ان کے نام ووٹر لسٹ سے ہٹانے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ کانگریس نے اسے 'ووٹ چوری' قرار دیتے ہوئے بی جے پی پر جمہوری عمل کو متاثر کرنے کا الزام لگایا ہے۔ کانگریس نے ایکس پر اپنی پوسٹ میں نیوز لانڈری کی ایک رپورٹ شیئر کرتے ہوئے دعویٰ کیا کہ اتراکھنڈ کی 5 اسمبلی نشستوں سے ووٹروں کے نام حذف کرنے کے لیے سب سے زیادہ درخواستیں دینے والے 5 افراد بی جے پی سے وابستہ ہیں۔ پارٹی کے مطابق، ان درخواستوں کے ذریعے بڑی تعداد میں مسلم ووٹروں کے ناموں کو نشانہ بنایا گیا ہے۔ نیوز لانڈری کی 21 اگست کو شائع رپورٹ کے مطابق، ریاست کی 70 اسمبلی نشستوں میں نام حذف کرنے کے لیے سب سے زیادہ اعتراضات درج کرانے والے 5 افراد بی جے پی سے وابستہ پائے گئے۔ ان افراد کی جانب سے دائر درخواستوں کی تعداد 230 سے لے کر 4855 تک رہی، جبکہ 5 میں سے 4 اسمبلی حلقوں میں جن ووٹروں کے نام حذف کرنے کی درخواست دی گئی، وہ تمام مسلم تھے۔ رپورٹ کے مطابق، ادھم سنگھ نگر ضلع کی کچھا اسمبلی نشست پر نام حذف کرنے کے لیے مجموعی طور پر 4857 اعتراضات درج ہوئے، جن میں سے 4855 درخواستیں راجیش تیواری نامی شخص نے داخل کیں۔ رپورٹ میں انہیں بی جے پی کا بوتھ لیول ایجنٹ بتایا گیا ہے۔ ان درخواستوں کے ذریعے جن ووٹروں کے نام حذف کرنے کی سفارش کی گئی، وہ سب مسلم تھے۔ زیادہ تر درخواستوں میں یہ دعویٰ کیا گیا کہ متعلقہ ووٹر پہلے ہی کسی دوسری جگہ رجسٹرڈ ہے۔ غدرپور اسمبلی حلقے میں 1370 اعتراضات درج ہوئے، جن میں سے 670 ایک شخص چنکیت ہوریا نے داخل کیے۔ رپورٹ کے مطابق ان درخواستوں میں شامل تمام ووٹر مسلم تھے اور ہوریا کی سوشل میڈیا پروفائل پر بی جے پی میں مختلف عہدوں کا ذکر موجود ہے۔ ہوریا نے نیوز لانڈری کو بتایا کہ انہوں نے بی جے پی کے بی ایل اے-1 کی حیثیت سے ایسے ووٹروں کی فہرست تیار کی تھی جن کے نام اتر پردیش اور اتراکھنڈ، دونوں ریاستوں کی ووٹر لسٹ میں درج ہونے کا دعویٰ کیا گیا ہے۔

مختصر مگر اہم خبریں

چائنا ایورگرینڈ کے بانی کو عمر قید کی سزا

ہانگ کانگ؍شینزین: دنیا کے سب سے زیادہ مقروض پراپرٹی ڈویلپر چائنا ایورگرینڈ گروپ کے بانی کو جمعرات کو ایک چینی عدالت نے عمر قید کی سزا سنائی، فرم کے خاتمے کے پانچ سال بعد ملک کی معیشت اور مالیاتی منڈیوں کو ہلا کر رکھ دیا تھا۔ ہوا کا یان، جو کبھی ایشیا کے سب سے امیر آدمی تھے، نے اپریل میں آٹھ الزامات کا اعتراف کیا، جن میں فنڈز کا غلط استعمال، فنڈ ریزنگ فراڈ، غیر قانونی طور پر عوامی ڈپازٹس لینا، غیر قانونی طور پر قرضے بڑھانا، جعلسازی سے سیکیورٹیز جاری کرنا اور رشوت ستانی شامل ہیں۔ ایورگرانڈے، جو کبھی چین کا سب سے بڑا ڈویلپر تھا، نے اپنی 300 بلین ڈالر کی واجبات میں سے زیادہ تر ڈیفالٹ کر دیا ہے، اس کی پریشانیاں پراپرٹی کے شعبے میں ایک بحران کی علامت ہیں جو طویل عرصے سے دنیا کی دوسری سب سے بڑی معیشت کو گھسیٹ رہی ہے۔ عدالت کی طرف سے جاری کردہ تصاویر میں، ایک سرمئی بالوں والی ہوئی، 67، دو افسران کے ساتھ کھڑی تھی، جس نے لمبی بازو والی، نیوی بلیو کالر والی قمیض پہنی ہوئی تھی، جب عدالت نے اس کی سزا پڑھی تھی۔ ایک سوشل میڈیا گروپ میں ایورگرانڈے گھر کے مالکان کے تبصروں میں شامل ہیں: "تمام عام شہریوں نے قیمت ادا کی ہے، قید کا مقصد اس کی حفاظت کرنا ہے۔ اگر وہ باہر آتا ہے تو اس کی جان خطرے میں ہے اور ہمارے پیسوں کا کیا ہوگا؟" ہوئی کی سزا کے علاوہ، عدالت نے کہا کہ اس نے ایورگرانڈے کو 8.82 بلین یوآن اور اس کی مرکزی ذیلی کمپنی ہینگڈا کو 7 بلین یوآن جرمانہ کیا ہے، اور پانچ دیگر سینئر ایگزیکٹوز کو جرمانے اور چھ سے 18 سال تک قید کی سزا سنائی ہے۔ جنوبی شہر شینزین میں سزا، جس میں ہوئی کی تمام ذاتی املاک کو ضبط کرنا شامل تھا، اس کی دولت سے مالا مال ہونے کی کہانی کو ختم کرتا ہے لیکن اس سے ایورگرانڈ کے ملکی اور غیر ملکی قرض دہندگان کو زیادہ سکون ملنے کا امکان نہیں ہے۔ ایورگرانڈے کے لیکویڈیٹرز نے سزا پر تبصرہ کرنے سے انکار کر دیا۔

شیلانگ میں ایندھن کے بحران کا خدشہ، پٹرول پمپوں پر لمبی قطاریں

شیلانگ (میگھالیہ): ایک طلبہ تنظیم کی احتجاجی ریلی کے دوران ہونے والے پرتشدد واقعہ کے بعد آسام اور میگھالیہ کے درمیان جاری کشیدگی کے باعث مقامی لوگوں میں ایندھن کی قلت کا خدشہ پیدا ہو گیا ہے۔ شیلانگ کے پٹرول پمپوں پر پٹرول حاصل کرنے کے لیے لمبی قطاریں دیکھی گئیں۔ قطار میں کھڑے لوگوں نے آسام-میگھالیہ سرحد پر کشیدہ صورتحال کے درمیان ایندھن کی سپلائی میں ممکنہ رکاوٹ پر تشویش ظاہر کی۔ ایک مقامی شخص نے کہا، "بحران ہو سکتا ہے، اسی لیے اتنی بھیڑ ہے۔ پٹرول کے بغیر زندگی نہیں ہے۔ جب ایک شخص سے پوچھا گیا کہ صورتحال کب معمول پر آئے گی تو اس نے کہا کہ دیکھتے ہیں، ایک میٹنگ ہے۔ ایک اور شخص نے کہا کہ ہمیں معلوم ہوا ہے کہ آسام سے سپلائی بند ہو گئی ہے۔ یہ تشویش 19 اگست کو شیلانگ میں کھاسی اسٹوڈنٹس یونین کی جانب سے نکالی گئی 'بلیک فلیگ بائیک ریلی' کے بعد سامنے آئی، جو بعد میں پرتشدد ہو گئی تھی۔ اس دوران پتھراؤ، گاڑیوں پر حملے اور آتش زنی کے واقعات پیش آئے، جن میں آسام کے رجسٹریشن والی گاڑیوں سمیت کئی گاڑیوں کو نقصان پہنچا۔ الزام ہے کہ سوامی وویکانند اور نیتاجی سبھاش چندر بوس کے مجسموں کو بھی نقصان پہنچایا گیا۔ میگھالیہ پولیس نے تشدد کے سلسلے میں طلبہ تنظیم کے تین اعلیٰ رہنماؤں کو گرفتار کیا ہے۔ 19 اگست کو شیلانگ میں آسام نمبر والی گاڑیوں پر حملوں سمیت پرتشدد واقعات کے بعد آسام کیب ڈرائیورز اسوسی ایشن اور مقامی افراد نے 20 اگست سے آسام-میگھالیہ سرحد کے جوربات علاقہ میں احتجاج شروع کر رکھا ہے۔

ہندوستان کا یکم ستمبر سے بین الاقوامی بورڈنگ پاس پر مہر لگانے کا خاتمہ

ایئرپورٹ آپریٹرز اور فضائی عملے کو نئے طریقہ کار سے قبل بریفنگ دی جا رہی ہے۔

یکم ستمبر سے ہندوستان سے باہر جانے والے بین الاقوامی مسافروں کو امیگریشن کاؤنٹرز پر اپنے بورڈنگ پاس پر مہر لگوانے کی ضرورت نہیں ہوگی، کیونکہ بیورو آف امیگریشن تمام بین الاقوامی ہوائی اڈوں پر اسمارٹ فونز پر ای-بورڈنگ پاس قبول کرنے کی طرف بڑھ رہا ہے۔ ہندوستان ٹائمز کی رپورٹ کے مطابق، یہ فیصلہ دہلی فارنرز ریجنل رجسٹریشن آفس کے ایک اہلکار دیپک یادو کی جانب سے جاری کردہ داخلی ہدایت نامے کے ذریعے بتایا گیا۔ یہ پیغام کلیدی متعلقہ محکمہ بشمول بین الاقوامی ایئرپورٹ آپریٹرز اور سنٹرل انڈسٹریل سیکیورٹی فورس (سی آئی ایس ایف) کو بھیجا گیا ہے۔ بعد ازاں پریس ٹرسٹ آف انڈیا سے علاحدہ طور پر بات کرنے والے اہلکاروں نے تصدیق کی کہ بیرون ملک سفر کرنے والے مسافر امیگریشن کلیئرنس کے لیے اپنے اسمارٹ فون پر ای-بورڈنگ پاس پیش کر سکیں گے۔ بیورو آف امیگریشن (بی او آئی)، جو وزارت داخلہ کے تحت کام کرتا ہے، نے یہ رواج ختم کرنے کا فیصلہ اس بنیاد پر کیا کہ مہر لگانے سے مسافروں کو تکلیف ہو رہی تھی۔ اہلکاروں نے ایسے واقعات کا بھی حوالہ دیا جہاں نامناسب یا غلط مہر لگنے سے بورڈنگ پاس پڑھنے میں دشواری ہوتی تھی۔ تاہم یکم ستمبر کے بعد بھی بورڈنگ پاس قبول کیے جاتے رہیں گے، لیکن امیگریشن اہلکاران پر مہر نہیں لگائیں گے۔ اہلکاروں نے کہا کہ تمام بین الاقوامی ہوائی اڈوں پر امیگریشن کاؤنٹرز پر مہر لگے بورڈنگ پاس کی ضرورت اب ختم کر دی گئی ہے۔ ایئرپورٹ آپریٹرز اور متعلقہ فضائی اہلکاروں کو کہا گیا ہے کہ وہ نئے طریقہ کار کے نفاذ سے قبل اپنے عملے کو اس بارے میں آگاہ کریں۔ مزید برآں سیکیورٹی اہلکاروں نے بتایا کہ سی آئی ایس ایف کئی سالوں سے مسافروں کی تلاشی کے دوران بورڈنگ پاس پر مہر نہیں لگا رہی ہے۔ یہ رواج ملکی اور بین الاقوامی دونوں مسافروں کے لیے ختم کر دیا گیا تھا، اور بورڈنگ پاس صرف سیکیورٹی چیک کے دوران کلیئرنس کے لیے استعمال کیے جاتے تھے۔ امیگریشن مہر لگانے کا طریقہ کار الگ تھا اور اب اسے بھی ختم کیا جا رہا ہے۔ واضح رہے کہ بی او آئی ہندوستانی پاسپورٹ حاملین کے لیے امیگریشن اندراج اور اخراج کی مہر لگانا بھی ختم کرنے کا منصوبہ بنا رہا ہے۔ اہلکاروں نے بتایا کہ ایک تجرباتی پروجیکٹ جاری ہے۔

مصر کے وزیر خارجہ بدر عبدالعاطی سے عراقچی کی فون پر بات چیت

سفارتی کوششوں میں تیزی پر تبادلۂ خیال

عبدالعاطی نے اس بات پر زور دیا کہ موجودہ کشیدگی کو کم کرنے اور پرامن معاہدوں تک پہنچنے کے لیے جاری سفارتی کوششوں کو مزید تیز کیا جانا چاہیے۔ مصر کے وزیر خارجہ بدر عبدالعاطی اور ایران کے وزیر خارجہ سید عباس عراقچی نے فون پر بات چیت کی۔ دونوں رہنماؤں نے خطے میں حالیہ پیش رفت اور کشیدگی کم کرنے کے لیے جاری سفارتی کوششوں پر تبادلۂ خیال کیا۔ مصر کی وزارت خارجہ نے ہفتے کے روز جاری ایک بیان میں بتایا کہ دونوں وزراء نے ایسے ماحول پیدا کرنے کی کوششوں پر بات کی، جس سے سفارتی مذاکرات دوبارہ شروع کیے جا سکیں۔ اس میں 18 جون کو امریکہ اور ایران کے درمیان ہوئے مفاہمتی یادداشت (ایم او یو) کو نافذ کرنے کا معاملہ بھی شامل تھا۔ عبدالعاطی نے اس بات پر زور دیا کہ موجودہ کشیدگی کو کم کرنے اور پرامن معاہدوں تک پہنچنے کے لیے جاری سفارتی کوششوں کو مزید تیز کیا جانا چاہیے۔ انہوں نے کہا کہ اس سے خطے میں سلامتی اور استحکام بحال کرنے میں مدد ملے گی۔ انہوں نے بین الاقوامی سمندری راستوں کی آزادی اور سلامتی یقینی بنانے کی اہمیت پر بھی زور دیا۔ ساتھ ہی کہا کہ خلیجی ممالک کی سلامتی اور استحکام کا احترام کیا جانا چاہیے، تاکہ خطے کے تمام لوگوں کے مفادات کا تحفظ ہو سکے۔ بیان کے مطابق عراقچی نے مصر کے وزیر خارجہ کو حالیہ واقعات، جاری مذاکرات اور ان کے سامنے موجود چیلنجز کے بارے میں ایران کا موقف بتایا۔ واضح رہے کہ امریکہ-ایران ایم او یو کے تحت دونوں ممالک کو 60 دن کے اندر مذاکرات کر کے حتمی معاہدے تک پہنچنا تھا۔ یہ مدت پیر کو ختم ہو گئی، لیکن آبنائے ہرمز کو لے کر دوبارہ بڑھی کشیدگی کے بعد ان مذاکرات کا مستقبل اب بھی واضح نہیں ہے۔ امریکی صدر ڈونالڈ ٹرمپ نے بدھ کو کہا تھا کہ امریکہ ایران کے خلاف 'اب تک کی سب سے سخت اقتصادی مہم' شروع کرے گا۔ اس دوران ایران کی پارلیمنٹ کے اسپیکر محمد باقر قالیباف نے کہا ہے کہ ایران کو پڑوسی ممالک سے خطے میں 'نئے سکیورٹی نظام اور اقتصادی تعاون' کے حوالے سے کئی پیغامات موصول ہوئے ہیں۔

عمران خان اور پاکستانی فوج ایک بار پھر آمنے سامنے، سیاسی بحران مزید گہرا ہونے کا خدشہ

تجزیے کے مطابق عمران خان کی ممکنہ رہائی اور طبی علاج کا معاملہ اب ملک کے وسیع تر سیاسی اور ادارہ جاتی بحران کا مرکزی نکتہ بنتا جا رہا ہے۔

اسلام آباد: پاکستان میں سابق وزیر اعظم اور پاکستان تحریک انصاف کے بانی عمران خان اور طاقتور فوجی اسٹیبلشمنٹ کے درمیان محاذ آرائی ایک نئے اور حساس مرحلے میں داخل ہوتی دکھائی دے رہی ہے۔ تجزیے کے مطابق عمران خان کی ممکنہ رہائی اور طبی علاج کا معاملہ اب ملک کے وسیع تر سیاسی اور ادارہ جاتی بحران کا مرکزی نکتہ بنتا جا رہا ہے۔ مضمون کے مطابق سیاسی حلقوں میں یہ بات زیر بحث ہے کہ آرمی چیف اور فیلڈ مارشل عاصم منیر عمران خان سے متعلق کسی بھی ممکنہ انتظام، خواہ وہ رہائی ہو یا نجی اسپتال منتقلی، میں فوجی اسٹیبلشمنٹ کے کردار کو اہم سمجھتے ہیں۔ دوسری جانب عمران خان کا کیمپ اس مؤقف پر قائم ہے کہ ان کی رہائی یا علاج کا فیصلہ عدالتی عمل اور سپریم کورٹ کی ہدایات کے مطابق ہونا چاہیے، نہ کہ کسی سیاسی سمجھوتے کے تحت۔ عمران خان کے فوج کے ساتھ تعلقات گزشتہ برسوں میں مسلسل پیچیدہ رہے ہیں۔ مضمون میں سابق آرمی چیف قمر جاوید باجوہ، سابق آئی ایس آئی سربراہ فیض حمید اور موجودہ آرمی چیف عاصم منیر کے ساتھ ان کے تعلقات کا ذکر کرتے ہوئے کہا گیا ہے کہ یہی کشیدگی پاکستان کی موجودہ سیاسی صورتحال کو سمجھنے میں اہم ہے۔ موجودہ بحران میں عمران خان کی صحت بھی ایک بڑا سیاسی مسئلہ بن چکی ہے۔ سپریم کورٹ نے ان کے طبی علاج اور اہل خانہ تک رسائی کے حوالے سے ہدایات جاری کی تھیں، تاہم انہیں نجی اسپتال منتقل کرنے کے بجائے اسلام آباد کے پاکستان انسٹی ٹیوٹ آف میڈیکل سائنسز میں طبی معائنے کے فیصلے نے حکومت، عدلیہ اور PTI کے درمیان اختلافات کو مزید نمایاں کیا ہے۔ دوسری جانب PTI کی قیادت میں خیبر پختونخوا حکومت نے 27 ستمبر کو احتجاج اور لانگ مارچ کا اعلان کیا ہے، جبکہ مولانا فضل الرحمان کی جماعت سمیت مختلف اپوزیشن قوتوں کے درمیان بھی سیاسی رابطے بڑھ رہے ہیں۔ مضمون کے مطابق اگر پاکستان پیپلز پارٹی حکومتی اتحاد سے الگ ہوتی ہے تو شہباز شریف حکومت کے لیے پارلیمانی اکثریت برقرار رکھنا مشکل ہو سکتا ہے۔ تجزیے کا بنیادی نکتہ یہ ہے کہ پاکستان کا بحران اب صرف عمران خان کی قید یا رہائی تک محدود نہیں رہا۔ یہ فوجی اسٹیبلشمنٹ، حکومت، عدلیہ اور اپوزیشن کے درمیان طاقت کے توازن کا مسئلہ بن چکا ہے۔ آنے والے ہفتوں میں اگر محاذ آرائی مزید بڑھی تو پاکستان ایک نئے سیاسی و آئینی بحران، حکومت کی تبدیلی کے مطالبات یا نئے انتخابات کی بحث کی طرف بڑھ سکتا ہے۔ پاکستان میں سابق وزیر اعظم عمران خان اور فوجی اسٹیبلشمنٹ کے درمیان محاذ آرائی اگست 2026 میں ایک نئے اور حساس مرحلے میں داخل ہو چکی ہے جس سے سیاسی بحران مزید گہرا ہونے کا خدشہ پیدا ہو گیا ہے۔ اس تازہ ترین تناؤ کا فوری سبب سپریم کورٹ کی ہدایات کے بعد عمران خان کے طبی معائنے، ممکنہ رہائی اور نجی اسپتال منتقلی کے معاملات بنے ہیں۔ ایک طرف پی ٹی آئی نے 27 ستمبر 2026 کو ملک گیر احتجاج اور لانگ مارچ کا اعلان کر رکھا ہے۔

مہاراشٹر کے تعلیمی نظام کو تبدیل کرنے کیلئے مشن موڈ میں کام کریں

نائب وزیراعلیٰ ایکناتھ شندے کی محکمہ تعلیم کو ہدایت، جدید اسکولوں، بااختیار اساتذہ اور طلبہ کی ہمہ گیر نشوونما کے لیے وقتی ایکشن پلان تیار کرنے کے لیے ہدایات جاری کی گئیں

ممبئی: (اسٹاف رپورٹر) نائب وزیراعلیٰ ایکناتھ شندے نے ہفتہ کو ممبئی میں اپنی سرکاری رہائش گاہ نندن وان میں چار گھنٹے کی میٹنگ کے دوران ریاست کے تعلیمی نظام کا تفصیلی جائزہ لیا۔ میٹنگ میں اسکولی تعلیم کے وزیر شردادا بھوسے اور محکمہ تعلیم کے سینئر افسران نے شرکت کی۔ میٹنگ کے دوران سینئر افسران نے شندے کو محکمہ کی طرف سے نافذ کی جانے والی مختلف اسکیموں اور اقدامات اور اب تک کی پیش رفت کے بارے میں جانکاری دی۔ وزارت تعلیم کے بہتر کاموں کی ستائش کرتے ہوئے شندے نے محکمہ کو ہدایت دی کہ وہ "مشن موڈ" میں کام کرے اور اس بات کو یقینی بنائے کہ ان اقدامات کے فوائد مہاراشٹر کے ہر اسکول اور ہر طالب علم تک پہنچیں۔ انہوں نے محکمہ تعلیم کو ہدایت دی کہ وہ ریاستی اسکولوں کو جدید بنانے اور تعلیمی نظام میں ٹھوس، ظاہری اور معیاری بہتری لانے کے لیے ایک واضح، جامع اور وقت کے پابند ایکشن پلان مرتب کرے۔ "ہمارے بچوں کی خواہشات بدل رہی ہیں، اور ان کے خواب ترقی کررہے ہیں۔ ہمارے اسکولوں کو ان تبدیلیوں کے ساتھ مل کر تبدیل ہونا چاہیے۔ ہمیں ایک جدید، اعلیٰ معیار کا، اور مستقبل کے لیے تیار تعلیمی نظام بنانے کی ضرورت ہے جو مہاراشٹر کے ہر بچے کو مستقبل کے مواقع اور چیلنجوں کے لیے تیار کرے، اس ایکشن پلان میں تعلیمی ماہرین اور تجربہ کار اساتذہ کو شامل کرنا، اساتذہ کی تربیت، ترغیبات، اور صلاحیت سازی کے لیے پروگراموں کو تقویت دینا، نیز بہترین اور جدت کا مظاہرہ کرنے والے اساتذہ کی حوصلہ افزائی اور ان کا اعزاز شامل ہے۔ شندے نے یہ

بھی ہدایت دی کہ مہاراشٹر میں مرکزی حکومت کی مختلف تعلیمی اسکیموں کے موثر اور بروقت نفاذ پر خصوصی توجہ دی جائے، اس بات کو یقینی بناتے ہوئے کہ ان کے فوائد ریاست کے اسکولوں اور طلباء تک مؤثر طریقے سے پہنچیں۔ ہر طالب علم کی ہمہ گیر ترقی اولین ترجیح: شندے نے کہا کہ تعلیم کو محض نصاب اور امتحانات تک محدود نہیں رکھنا چاہیے۔ طالب علموں کی جسمانی، ذہنی، فکری اور جذباتی نشوونما کو نظام تعلیم میں بنیادی حیثیت حاصل ہونی چاہیے۔ انہوں نے ہدایات جاری کیں کہ وہ خاص طور پر طلباء کے لیے باقاعدگی سے صحت کے چیک اپ، غذائیت، مڈڈے میل سکیم کا جائزہ لینے اور طلباء کی ذہنی صحت اور جذباتی بہبود کے پروگراموں پر توجہ دیں۔ والدین اور معاشرہ تعلیم میں شراکت دار بنیں شندے نے اسکولوں اور تعلیمی نظام میں والدین، سابق طلباء اور مقامی کمیونٹی کی فعال شرکت کو یقینی بنانے کی ضرورت پر زور دیا۔ انہوں نے کہا کہ محکمہ تعلیم کی طرف سے کئے گئے بہتر کام اور کامیاب اقدامات کے بارے میں معلومات کو مؤثر طریقے سے عوام تک پہنچنا چاہئے، اس بات کو یقینی بناتے ہوئے کہ طلباء، والدین اور معاشرہ مہاراشٹر کے اسکولوں میں ہونے والی مثبت تبدیلیوں سے واقف ہوں۔ ایم پی اور ایم ایل ایز کو اسکولوں کو گود لینے کی ترغیب دی جائے شندے نے کہا کہ ممبران پارلیمنٹ (ایم پیز) اور ممبران اسمبلی (ایم ایل اے) کو اپنے اپنے حلقوں میں اسکولوں کو گود لینے اور ان کی ترقی میں تعاون کرنے کی ترغیب دی جائے گی۔ دستیاب فنڈز اور مقامی وسائل سے استفادہ کرتے ہوئے اسکول کی ترقی کو تیز کرنے کی کوشش کی جائے گی۔ انہوں نے کہا کہ عوامی نمائندوں، والدین اور مقامی کمیونٹی کی فعال شمولیت سے سکولوں کی ترقی کو مزید فروغ مل سکتا ہے۔ کارپوریٹ سیکٹر کو مشغول کیا جائے گا شندے نے کہا کہ کارپوریٹ اور صنعتی شعبوں کی مہارت اور وسائل کو اسکولوں کی ترقی کے لیے مؤثر طریقے سے استعمال کیا جانا چاہیے۔ آئندہ ہفتوں میں، وہ کارپوریٹ نمائندوں اور صنعت کے رہنماؤں کے ساتھ ملاقاتیں کریں گے، جس میں سرکاری اسکولوں کی جدید کاری کے لیے پیشہ ورانہ مہارت، ٹیکنالوجی، تربیت، وسائل اور دیگر ضروری مدد حاصل کرنے کی کوشش کی جائے گی۔ پیش رفت کا ہفتہ وار جائزہ ایکشن پلان پر موثر عمل درآمد کو یقینی بنانے کے لیے ہر ہفتے پیش رفت کا جائزہ اجلاس منعقد کیا جائے گا۔ یہ ملاقاتیں پیش رفت کا جائزہ لیں گی، رکاوٹوں کی نشاندہی کریں گی، اور کام کو تیز کرنے کے لیے درکار فیصلوں میں سہولت فراہم کریں گی۔ مہاراشٹر کے تعلیمی نظام میں جامع تبدیلی لانے کے لیے حکومت کے عزم کا اعادہ کرتے ہوئے، شندے نے کہا اگر ہمارے اسکول بدلیں گے تو ہمارے طلبہ کا مستقبل بدل جائے گا۔ اور اگر ہمارے طلبہ کا مستقبل بدلے گا تو مہاراشٹر کا مستقبل بدل جائے گا۔

پونے: راہل کی دھوم، 'چھاتروں کی گونج' کو غیر معمولی کامیابی

لوک سبھا میں حزب اختلاف کے لیڈر راہل گاندھی نے پونے میں واقع مشہور تعلیمی ادارے اے آئی ایس ایس ایم ایس کالج آف انجینئرنگ' میں چھاتروں کی گونج پروگرام سے خطاب کیا۔ یہ پروگرام کوٹا، دہرہ دون اور الہ آباد کے بعد چوتھا پروگرام تھا لیکن اس کی خصوصیت یہ تھی کہ یہ پوری طرح سے طالبات کیلئے مخصوص تھا۔ پروگرام میں ہزاروں طالبات نے شرکت کرکے نہ صرف اسے کامیاب بنایا بلکہ انہوں نے راہل گاندھی کا استقبال موبائل کی فلیش لائٹ جلا کر کیا۔ اس دوران 'راہل گاندھی، راہل گاندھی' کا نعرہ بھی بلند ہوتا سنائی دیا۔ راہل نے مسکراتے ہوئے ان کا استقبال قبول کیا اور کہا کہ "پہلی بار پروگرام میں لڑکے کم دکھائی دے رہے ہیں، یا دکھائی ہی نہیں دے رہے۔" طالبات اور جین-زی خواتین کی بھیڑ کے درمیان راہل گاندھی نے منواسمرتی میں موجود کچھ الفاظ پیش کئے جو خواتین کو خودمختار نہ ہونے کی تلقین کرتے ہیں۔ انہوں نے اسے شرمناک قرار دیا اور اسکرین پر لکھے جملے کی طرف اشارہ کرکے بتایا کہ "منواسمرتی میں لکھا ہے کہ بچپن میں عورت کو اپنے والد کے تابع رہنا چاہئے، جوانی میں اپنے شوہر کے اور جب اس کا شوہر مرجائے تو اپنے بیٹوں کے تابع۔ عورت کو کبھی خودمختار نہیں ہونا چاہئے۔" اس نظریہ کو راہل گاندھی نے سرے سے مسترد کردیا اور کہا کہ ہر خاتون کی اپنی شناخت ہے، وہ کسی کے تابع نہیں ہوسکتی۔ راہل گاندھی نے خواتین سے مخاطب ہوتے ہوئے کہا کہ سماج میں خواتین کو آگے بڑھنے سے روکنے کیلئے تشدد کا استعمال کیا جاتا ہے۔ راہل گاندھی نے خواتین تشدد کے طریقوں کا بھی ذکر کیا اور کہا کہ اس کے ۳/طریقے ہیں۔ جسمانی تشدد، مواقع پر مبنی تشدد اور معاشی تشدد۔ جسمانی تشدد کے بارے میں بات کرتے ہوئے وہ کہتے ہیں کہ سالانہ ۴ء۵/لاکھ بیٹیوں کا قتل حمل میں ہی کردیا جاتا ہے، ۸۰/فیصد خواتین کے ساتھ جنسی استحصال ہوتا ہے، ۲۹/فیصد خواتین کے ساتھ جسمانی تشدد کیا جاتا ہے اور ۶/فیصد خواتین کی عصمت دری ہوتی ہے۔ مواقع پر مبنی تشدد سے متعلق انہوں نے کہا کہ ۵۰/فیصد خواتین کو سیکوریٹی کے نام پر تعلیم یا کام کرنے سے رجیکشن جھیلنا پڑتا ہے۔ اسی طرح معاشی تشدد یہ ہے کہ محفوظ سفر کے نام پر سالانہ انہیں ۱۷/ہزار ۵۰۰/روپے کا اضافی خرچ برداشت کرنا پڑتا ہے۔ راہل گاندھی نے خواتین سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ہندوستان کی اصل طاقت اس کی فوج یا کوئی ایک ادارہ نہیں، بلکہ ملک کی ۷۰/کروڑ خواتین کے خواب اور ان کے خیالات ہیں۔ انہوں نے کہا کہ خواتین کو آج بھی سماج میں بیٹی، بیوی اور ماں کے تین خانوں تک محدود کردیا جاتا ہے، جبکہ ایک عورت کی اپنی الگ شناخت اور اپنی آزادی ہونی چاہئے۔ راہل گاندھی نے کہا کہ منواسمرتی میں عورت کی زندگی کو جس طرح بیان گیا ہے وہ تصور قابلِ شرم ہے۔ ہماری خواتین آزاد ہونی چاہئیں۔ آپ کسی پر منحصر نہیں ہیں۔ آپ کا اپنے والد، شوہر اور بیٹے سے رشتہ ضرور ہے، لیکن آپ کی شناخت ان سے نہیں ہے۔ آپ کی اپنی شناخت ہے۔ انہوں نے کہا کہ وہ اس موقع پر سیاست پر بات کرنے نہیں آئے ہیں بلکہ خواتین کو بولنے کا موقع دینا چاہتے ہیں۔ "آج آپ بولیں، آپ بتائیں کہ آپ کیا سوچتی ہیں اور کیا چاہتی ہیں۔ ہم آپ کے خیالات آپ ہی کے ساتھ شیئر کریں گے اور ان پر گفتگو کریں گے۔

بھولیشور میں بڑا حادثہ گنپتی مورتی گرنے سے ۲/ہلاک، ۵/زخمی

بھولیشور میں بھولیشور چا راجہ کی آگمان شوبھا یاترا (آمد جلوس) کے دوران گنیش کی مورتی گرنے سے ایک بڑا حادثہ پیش آیا

ممبئی، بھولیشور: بھولیشور میں بھولیشور چا راجہ کی آگمان شوبھا یاترا (آمد جلوس) کے دوران گنیش کی مورتی گرنے سے ایک بڑا حادثہ پیش آیا۔ یہ واقعہ 22 اگست 2026 کو رات 9:51 بجے بلرام مرچنٹ روڈ، کبوتر خانہ، جئے امبے چوک، بھولیشور میں پیش آیا۔ واقعہ کی اطلاع سی پی کنٹرول روم نے دی۔ اطلاع ملتے ہی بی ایم سی کا ایم ایف بی (ممبئی فائر بریگیڈ)، پولیس، ٹریفک پولیس، 108 ایمبولینس سروسز، اور بی ایم سی وارڈ کا عملہ جائے وقوعہ پر پہنچ گیا۔ ابتدائی رپورٹس میں کسی کے زخمی ہونے کی نشاندہی نہیں کی گئی۔ بعد ازاں اسپتالوں اور بی ایم سی سے موصول ہونے والی معلومات نے تصدیق کی کہ کل 7 افراد متاثر ہوئے ہیں۔ 2 ہلاک، 5 زخمی۔ مہلوکین میں سنکیت نیوسے (33 سال) ریلائنس اسپتال میں داخل کیا گیا ڈاکٹروں نے مردہ قرار دے دیا برجیش ہیمنت جوشی (30 سال) جی ٹی میں داخل کیا گیا اسپتال میں ڈاکٹروں نے مردہ قرار دے دیا۔ زخمیوں میں وبھو گھنند (38 سال) جی ٹی میں داخلہ لیا گیا۔ اسپتال میں حالت مستحکم، پون چورسیا (25 سال) جی ٹی میں داخل حالت مستحکم، لاونیا گانر (5 سال) جے جے میں داخل حالت مستحکم، دیویا گانر (7 سال) جے جے میں داخل۔ ہسپتال حالت مستحکم، کنال کاشد (26 سال) جے جے میں داخل۔ ہسپتال؛ حالت مستحکم شامل ہے۔ ہسپتال کے لحاظ سے تفصیلات جی ٹی میں 3 افراد کی اطلاع ملی۔ ہسپتال (1 موت، 2 زیر علاج)۔ ریلائنس اسپتال میں 1 کی موت کی اطلاع ملی۔ جے جے میں 3 لوگوں کی اطلاع ملی۔ ہسپتال (2 لڑکیاں اور 1 مرد) سب مستحکم حالت میں ہیں۔ سیفی ہسپتال میں ایک زخمی کے بارے میں اطلاع بعد میں موصول ہوئی۔ کل 7 افراد-2 ہلاک اور 5 زخمی بتائے جاتے ہیں۔ اس حادثہ کے بعد فائر بریگیڈ اور پولس نے جنگی پیمانے پر راحت رسانی کا کام انجام دیا جس کے سبب حالات قابو میں آگئے۔

اورنگ آباد خودکشی سانحہ: کنال کی موت کی وجہ آئی فون نہیں تھی

پولیس نے واضح کیا کہ کنال کا اپنے والد سے جھگڑا ہوا تھا مگر کس بات پر ہوا تھا یہ ابھی واضح نہیں ہوسکا ہے۔

اورنگ آباد کے کھوڑواڈونگر علاقے میں باپ بیٹے اور ماں کی پہاڑ سے گرنے سے موت ہوگئی تھی۔ بیٹا خودکشی کرنے جارہا تھا، اسے روکنے کی کوشش میں باپ بھی اس کے ساتھ نیچے گر گیا اور انہیں دیکھ کر ماں بھی پہاڑ سے کود گئی۔ اس دردناک سانحہ کی وجہ لوگ ایک آئی فون کو بتارہے تھے۔ کہا جارہا تھا کہ بیٹا آئی فون دلانے کی ضد کررہا تھا اور اس کیلئے ناراض تھا اسی لئے اس نے خودکشی کی لیکن پولیس نے اس بات سے انکار کیا ہے اور کہا ہے کہ معاملے کی جانچ ابھی جاری ہے۔ یادرہے کہ جمعہ کو اورنگ آباد کے تیس گاؤں میں رہنے والا کنال چاندوڑے خودکشی کرنے کیلئے کھوڑواڈونگر (پہاڑ) پر چڑھ گیا تھا پیچھے سے اس کے ماں باپ اور گاؤں والے بھی اسے روکنے کیلئے پہنچے۔ باپ مرلی دھر چاندوڑے نے اسے پکڑنے کی کوشش کی مگر وہ بھی کنال کے ساتھ نیچے گر گیا۔ انہیں گرتا دیکھ ماں سنگیتا نے بھی چھلانگ لگادی۔ واقعے کے بعد سوشل میڈیا پر یہ بات تیزی سے پھیل گئی کہ کنال نے آئی فون کی خواہش پوری نہ ہونے پر یہ انتہائی قدم اٹھایا، تاہم پولیس کی ابتدائی تحقیقات میں اس بات کی تصدیق نہیں ہوئی ہے۔ ڈی سی پی رتنا کرناولے نے واضح کیا کہ ابتدائی تحقیقات میں آئی فون کو خودکشی کی وجہ نہیں سمجھا جارہا ہے۔ واقعے کے عینی شاہد اور سابق سرپنچ سنجے جادھو نے بھی میڈیا سے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ کنال کے پاس پہلے سے ہی آئی فون موجود تھا اور موقع پر ایسی کوئی بات سامنے نہیں آئی تھی کہ وہ نیا آئی فون حاصل کرنے کیلئے یہ قدم اٹھارہا ہے۔ یادرہے کہ سوشل میڈیا پر وائرل ویڈیو میں کسی کی آواز سنائی دے رہی ہے جس میں وہ کنال سے کہہ رہا ہے کہ تم واپس آجاؤ میں تمہیں اپنا آئی فون دے دیتا ہوں۔ وہ آواز سنجے جادھو ہی کی تھی۔ اسی لئے یہ خبر پھیل گئی تھی کہ کنال آئی فون کیلئے پہاڑ سے کودنے گیا تھا۔ جبکہ سنجے جادھو کا کہنا ہے کہ میں نے کنال کو منانے کیلئے یوں ہی آئی فون کا تذکرہ کیا تھا۔ مجھے نہیں معلوم تھا کہ وہ آئی فون کی مانگ کررہا ہے یا نہیں۔ باپ بیٹے کے درمیان تنازع اہم پہلو پولیس کی ابتدائی تحقیقات میں والد اور بیٹے کے درمیان ہونے والا تنازعہ ایک اہم پہلو کے طور پر سامنے آیا ہے۔ تاہم یہ تنازعہ کس بات پر ہوا، اس وقت دونوں کے درمیان کیا گفتگو ہوئی اور حالات اچانک اس قدر سنگین کیسے ہوگئے، ان سوالات کا جواب تفتیش کے بعد ہی سامنے آسکتا ہے۔ پولیس کے مطابق کنال نے اس سے قبل بھی اسی پہاڑی پر خودکشی کی کوشش کی تھی۔ اس وقت ایم آئی ڈی سی والوج اور چکلٹھانہ پولیس نے موقع پر پہنچ کر اسے سمجھایا تھا اور بحفاظت پہاڑی سے نیچے لایا گیا تھا۔ لیکن اس بار وہ پہاڑ سے کود گیا اور اپنے ساتھ ماں باپ کو بھی لے گیا۔

گنیش آگمن کی تقریبات کے دوران مورتی گرنے سے دو افراد ہلاک

ممبئی کے بھولیشور میں گنیش آگمن کی تقریبات کے دوران ایک بھاری مورتی گر گئی۔ دو افراد جاں بحق اور دو لڑکیوں سمیت پانچ زخمی ہوگئے۔ ممبئی کے بھولیشور علاقے میں ایک بڑا حادثہ پیش آیا۔ ہفتہ کی رات گنیش آگمن کی تقریبات کے دوران بھولیشور چا راجہ کی مورتی گر گئی۔ دو افراد جاں بحق اور پانچ زخمی ہوگئے۔ زخمیوں میں 5 اور 7 سال کی دو بچیاں بھی شامل ہیں۔ خبر رساں ایجنسی کے مطابق یہ واقعہ بھولیشور کے بلرام مرچینٹ روڈ پر کبوتر خانہ کے قریب جئے امبے چوک پر رات 10 بجے کے قریب پیش آیا۔ بھولیشور چا راجہ کی مورتی یہاں آگمن کی تقریبات کے لیے لائی جارہی تھی۔ مورتی گر گئی جس میں دو لوگوں کے مارے جانے کی خبر ہے اور متعدد لوگوں کے زخمی ہونے کی خبر ہے۔ حادثے کی اطلاع ملتے ہی ممبئی فائر بریگیڈ، پولیس، ٹریفک پولیس، ایمبولینس سروس اور میونسپل کارپوریشن کی ٹیمیں جائے وقوعہ پر پہنچیں۔ زخمیوں کو فوری طور پر قریبی اسپتالوں میں لے جایا گیا۔ میونسپل حکام کے مطابق اس حادثے میں سنکیت نیوشے (33) اور برجیش ہیمنت جوشی (30) کی موت ہوگئی۔ دونوں کو اسپتال لے جایا گیا، جہاں ڈاکٹروں نے انہیں مردہ قرار دے دیا۔ زخمیوں میں وبھو گیند (38)، پون چورسیا (25)، لاونیا گانر (5)، دیویا گانر (7) اور کنال (26) شامل ہیں۔ سبھی اسپتال میں زیر علاج ہیں۔ حکام نے بتایا کہ زخمیوں کی حالت مستحکم ہے۔ ممبئی سمیت پورے مہاراشٹر میں گنیش اتسو بڑے پیمانے پر منایا جاتا ہے۔ اس دس روزہ تہوار کے دوران گھروں اور عوامی پنڈالوں میں گنیش کی مورتیاں نصب کی جاتی ہیں۔ ممبئی میں، مورتیوں کو پنڈال تک لانے کے لیے آگمن کے جلوس بھی نکالے جاتے ہیں، جس میں بڑی تعداد میں لوگ شرکت کرتے ہیں۔ بھولیشور میں ہفتہ کی رات پیش آنے والا حادثہ اسی طرح کی آگمن کی تقریب کے دوران پیش آیا۔

دہیسر چیک پوسٹ پر ایک ملزم غیر قانونی پستول سمیت گرفتار

۶/زندہ کارتوس برآمد

ممبئی: (اسٹاف رپورٹر) ممبئی ایک خفیہ اطلاع پر کارروائی کرتے ہوئے، دہیسر پولیس نے غیر قانونی ہتھیار رکھنے کے الزام میں ایک ملزم کو گرفتار کیا۔ اس کے پاس سے ایک دیسی ساخت کی پستول اور چھ زندہ کارتوس برآمد ہوئے۔ برآمد کیے گئے ہتھیاروں کی کل مالیت تقریباً 45,000 روپے بتائی جاتی ہے۔ پولیس کے مطابق 21 اگست 2026 کو رات تقریباً 9:35 بجے، دہیسر چیک پوسٹ، مہانگر گیس پمپ کے قریب ایک شخص کے پاس غیر قانونی پستول رکھنے کی اطلاع ملی۔ کرائم انویسٹی گیشن برانچ کے سپرنٹنڈنٹ اندراجیت پاٹل اور ان کی ٹیم نے فوری طور پر جال بچھا کر ملزم سندیپ راماشنکر اپادھیائے، عمر 34 کو حراست میں لے لیا۔ تلاشی کے دوران ملزم سے ایک لوہے کی دیسی ساختہ پستول اور چھ زندہ کارتوس برآمد ہوئے۔ پولیس کمشنر کے اسلحہ پر پابندی کے حکم کی خلاف ورزی کرنے پر ملزم کے خلاف دہیسر پولیس اسٹیشن میں آرمس ایکٹ کے تحت مقدمہ درج کیا گیا ہے۔ گرفتار ملزم ملاڈ ایسٹ کے کرار گاؤں کا رہائشی ہے۔ یہ کارروائی ایڈیشنل کمشنر آف پولیس ششی کمار مینا اور ڈپٹی کمشنر آف پولیس گجانن راجمانے کی رہنمائی میں کی۔

معذوروں کے ڈبوں میں عام مسافروں کے سفر کرنے پر سخت کارروائی کا انتباہ

معذوروں کے ڈبے کے سامنے کھڑے رہ کر مشاہدہ کرنے کا حکم، باندرہ میں پیش آنے والے واقعے کے بعد سختی بڑھائی گئی

بینڈی کیپ ڈبے میں باندرہ میں معذور مسافر کو ٹرین سے دھکا دینے سے اس کی موت کے بعد معذوروں کے ڈبے میں عام مسافروں کے سفر کرنے پر مزید سختی سے کارروائی اور نگرانی بڑھانے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ اس تعلق سے ریلوے پروٹیکشن فورس (آر پی ایف) کو خصوصی ہدایات بھی دی گئی ہیں اور کہا گیا ہے کہ وہ اسٹیشن پر معذوروں کے ڈبے کے سامنے کھڑے رہ کر مشاہدہ کریں۔ اس کے علاوہ عام مسافروں سے اس ڈبے میں سفر نہ کرنے کی ریلوے انتظامیہ کی اپیل کے ساتھ سخت کارروائی کا انتباہ بھی دیا جارہا ہے۔ یادرہے کہ معذوروں کے لئے مختص کئے جانے والے ڈبے میں بھیڑ بھاڑ کے اوقات میں بہت سے عام مسافر داخل ہوجاتے ہیں۔ بسا اوقات ایسا ہوتا ہے کہ معذوروں کے لئے بھی جگہ نہیں ہوتی۔ اس کی شکایت بھی ریلوے میں کی گئی ہے۔ اس سلسلے میں ویسٹرن ریلوے کے چیف پی آر او ونیت ابھیشیک نے بتایا کہ "اس تعلق سے پہلے ہی سے کارروائی کی جارہی ہے۔ معذوروں کے ڈبے کے دروازے کے پاس ہی ہدایت بھی لکھی ہوتی ہے۔ اس کے ساتھ بار بار اعلان کیا جاتا ہے، آر پی ایف کے جوان اور ٹکٹ چیکر اسٹاف اچانک کارروائی بھی کرتا ہے مگر اب مزید سختی برتنے کے لئے کہا گیا ہے تاکہ باندرہ میں پیش آنے والی واردات دوبارہ نہ ہو۔" ان کا یہ بھی کہنا ہے کہ"

معذوروں کے لئے جگہ اسی لئے مختص کی گئی ہے کیونکہ وہ جسمانی طور پر کمزور ہوتے ہیں، ایسے میں ان کو مدد کی ضرورت ہوتی ہے۔ ایسا نہ ہو کہ اس ڈبے میں ان کی ہی جگہ پر صحت مند مسافر قابض ہوجائیں، اس لئے اب مزید سختی سے کارروائی کی جائے گی تاکہ اس پر قابو پایا جاسکے۔ کچھ اسی طرح کی باتیں سینٹرل ریلوے کے سینئر پی آر او پاٹل نے بھی بتائیں۔ ان کا کہنا تھا کہ کارروائی تو کی ہی جاتی ہے اور آئندہ بھی کی جائے گی۔ اس سے زیادہ اہم یہ ہے کہ عام مسافر خود اسے محسوس کریں کہ اگر کوئی کینسر کا مریض ہے، کسی کا پیر کٹا ہوا ہے یا کوئی ہارٹ کا مریض ہے یا اسی طرح کوئی اور سنگین مرض کسی مسافر کو لاحق ہے تو اسے دیگر مسافروں کے مقابلے کہیں زیادہ مدد اور ہمدردی کی ضرورت ہے، اس لئے حقیقت تو یہ ہے کہ کارروائی کی نوبت ہی نہیں آنی چاہئے۔" انہوں نے یہ بھی کہا کہ "بار بار اعلانات کے ذریعے مسافروں کو متنبہ کیا جاتا ہے۔ ان کو یہ یاد دلایا جاتا ہے کہ اگر انہوں نے خلاف ورزی کی تو ان کے خلاف ریلوے ایکٹ کے تحت سخت کارروائی کی جائے گی اور ان سے جرمانہ وصول کرنے کے ساتھ قید بھی ہوسکتی ہے۔

مالیگاؤں کارپوریشن کا عوامی مفاد میں بڑا فیصلہ

تاریخی میئر فری میگا میڈیکل کیمپ، کا انعقاد بہت جلد

مالیگاؤں: (نامہ نگار) مالیگاؤں میونسپل کارپوریشن پر برسرِ اقتدار مالیگاؤں سیکولر فرنٹ کی جانب سے شہر کے غریب اور ضرورت مند عوام کو مفت طبی سہولیات فراہم کرنے کے مقصد سے ایک عظیم الشان 'میئر فری میگا میڈیکل کیمپ' کے انعقاد کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ اس طرح کی تفصیلات میئر نسرین شیخ خالد

صاحب کو ڈپٹی میئر شان ہند نہال احمد نے میڈیا کو دی۔ انہوں نے بتایا کہ مالیگاؤں کارپوریشن شہریان کو مفت طبی سہولیات فراہم کرنے کیلئے فری میڈیکل کیمپ کا انعقاد کررہی ہے تاکہ عوام کو بہتر اعلاج مفت میں مل سکے۔ اس سلسلے میں ایک اہم مشورتی میٹنگ کا انعقاد آج شیخ رشید انسٹی ٹیوٹ آف لرننگ میں سیکولر فرنٹ کے رہنما آصف شیخ کی قیادت میں ہوا، جس میں شیخ آصف کی سرپرستی کے ساتھ میئر نسرین شیخ، ڈپٹی میئر شان ہند، اسٹینڈنگ کمیٹی چیئرمین اعجاز بیگ، گٹ نیتا خالد حاجی، گٹ نیتا مستقیم ڈگنیٹی، ہاؤس لیڈر نہال انصاری سمت برسر اقتدار کے کارپوریٹرس اور کارپوریشن کے ڈاکٹرز نے شرکت کی۔ میٹنگ میں کئے گئے اہم فیصلہ پر روشنی ڈالتے ہوئے پریس کانفرنس سے آصف شیخ رشید نے بتایا گیا کہ اس دو روزہ میگا میڈیکل کیمپ کا مقصد مالیگاؤں شہر، سینٹرل اور اوٹر اسمبلی حلقوں کے غریب عوام کو ایک ہی چھت کے نیچے اعلیٰ درجے کی طبی سہولیات فراہم کرنا ہے۔ کیمپ کے لیے ممبئی، ناسک، اورنگ آباد اور دھولیہ جیسے بڑے شہروں کے ماہر ڈاکٹروں اور مالیگاؤں شہر کے بڑے اسپتالوں کی مدد لی جائے گی۔ کیمپ میں ای سی جی (ECG)، ایکس رے، سونوگرافی، 2D ایکو اور بلڈ ٹیسٹ جیسے تمام معائنے مفت کیے جائیں گے، جن کا تمام خرچ کارپوریشن برداشت کرے گی۔ اس کے علاوہ ضرورت مند مریضوں کے آپریشنز بھی کم سے کم خرچ یا سرکاری اسکیموں کے تحت کروانے کی کوشش کی جائے گی۔ کیمپ کو منظم اور کامیاب بنانے کے لیے ڈاکٹروں، سینئر افسران اور کارپوریٹرز پر مشتمل ایک کمیٹی تشکیل دی جارہی ہے۔

عوام کو اب احتجاج کیلئے اٹھ کھڑے ہونا چاہئے

پرکاش امبیڈکر نے کہا "تہواروں کے قریب آتے ہی شکر کے داموں میں اضافہ کرکے عوام کے منہ سے مٹھاس چھینی جارہی ہے

ممبئی: ونچت بہوجن اگھاڑی کے صدر پرکاش امبیڈکر نے کہا ہے کہ شکر کے بڑھتے داموں کے خلاف عوام کو اٹھ کھڑے ہونا چاہئے۔ انہوں نے کہا کہ عوام کو تمام وزراء اور اراکین اسمبلی کی رہائش گاہ کے باہر احتجاج کرنا چاہئے۔ پرکاش امبیڈکر اورنگ آباد میں واقع صوبے دار گیسٹ ہاؤس میں منعقدہ ایک پریس کانفرنس سے خطاب کررہے تھے۔ پرکاش امبیڈکر نے پریس کانفرنس میں شکر کے دام میں اضافے کو ایتھنال کی تیاری میں شکر کے استعمال کا نتیجہ قرار دیا اور اس اس اضافے کی وجہ سے آئندہ تہواروں میں عوام کو ہونے والی پریشانی کا تذکرہ کرتے ہوئے حکومت کو ہدف تنقید بنایا۔ پرکاش امبیڈکر نے کہا کہ ہندوستان پہلے شکر کی پیداوار کے معاملے میں سرپلس ملک تھا اور شکر برآمد کی جاتی تھی لیکن حکومت کی جانب سے منصوبہ بندی کے فقدان کی وجہ سے شکر اور گڑ کو بڑی مقدار میں ایتھنال کی پیداوار میں لگادیا گیا۔ اس کی وجہ سے ہندوستان کو اس سال بڑی مقدار میں شکر درآمد کرنی پڑرہی ہے جس کا براہ راست اثر شکر کی قیمت پر پڑ رہا ہے۔ انہوں نے کہا" آج شکر کی قیمت ۱۰۰/روپے ہے۔ یہ قیمت اگلے ۱۰۔۱۲/دنوں میں ۸۰/تا ۱۰۰/روپے تک جاسکتی ہے۔ ملک میں ایسی صورت حال پیدا ہوگئی ہے کہ اب مودک (ایک مٹھائی) میٹھے کے بجائے کڑوے ہوجائیں گے۔

امبیڈکر [illegible] ایتھنال
ہی شکر [illegible] کی قلت
مٹھاس [illegible] پر قابو
پیداوار [illegible] کہ وہ
نے یہ بھی [illegible] میونسپل

کارپوریشن اور میونسپل کونسل کے اراکین کے علاوہ برسر اقتدار پارٹیوں کے اراکین اسمبلی اور اراکین پارلیمان کے گھروں کے سامنے احتجاج کریں۔ انہوں نے کہا کہ "عوام اس تحریک کو اپنے ہاتھ میں لے لیں، عوام سڑکوں پر نکلیں گے تو شکر میں مٹھاس باقی رہے گی، ورنہ کڑواہٹ سب کو برداشت کرنی پڑے گی۔" انہوں نے کہا کہ "یہ ایک وسیع تحریک ہے، اگر لوگ اسے شروع کرتے ہیں، تو ہم ان کے ساتھ ہوں گے۔ لوگوں کو چاہئے کہ ترنگا ہاتھ میں لے کر حکومت کی پالیسیوں کے خلاف عوامی نمائندوں کے گھروں کے سامنے احتجاج کریں۔ پرکاش امبیڈکر نے کہا "یہ ایک آمر کی حکومت ہے اور آمر کسی سیاسی پارٹی یا لیڈر سے نہیں ڈرتا، وہ عوام سے ڈرتا ہے، یہ جنتر منتر تحریک سے معلوم ہوگیا ہے۔" انہوں نے کہا کہ امن وامان برقرار رکھنے کی ذمہ داری عوام پر عائد ہوتی ہے عوام مالک ہیں اس لئے امن و امان کے نفاذ کی ذمہ داری عوام پر عائد ہوتی ہے پولیس کی نہیں۔ پولیس عوام کی خادم ہے۔ اگست 2026 میں ونچت بہوجن اگھاڑی کے صدر پرکاش امبیڈکر نے اورنگ آباد میں ایک پریس کانفرنس کے دوران یہ جملہ استعمال کیا۔ انہوں نے تہواروں کے سیزن میں شکر (چینی) کی بڑھتی ہوئی قیمتوں کے خلاف عوام کو وزراء اور اراکینِ اسمبلی کی رہائش گاہوں کے باہر احتجاج کرنے کی اپیل کی۔

اپنی تجارت کو نئی بلندیوں پر لے جائیں

کیا آپ چاہتے ہیں کہ آپ کا پروڈکٹ یا سروس پورے مہاراشٹر کے قارئین تک پہنچے؟
ممبئی رابطہ کے ساتھ اپنی کاروباری شناخت کو مضبوط کریں۔

هم پیش کرتے ہیں:
شہر کے قارئین تک پہنچنے کا سنہری موقع
روزانہ شائع ہونے والا پرچم دار اخبار
تجارتی اشتہارات کیلئے منفرد اور مؤثر پلیٹ فارم
آپ کے کاروبار کی شناخت اور فروخت میں اضافہ

رابطہ کریں: 70399 66616 = 75061 00010
ای میل کریں: mumbaiiraabta@gmail.com

ابھی اشتہار بک کریں اور اپنی تجارت کو قارئین تک پہنچائیں!

غزہ: بازیابی کے بعد لاشیں دفنانے کی جگہ کم پڑ گئی

جنگ کے دوران کئی شہیدوں کو عارضی طور پر دفن کر دیا گیا تھا

غزہ میں اسرائیلی فوجی کارروائیوں نے فلسطینیوں کی زندگی کے ساتھ ساتھ ان کی موت کو بھی ایک کربناک آزمائش بنا دیا ہے۔ جنگ کے نتیجے میں نہ صرف ہزاروں فلسطینی اپنے گھروں اور خاندانوں سے محروم ہوئے بلکہ اب مرنے والوں کے لیے قبریں بھی کم پڑ گئی ہیں۔ تباہ شدہ قبرستان، تدفین کے لیے جگہ کی کمی، اشیائے ضروریہ کی قلت اور مسلسل نقل مکانی نے غزہ میں تدفین کے عمل کو بھی انتہائی دشوار بنا دیا ہے۔ ۲۰ رسالہ عمر السوح کو بھی حال ہی میں اپنے والد محمد، ۴۰ رکی تدفین کے لیے اسی مشکل کا سامنا کرنا پڑا۔ محمد کا تعلق غزہ سٹی کے زیتون محلے سے تھا اور وہ سڑک کنارے چائے اور کافی کی ایک چھوٹی سی دکان چلاتے تھے۔ ۱۰ رجون کو اسرائیل کی جانب سے متعین کردہ 'ییلو لائن' کے قریب کام کے دوران ایک گولی ان کی گردن میں لگی اور وہ تقریباً فوری طور پر جاں بحق ہو گئے۔ عمر اپنے والد کی تدفین کیلئے زیتون قبرستان پہنچے تو وہاں قبریں ایک دوسرے سے اس قدر قریب تھیں کہ نئی قبر کے لیے جگہ تلاش کرنا تقریباً ناممکن تھا۔ قبرستان میں جنگ کے دوران جاں بحق ہونے والے سیکڑوں فلسطینی دفن تھے۔ بہت سی قبروں پر باقاعدہ کتبہ بھی موجود نہیں تھا بلکہ صرف ایک پتھر اور اس کے ساتھ کاغذ کا ٹکڑا لگا ہوا تھا، جس پر متوفی کا نام درج تھا۔ عمر نے الجزیرہ سے گفتگو کرتے ہوئے کہا: "میں قبرستان کے درمیان کھڑا تھا اور ہر طرف بے شمار قبریں نظر آ رہی تھیں۔ ریت کے پہاڑ تھے اور ان کے نیچے لوگ دفن تھے۔" ان کے مطابق کئی قبروں کی حالت ایسی تھی کہ صرف ایک پتھر اور کاغذ پر شہید کا نام لکھا ہوا تھا، جبکہ جنگ سے پہلے کی طرح قبر کو باقاعدہ تیار کرنا اور اس پر کتبہ لگانا ممکن نہیں رہا۔ غزہ میں اس وقت ایک قبر کی قیمت تقریباً ۵۰۰ رشیکل، یعنی ۱۶۷ رامریکی ڈالر کے برابر ہے، جو عمر کے خاندان کے لیے بہت زیادہ رقم تھی۔ دوسری جانب قبرستان میں نئی قبر کے لیے جگہ بھی دستیاب نہیں تھی۔ چنانچہ خاندان کو مجبوراً محمد کو ان کے دادا کی قبر میں ہی دفن کرنا پڑا۔ غزہ میں سرکاری خدمات کے مکمل طور پر متاثر ہونے اور اسرائیلی حملوں کے مسلسل خطرے کے باعث جنگ کے دوران ہزاروں جاں بحق فلسطینیوں کو لاپتہ افراد میں شمار کیا گیا۔ بہت سے لوگوں کو باغات، خیموں، بے گھر افراد کے کیمپوں، اسکولوں اور اسپتالوں کے احاطوں میں عارضی طور پر دفن کیا گیا۔ اکتوبر ۲۰۲۵ء میں امریکہ کی ثالثی سے جنگ بندی کے بعد اسرائیلی حملوں میں وقتی کمی آئی تو خاندانوں نے تباہ شدہ گھروں کے ملبے اور عارضی تدفین کی جگہوں سے اپنے پیاروں کی لاشیں نکال کر انہیں قبرستانوں میں منتقل کرنا شروع کیا۔ تاہم جنگ بندی کے اعلان کے بعد بھی کم از کم ایک ہزار ۲۰۰ رفلسطینی جاں بحق ہو چکے ہیں اور ان میں سے ہر ایک کے لیے تدفین کی جگہ درکار ہے۔ غزہ کے حکام کے مطابق اسپتالوں کے احاطوں میں موجود ۷ راجتماعی قبروں سے ۵۲۹ رفلسطینیوں کی باقیات بھی برآمد کی جا چکی ہیں۔ اسرائیلی حملوں میں وقتی کمی کے دوران عمر کے خاندان نے بھی محمد کی باقیات کو عارضی تدفین کی جگہ سے نکالا اور انہیں قبرستان منتقل کر دیا تاکہ ان کی آخری رسومات باقاعدہ طور پر ادا کی جا سکیں۔ غزہ میں قبروں کی قلت کی واحد وجہ جنگ کے دوران ۷۳ رہزار سے زیادہ فلسطینیوں کی ہلاکت نہیں ہے، بلکہ اسرائیلی کارروائیوں میں قبرستانوں کی تباہی نے بھی صورتحال کو مزید سنگین بنا دیا ہے۔ غزہ کی وزارت اوقاف و مذہبی امور کے مطابق جنگ شروع ہونے کے بعد سے ۴۰ رسے زیادہ قبرستان تباہ کیے جا چکے ہیں۔ اسرائیلی فوج نے اپنے زیر کنٹرول علاقوں میں قبرستانوں تک رسائی بھی سخت محدود کر رکھی ہے، جس کے باعث خاندانوں کے لیے تدفین کی دستیاب جگہ مزید کم ہو گئی ہے۔ دوسری جانب اسرائیلی بمباری اور جبری بے دخلی کے احکامات کے باعث لاکھوں فلسطینی اپنے گھروں سے بے دخل ہو چکے ہیں۔ ایسے میں وہ مقامات جو پہلے قبرستانوں کے لیے مختص تھے، اب بے گھر افراد کے لیے پناہ گاہوں میں تبدیل کر دیئے گئے ہیں۔ قبر کھودنے والے کا ذاتی مشاہدہ: ۵۰ رسالہ تفتیش ابو حطاب گزشتہ ۱۹ ربرس سے قبر کھودنے کا کام کر رہے ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ غزہ کی جنگ ان کے پیشہ ورانہ کیریئر کا سب سے مشکل دور ہے۔ وہ خان یونس کے قبرستان میں کام کرتے ہیں۔ جنگ شروع ہونے سے پہلے اس قبرستان میں تقریباً ۶۰ رقبریں تھیں، لیکن اب یہاں قبروں کی تعداد ۶ رہزار تک پہنچ چکی ہے۔ جنگ کے ایک مرحلے پر تفتیش کو روزانہ تقریباً ۳۵ رقبریں تیار کرنا پڑتی تھیں۔

چین کی 303 ارب ڈالر تک کی 'شیڈو ٹریڈ' بے نقاب

امریکی محصولات سے بچنے کے لیے ایشیا بھر میں نیٹ ورک کا شبہ

واشنگٹن: ایک نئی امریکی رپورٹ میں دعویٰ کیا گیا ہے کہ چینی مصنوعات کو امریکی محصولات سے بچانے کے لیے 40 سے زائد ممالک کے ذریعے تیسرے ملک کی مصنوعات ظاہر کر کے امریکہ بھیجنے کا وسیع نیٹ ورک استعمال کیا جا رہا ہے۔ رپورٹ نے اس نظام کو ''شیڈو ٹرانس شپمنٹ نیٹ ورک' قرار دیا ہے۔ رپورٹ کے مطابق 2018 میں چینی مصنوعات پر امریکی سیکشن 301 ٹیرف عائد ہونے کے بعد بعض برآمد کنندگان نے سامان کو تیسرے ممالک کے راستے بھیجنے، معمولی پروسیسنگ، دوبارہ پیکنگ، لیبل تبدیل کرنے، نئی انوائسنگ اور دستاویزات میں تبدیلی جیسے طریقے استعمال کیے تاکہ مصنوعات کا اصل ملک مختلف ظاہر ہو سکے۔ تاہم رپورٹ واضح کرتی ہے کہ کسی ملک کا اس فہرست میں شامل ہونا اس ملک سے ہونے والی تمام تجارت کو غیر قانونی ثابت نہیں کرتا۔ مختلف اندازوں کے مطابق ممکنہ غیر قانونی ٹرانس شپمنٹ کا حجم سالانہ 40 ارب ڈالر سے 303 ارب ڈالر تک ہو سکتا ہے۔ گولڈ مین ساچا اندازہ تقریباً 40 ارب ڈالر، Exiger کا تقریباً 75 ارب ڈالر جبکہ Altana کا بالائی تخمینہ 303 ارب ڈالر ہے۔ امریکی محکمہ تجارت کا وسیع تر تخمینہ 109 ارب ڈالر بتایا گیا ہے۔ یہ اعداد الگ الگ طریقہ کار پر مبنی ہیں اور انہیں جمع نہیں کیا جا سکتا۔ رپورٹ میں بھارت، جاپان، جنوبی کوریا اور تائیوان کو بڑے چین سے منسلک تجارتی بہاؤ اور امریکی منڈی تک رسائی رکھنے والے پہلے درجے کے مراکز میں رکھا گیا ہے، جبکہ ویتنام، تھائی لینڈ، ملائیشیا اور انڈونیشیا کو بھی اہم پیداواری اور لاجسٹکس مراکز قرار دیا گیا ہے۔ امریکی محکمہ تجارت کے ایک تخمینے کے مطابق 2025 میں میکسیکو، بھارت اور ویتنام کے ذریعے تقریباً 67 ارب ڈالر مالیت کی چین سے منسلک اشیا امریکہ پہنچیں، جس سے ممکنہ طور پر 28 ارب ڈالر کے محصولات کا نقصان ہوا۔ رپورٹ میں بنگلہ دیش، کمبوڈیا، لاؤس، فلپائن اور سری لنکا جیسے ممالک کو چھوٹے پیداواری یا ٹرانس شپمنٹ مراکز کے طور پر بھی شناخت کیا گیا ہے، جبکہ ملائیشیا، عمان، پاناما اور متحدہ عرب امارات جیسے مقامات کو سمندری اور ری ایکسپورٹ گیٹ ویز کے طور پر دیکھا گیا ہے۔ یہ نتائج اس خدشے کو تقویت دیتے ہیں کہ امریکہ چین تجارتی جنگ نے صرف براہ راست تجارت کو متاثر نہیں کیا بلکہ چین سے جڑی سپلائی چینز کو پورے ایشیا اور دیگر خطوں میں نئے راستے تلاش کرنے پر مجبور کیا ہے۔ اب امریکی کسٹمز حکام کے لیے بنیادی سوال یہ ہے کہ تیسرے ملک میں ہونے والی پروسیسنگ حقیقی مینوفیکچرنگ اور سب سٹینشل ٹرانسفارمیشن ہے یا محض چینی مصنوعات کی اصل شناخت چھپانے کا ذریعہ۔

دہائیوں کی ناقص منصوبہ بندی نے بنگلہ دیش کو توانائی بحران میں دھکیل دیا

ڈھاکہ: بنگلہ دیش میں جاری توانائی بحران کسی ایک حکومت یا حالیہ عالمی صورتحال کا نتیجہ نہیں بلکہ کئی دہائیوں کی ناقص منصوبہ بندی، درآمدی ایندھن پر بڑھتے انحصار، مقامی گیس کی ناکافی تلاش، غیر مؤثر قیمتوں اور سیاسی بنیادوں پر توانائی کے شعبے میں توسیع کا نتیجہ ہے۔ توانائی ماہرین نے خبردار کیا ہے کہ بنیادی اصلاحات کے بغیر بحران کا پائیدار حل ممکن نہیں۔ ماہرِ توانائی ایم شمس العلم کے مطابق یکے بعد دیگرے حکومتیں ملک کے اپنے وسائل اور صارفین کی ضروریات کو مدنظر رکھتے ہوئے طویل مدتی اور مربوط توانائی پالیسی بنانے میں ناکام رہیں۔ نتیجتاً بجلی پیدا کرنے کا انفراسٹرکچر تو بڑھایا گیا لیکن اسے چلانے کے لیے درآمدی ایندھن پر انحصار بھی بڑھتا چلا گیا۔ انہوں نے اس تصور پر بھی سوال اٹھایا کہ مزید ایل این جی درآمد کر کے، نئے ری گیسیفکیشن ٹرمینلز قائم کر کے یا نجی سرمایہ کاری بڑھا کر مسئلہ حل کیا جا سکتا ہے۔ ان کے مطابق ماضی میں بنائے گئے کئی توانائی منصوبے ملکی وسائل، معاشی استطاعت اور صارفین کی حقیقی ضروریات کے مطابق نہیں تھے۔ ڈھاکہ یونیورسٹی کی ایسوسی ایٹ پروفیسر مشاہدہ سلطانہ کے مطابق بنگلہ دیش میں جب بھی توانائی کی قلت پیدا ہوئی، حکومتوں نے اکثر بنیادی وجوہات دور کرنے کے بجائے فوری اور تیز ترین حل اختیار کیے۔ اس رویے کے باعث مقامی وسائل کی تلاش، بنیادی ڈھانچے کی بہتری اور طویل مدتی توانائی تحفظ پر مطلوبہ توجہ نہیں دی گئی۔ ماہرین نے نجی شعبے کے بڑھتے کردار پر بھی سوالات اٹھاتے ہوئے کہا کہ نجکاری یا نجی سرمایہ کاری خود بخود کم قیمت یا بہتر کارکردگی کی ضمانت نہیں۔ اصل ضرورت شفافیت، جوابدہی اور ایسی پالیسی کی ہے جس میں عوامی مفاد کو ترجیح دی جائے۔ مجموعی طور پر ماہرین کا مؤقف ہے کہ بنگلہ دیش کو درآمدی ایل این جی اور دیگر مہنگے ایندھن پر انحصار بڑھانے کے بجائے مقامی توانائی وسائل کی تلاش، بہتر طویل مدتی منصوبہ بندی اور توانائی شعبے میں جوابدہی کو ترجیح دینا ہوگی، ورنہ بجلی اور گیس کی قلت کے ساتھ بڑھتی لاگت ملکی معیشت پر دباؤ برقرار رکھ سکتی ہے۔

مستونگ میں باغ کے مزدوروں پر ڈرون حملہ، ۴ رجاں بحق، ۳ رزخمی

مستونگ: بلوچستان کے ضلع مستونگ کے علاقے کھڈ کوچہ میں گیت کے مقام پر باغ میں کام کرنے والے مزدوروں پر ڈرون حملے کے نتیجے میں چار افراد جاں بحق جبکہ تین زخمی ہو گئے۔ ریسکیو ذرائع کے مطابق واقعہ کھڈ کوچہ کے علاقے گیت میں پیش آیا، جہاں مزدور باغ میں کام میں مصروف تھے کہ اس دوران ڈرون حملہ ہوا۔ حملے کے نتیجے میں چار مزدور موقع پر جاں بحق جبکہ تین دیگر زخمی ہو گئے۔ واقعے کے بعد ریسکیو اہلکاروں نے جاں بحق افراد کی لاشوں اور زخمیوں کو شہید نواب غوث بخش رئیسانی ہسپتال منتقل کیا، جہاں زخمیوں کو طبی امداد فراہم کی جا رہی ہے۔ ریسکیو ذرائع کے مطابق زخمیوں میں علی رضا مینگل ساکن کھڈ کوچہ، نصیب اللہ ابڑو ساکن حاجی شہر پھی اور خالد حسین ساکن حاجی شہر پھی شامل ہیں۔ ذرائع کے مطابق حملے میں جاں بحق ہونے والوں کی شناخت گل خان مغیری، ساکن حاجی شہر، عمران، ساکن حاجی شہر، عبیداللہ، ساکن حاجی شہر، اور جہانزیب ابڑو کے نام سے ہوئی ہے۔ ریسکیو ذرائع کا کہنا ہے کہ حملے میں جاں بحق اور زخمی ہونے والے تمام افراد باغ میں مزدوری کرتے تھے۔ واقعے کے بعد علاقے میں تشویش پائی جاتی ہے۔

چین کی معاشی رفتار سست، کمزور کھپت نے معاشی توازن پر سوالات اٹھائے

چین کی تازہ معاشی صورتحال دنیا کی دوسری بڑی معیشت کو درپیش بڑھتے ہوئے چیلنجز کی نشاندہی کر رہی ہے۔

بیجنگ: چین کی تازہ معاشی صورتحال دنیا کی دوسری بڑی معیشت کو درپیش بڑھتے ہوئے چیلنجز کی نشاندہی کر رہی ہے۔ جولائی کے اعداد و شمار کے مطابق صنعتی پیداوار، صارفین کے اخراجات اور سرمایہ کاری میں کمزوری سامنے آئی ہے، جبکہ طویل عرصے سے جاری پراپرٹی سیکٹر کی مشکلات بھی معاشی سرگرمیوں پر دباؤ ڈال رہی ہیں۔ جولائی میں چین کی صنعتی پیداوار سالانہ بنیاد پر 5.4 فیصد بڑھی، جو جون کے 5.5 فیصد سے کم تھی۔ اسی دوران ریٹیل سیلز میں صرف 6.0 فیصد اضافہ ہوا، جبکہ سال کے پہلے سات ماہ میں فکسڈ اثاثہ سرمایہ کاری میں 7.6 فیصد کمی ریکارڈ کی گئی۔ یہ اعداد و شمار اس جانب اشارہ کرتے ہیں کہ ملکی طلب اور سرمایہ کاری چین کی معاشی بحالی کا کمزور پہلو بنے ہوئے ہیں۔ چین کے لیے بڑا مسئلہ اپنی معیشت کو سرمایہ کاری اور برآمدات پر انحصار سے نکال کر گھریلو کھپت پر زیادہ مبنی ماڈل کی طرف منتقل کرنا ہے۔ مضبوط برآمدات اور ہائی ٹیک شعبوں میں سرمایہ کاری نے معیشت کو سہارا ضرور دیا ہے، لیکن صارفین کا محتاط رویہ اور ہاؤسنگ مارکیٹ کی مسلسل کمزوری اس تبدیلی کو سست کر رہی ہے۔ عالمی بینک نے 2026 میں چین کی اقتصادی شرح نمو 4.4 فیصد رہنے کی پیش گوئی کی ہے، جبکہ 2027 میں اس کے مزید کم ہو کر 3.4 فیصد تک آنے کا امکان ظاہر کیا گیا ہے۔ عالمی بینک کے مطابق سماجی تحفظ کے نظام کو مضبوط کرنا اور گھرانوں کو زیادہ خرچ کرنے کا اعتماد دینا چین کی معیشت کو کھپت کی جانب منتقل کرنے میں اہم کردار ادا کر سکتا ہے۔ ماہرین کے مطابق اگر چین اپنی کمزور گھریلو طلب کو بحال نہیں کر پاتا تو برآمدات اور صنعتی پیداوار پر زیادہ انحصار برقرار رہ سکتا ہے، جس سے نہ صرف چین کی طویل مدتی معاشی ترقی بلکہ عالمی تجارت میں عدم توازن اور تجارتی کشیدگی کے خدشات بھی بڑھ سکتے ہیں۔ تحقیق میں کہا گیا کہ پیغامات کی مماثلت، وقت اور تسلسل سے یہ امکان ظاہر ہوتا ہے کہ یہ سرگرمیاں مرکزی سطح پر مربوط تھیں۔ مہم صرف میڈیا یا بیانات تک محدود نہیں تھی۔ رپورٹ کے مطابق چینی سفارت کاروں نے حکومتی عہدیداروں، کاروباری شخصیات اور دیگر بااثر حلقوں کے ساتھ براہ راست رابطے اور بریفنگز بھی کیں۔ اس دوران یہ تاثر اجاگر کرنے کی کوشش کی گئی کہ مقامی ترقیاتی حکمت عملیاں چین کے پانچ سالہ منصوبے سے مطابقت رکھتی ہیں اور بیجنگ خطے کے لیے ایک مستحکم اور قابل اعتماد ترقیاتی شراکت دار ہے۔ برآمدات پر حد سے زیادہ انحصار: چین کی ہائی ٹیک مصنوعات (جیسے الیکٹرک گاڑیاں، بیٹریز اور مصنوعی ذہانت کے آلات) کی عالمی منڈیوں میں مانگ ضرور برقرار ہے، لیکن اندرونی طلب نہ ہونے کی وجہ سے چین اپنی اضافی پیداوار باہر بھیجنے پر مجبور ہے۔ اس سے یورپ اور امریکہ کے ساتھ تجارتی کشیدگی اور پابندیوں کا خطرہ بڑھ گیا ہے۔

بحر الکاہل میں چین کی منظم سفارتی مہم

مقامی ترقیاتی منصوبوں کو بیجنگ کے پانچ سالہ منصوبے سے جوڑنے کی کوشش

بیجنگ: ایک نئی تحقیق میں دعویٰ کیا گیا ہے کہ چین نے بحر الکاہل کے جزیرہ ممالک میں ایک منظم اور ہدفی سفارتی و اطلاعاتی مہم چلائی، جس کا مقصد خطے کے ترقیاتی اہداف کو چین کے تازہ ترین 15 ویں پانچ سالہ منصوبے 2026-2030 کے ساتھ ہم آہنگ دکھانا تھا۔ واشنگٹن میں قائم ایلائنس فیوچرز انسٹیٹیوٹ (TAFI) کی تحقیق کے مطابق اکتوبر 2025 سے چینی سفارت خانوں کی سرگرمیوں کا جائزہ لیا گیا اور 30 سے زیادہ ایسے واقعات سامنے آئے جن میں چینی سفیروں نے پانچ سالہ منصوبے کو بحر الکاہل کے ممالک میں فعال طور پر فروغ دیا۔ تحقیق میں کہا گیا کہ پیغامات کی مماثلت، وقت اور تسلسل سے یہ امکان ظاہر ہوتا ہے کہ یہ سرگرمیاں مرکزی سطح پر مربوط تھیں۔ مہم صرف میڈیا بیانات تک محدود نہیں تھی۔ رپورٹ کے مطابق چینی سفارت کاروں نے حکومتی عہدیداروں، کاروباری شخصیات اور دیگر بااثر حلقوں کے ساتھ براہ راست رابطے اور بریفنگز بھی کیں۔ اس دوران یہ تاثر اجاگر کرنے کی کوشش کی گئی کہ مقامی ترقیاتی حکمت عملیاں چین کے پانچ سالہ منصوبے سے مطابقت رکھتی ہیں اور بیجنگ خطے کے لیے ایک مستحکم اور قابل اعتماد ترقیاتی شراکت دار ہے۔ چین کا 15 واں پانچ سالہ منصوبہ مارچ 2026 میں باضابطہ طور پر منظور کیا گیا تھا۔ اس میں ٹیکنالوجی، صنعتی ترقی، معاشی خود انحصاری اور عالمی اقتصادی روابط کو اہم ترجیحات میں شامل کیا گیا ہے۔ یہ پیش رفت ایسے وقت میں سامنے آئی ہے جب بحر الکاہل کے جزیرہ ممالک میں چین اور امریکہ کے درمیان اثر و رسوخ کی مسابقت بڑھ رہی ہے۔ تاہم خطے کے ممالک اپنی خارجہ پالیسی کو صرف کسی ایک بڑی طاقت کے ساتھ جوڑنے کے بجائے متعدد شراکت داروں کے ساتھ تعلقات برقرار رکھنے کی کوشش بھی کر رہے ہیں، جس کی ایک حالیہ مثال سولومن آئی لینڈز کا چین کے ساتھ موجود سکیورٹی تعلقات کے باوجود امریکہ کے ساتھ بھی سکیورٹی معاہدہ کرنا ہے۔

پنجگور میں پانچ لاشیں برآمد، انسانی حقوق کے حلقوں کا تشویش کا اظہار

پنجگور: بلوچستان کے ضلع پنجگور سے پانچ نامعلوم افراد کی لاشیں برآمد ہوئی ہیں، جنہیں پولیس نے شناخت اور ضروری کارروائی کے لیے پنجگور ٹیچنگ اسپتال منتقل کر دیا ہے۔ پولیس کے مطابق پانچ افراد کی لاشیں ملنے کے بعد انہیں شناخت اور ضروری کارروائی کے لیے اسپتال منتقل کیا گیا، تاہم فوری طور پر جاں بحق افراد کی شناخت اور لاشیں ملنے کی وجوہات معلوم نہیں ہو سکیں۔ واضح رہے کہ رواں ہفتے پنجگور میں یہ دوسرا موقع ہے کہ ایک ساتھ پانچ افراد کی لاشیں ٹیچنگ اسپتال لائی گئی ہیں، اس سے قبل بھی اسی ہفتے پانچ لاشیں اسپتال منتقل کی گئی تھیں، جن کی بعد ازاں شناخت کر لی گئی تھی۔ اس واقعے کے بعد بلوچستان یکجہتی کمیٹی اور دیگر انسانی حقوق کی تنظیموں کی جانب سے کہا گیا تھا کہ مذکورہ لاشیں پاکستانی فورسز کے ہاتھوں جبری طور پر لاپتہ کیے گئے افراد کی تھیں۔ خیال رہے کہ پنجگور سمیت بلوچستان کے کئی علاقوں میں لاشیں ملنے کا سلسلہ گزشتہ دو دہائیوں سے جاری ہے، انسانی حقوق کی تنظیموں اور بلوچستان کے بعض حلقوں کا مؤقف ہے کہ ان میں سے اکثر لاشیں جبری طور پر لاپتہ کیے گئے افراد کی ہوتی ہیں، جنہیں پاکستانی فورسز کی تحویل کے دوران مبینہ طور پر جعلی مقابلوں میں قتل کیا جاتا ہے۔ بعض اوقات حالات خراب ہونے کے باعث ان کی شناخت کا عمل مکمل کیے بغیر ہی انہیں دفن کر دیا جاتا ہے۔

پاکستان کا بڑھتا اور زیادہ متحرک

جوہری اسلحہ نئے سکیورٹی خطرات سے دوچار

واشنگٹن: ایک تازہ تجزیے میں خبردار کیا گیا ہے کہ پاکستان کا بڑھتا اور زیادہ متحرک جوہری اسلحہ ایسے وقت میں نئے سکیورٹی خطرات سے دوچار ہو رہا ہے جب ملک بیک وقت دہشت گردی، شورش اور افغانستان کے ساتھ سرحدی تنازع کا سامنا کر رہا ہے۔ تجزیے کے مطابق القاعدہ اور تحریک طالبان پاکستان (TTP) کے بڑھتے روابط بھی اس خطرے کو مزید سنگین بنا رہے ہیں۔ رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ گزشتہ دو دہائیوں کے دوران امریکی انٹیلی جنس موجودگی، امریکہ پاکستان انسداد دہشت گردی تعاون اور پاکستان کے اپنے سخت جوہری حفاظتی نظام نے شدت پسند تنظیموں کو جوہری تنصیبات اور مواد سے دور رکھنے میں اہم کردار ادا کیا۔ تاہم افغانستان سے امریکی انخلا اور طالبان کی واپسی کے بعد ان میں سے کئی حفاظتی رکاوٹیں کمزور ہوئی ہیں۔ تجزیے کے مطابق پاکستان کے پاس اب تقریباً 170 جوہری وارہیڈز ہیں جبکہ اس کے جوہری نظام میں طیاروں، کروز میزائلوں اور سڑک کے ذریعے منتقل کیے جانے والے بیلسٹک میزائلوں کی تعداد اور تنوع بڑھ رہا ہے۔ اس میں کم فاصلے تک مار کرنے والا نصر میزائل بھی شامل ہے۔ زیادہ منتشر اور متحرک نظاموں کے باعث ہتھیاروں، اہلکاروں اور کمانڈ اینڈ کنٹرول انتظامات کی حفاظت مزید پیچیدہ ہو جاتی ہے۔ مضمون میں واضح کیا گیا ہے کہ فوری خطرہ یہ نہیں کہ کوئی دہشت گرد تنظیم پاکستانی جوہری ہتھیار چرا لے گی۔ زیادہ حقیقت پسندانہ خدشہ اندرونی رسائی کا ہے، مثلاً کسی افسر، ٹیکنیشن یا حساس تنصیب سے وابستہ اہلکار کا شدت پسند نیٹ ورک سے تعلق قائم ہونا۔ ماضی میں پاکستانی جوہری سائنس دانوں کے القاعدہ قیادت سے روابط اور 2014 میں پاکستانی بحریہ کے اہلکاروں کی مدد سے جنگی جہاز پر قبضے کی مبینہ القاعدہ سازش کو اسی تناظر میں پیش کیا گیا ہے۔ تجزیے کا کہنا ہے کہ القاعدہ کی جوہری ہتھیار حاصل کرنے کی خواہش پرانی ہے، لیکن اب افغانستان میں اس کی موجودگی، ٹی ٹی پی کے ساتھ بڑھتا تعاون اور پاکستانی سکیورٹی اداروں پر مسلسل دباؤ ایک نئی صورتحال پیدا کر رہے ہیں۔ اس لیے پاکستان کے جوہری ہتھیاروں کی حفاظت کو محض پاکستان کا داخلی مسئلہ نہیں بلکہ عالمی جوہری سلامتی کا اہم چیلنج سمجھنے کی ضرورت ہے۔

عمران کی اسپتال منتقلی کے حکم کی مبینہ خلاف ورزی پر

پی ٹی آئی نے سپریم کورٹ میں توہین عدالت کی درخواست دائر کی

اسلام آباد: پاکستان تحریک انصاف (پی ٹی آئی) نے ہفتے کے روز بانی عمران خان کو اسپتال منتقل کرنے سے متعلق عدالت کے منگل کے حکم کی مبینہ خلاف ورزی پر سپریم کورٹ میں توہین عدالت کی درخواست دائر کی۔ یہ پیشرفت اس وقت سامنے آئی جب عمران کو جمعہ کی صبح طبی معائنے کے لیے پاکستان انسٹی ٹیوٹ آف میڈیکل سائنسز (PIMS) لے جایا گیا اور ڈاکٹروں کی جانب سے انہیں طبی طور پر فٹ" قرار دینے کے بعد اڈیالہ جیل واپس آئے۔ وزیر اطلاعات عطا اللہ تارڑ نے کہا کہ عمران کو شفا انٹرنیشنل ہسپتال کے باہر اور راستے میں پی ٹی آئی کے کارکنوں کی طرف سے پیدا کردہ سیکیورٹی صورتحال کی وجہ سے حکومت کے زیر انتظام سہولت میں لے جایا گیا۔ پی ٹی آئی کے سیکرٹری جنرل سلمان اکرم راجہ آج سپریم کورٹ پہنچے، جہاں عمران کی بہن عظمیٰ خان، وکیل عزیر بھنڈاری اور راجہ نے درخواست دائر کی۔ درخواست میں سپریم کورٹ کے منگل کے حکم کی خلاف ورزی پر کارروائی کا مطالبہ کیا گیا ہے، جس میں مدعا علیہان کو شوکاز نوٹس جاری کرنا اور ان کی ذاتی حاضری کے احکامات شامل ہیں۔ درخواست میں عدالت سے استدعا کی گئی کہ ملزمان کو توہین عدالت کا مرتکب قرار دے کر قانون کے مطابق سزا دی جائے۔ اس نے مزید کہا کہ پی ٹی آئی کے بانی کو فوری طور پر اسلام آباد کے شفا انٹرنیشنل اسپتال منتقل کیا جائے اور وہاں ان کا طبی معائنہ کیا جائے اور عدالت سے استدعا کی گئی کہ حکم پر عمل درآمد کو یقینی بنانے کے لیے عدالتی افسر یا مقامی کمیشن مقرر کیا جائے۔ درخواست کے وقت کے بارے میں بات کرتے ہوئے راجہ نے کہا کہ اگر توہین عدالت کی درخواست اگلے دن دائر کی جاتی تو اسے پیر، منگل یا بدھ کو لیا جاتا۔ انہوں نے کہا کہ یہ آج بھی دائر کر دی گئی ہے، تو وہی ہوگا، ایسا نہیں ہے کہ بنچ بیٹھ کر ایک گھنٹے کے اندر سماعت شروع کر دے۔ انہوں نے کہا کہ ایسا ہو سکتا ہے اگر عدالت اس معاملے کو اٹھانے کا خاص ارادہ رکھتی ہو۔ انہوں نے مزید کہا کہ اگر ہم اسے کل دائر کر دیتے تو کل اٹھا لیا جاتا۔ دوسری صورت میں یہ کہنا غلط ہے۔ سپریم کورٹ نے کیس کی سماعت 16 ستمبر تک ملتوی کر دی۔ ایک روز قبل، اسلام آباد کے چیف کمشنر نے سپریم کورٹ کے 18 اگست کے حکم کو چیلنج کیا تھا جس میں عمران کو نجی اسپتال منتقل کرنے کی ہدایت کی گئی تھی، یہ دلیل دیتے ہوئے کہ اس فیصلے میں واضح قانونی غلطیاں اور جیل کے قوانین سے متصادم ہے۔

ٹک ٹاک بچوں کے پرائیویسی سوٹ پر

امریکہ کے ساتھ ۴۰۰ رملین ڈالر کے تصفیے پر متفق

واشنگٹن ڈی سی: ٹک ٹاک اور اس کے چینی پیرنٹ بائٹ ڈانس نے امریکی محکمہ انصاف کے ایک مقدمے کو حل کرنے کے لیے 400 ملین ڈالر ادا کرنے پر اتفاق کیا ہے جس میں ویڈیو شیئرنگ ایپ پر بچوں کے آن لائن رازداری کے قوانین کی خلاف ورزی کا الزام لگایا گیا ہے، جس سے ایک بڑے وفاقی معاملے کو حل کیا جا رہا ہے کیونکہ پلیٹ فارم کی امریکی کارروائیاں شدید سیاسی جانچ کے تحت ہیں۔ جمعے کے روز اعلان کردہ تصفیہ، محکمہ انصاف اور یو ایس فیڈرل ٹریڈ کمیشن کی جانب سے 2024 میں لگائے گئے الزامات کو حل کرتا ہے کہ ٹک ٹاک اور بائٹ ڈانس نے بچوں کے آن لائن پرائیویسی پروٹیکشن ایکٹ، یا کوپا کی خلاف ورزی کرتے ہوئے، والدین کی رضامندی کے بغیر 13 سال سے کم عمر بچوں سے ذاتی معلومات اکٹھی کیں۔ معاہدے کے تحت، ٹک ٹاک فوری طور پر 300 ملین ڈالر اور مزید 100 ملین ڈالر ادا کرے گا اگر کوئی عدالت 2019 میں ٹک ٹاک کے پیشرو Musical.ly کے خلاف داخل کردہ سابقہ رضامندی کے حکم نامے کو منسوخ کرتی ہے۔ محکمہ انصاف نے اس معاہدے کو کوپا کیس میں "اب تک کی سب سے بڑی وصولیوں میں سے ایک" قرار دیا۔ ایسوسی ایٹ اٹارنی جنرل سٹینلے ووڈورڈ نے کہا کہ محکمے کی ترجیح "اس بات کو یقینی بنانا ہے کہ بچوں کو آن لائن تحفظ فراہم کیا جائے اور یہ کہ کمپنیاں ان کی ذاتی معلومات کے حوالے سے اپنی قانونی ذمہ داریوں کو پورا کرتی ہیں"۔ محکمہ نے کہا کہ تصفیہ "یقینی بناتا ہے کہ امریکی خاندان طویل قانونی چارہ جوئی کی تاخیر اور غیر یقینی صورتحال کے بغیر مضبوط تحفظات سے مستفید ہوتے رہیں"۔ یہ تصفیہ اس وقت سامنے آیا ہے جب ٹک ٹاک، جو کہ ریاستہائے متحدہ میں سب سے زیادہ استعمال ہونے والی ایپس میں سے ایک ہے، اپنی چینی ملکیت، ڈیٹا گورننس اور امریکی صارفین پر اثر و رسوخ پر واشنگٹن کے خدشات کو دور کرتا ہے۔ جنوری میں، بائٹ ڈانس نے امریکی صارف کے ڈیٹا کو محفوظ بنانے اور اس ایپ پر امریکی پابندی سے بچنے کے لیے اکثریتی امریکی ملکیت کا مشترکہ منصوبہ بنانے پر اتفاق کیا، جسے 200 ملین سے زیادہ امریکی استعمال کرتے ہیں۔

بلوچستان میں جبری گمشدگیوں اور ہلاکتوں میں تشویشناک اضافہ

کوئٹہ میں جبری لاپتہ بلوچ خواتین و بچوں کی فوری بازیابی کا مطالبہ، وی بی ایم پی کا احتجاج جاری

بلوچستان: ہیومن رائٹس کونسل آف بلوچستان کی سال 2025 سے متعلق تازہ رپورٹ میں بلوچستان میں انسانی حقوق کی صورتحال میں شدید بگاڑ کا دعویٰ کیا گیا ہے۔ رپورٹ کے مطابق 2025 کے دوران 1,482 جبری گمشدگیوں کے واقعات ریکارڈ کیے گئے، جو گزشتہ سال کے مقابلے میں تقریباً 79 فیصد زیادہ ہیں۔ اسی عرصے میں 598 افراد کی ہلاکتیں بھی ریکارڈ کی گئیں، جن میں سالانہ بنیاد پر تقریباً 25 فیصد اضافہ بتایا گیا ہے۔ رپورٹ میں الزام عائد کیا گیا ہے کہ جبری گمشدگیوں اور ہلاکتوں کے متعدد واقعات میں پاکستانی سکیورٹی فورسز، خفیہ ادارے اور ریاستی حمایت یافتہ مسلح گروہ ملوث رہے۔ ہیومن رائٹس کونسل آف بلوچستان کے مطابق فرنٹیئر کور کو 897 جبری گمشدگیوں اور 195 ہلاکتوں کا ذمہ دار قرار دیا گیا، جبکہ مجموعی طور پر 325 ہلاکتیں سکیورٹی فورسز اور مبینہ ریاستی حمایت یافتہ گروہوں سے منسوب کی گئی ہیں۔ رپورٹ میں بچوں کے متاثر ہونے پر بھی تشویش ظاہر کی گئی ہے۔ اعداد و شمار کے مطابق 108 کم عمر افراد جبری طور پر لاپتہ کیے گئے جبکہ 29 بچوں کی ہلاکتیں ریکارڈ ہوئیں۔ ہیومن رائٹس کونسل آف بلوچستان کا کہنا ہے کہ طلبہ، کارکنوں، مزدوروں اور عام شہریوں سمیت مختلف طبقات اس صورتحال سے متاثر ہوئے۔ انسانی حقوق کی تنظیم نے دعویٰ کیا ہے کہ بلوچستان میں [illegible] ماورائے عدالت [illegible] احتجاج کو [illegible] کی آزادانہ تحقیقات، متاثرہ خاندانوں کو انصاف اور ذمہ دار عناصر کے احتساب کا مطالبہ کیا گیا ہے۔ واضح رہے کہ بلوچستان میں جبری گمشدگیوں کے خلاف وائس فار بلوچ مسنگ پرسنز کے زیر اہتمام کوئٹہ پریس کلب کے سامنے قائم احتجاجی کیمپ 6334 ویں روز بھی جاری رہا۔ احتجاجی کیمپ کے دوران کامریڈ عطاءاللہ بلوچ، فیض امیر سمیت مختلف مکاتبِ فکر سے تعلق رکھنے والے افراد نے کیمپ کا دورہ کیا، جبری گمشدگیوں کے خلاف اپنا احتجاج ریکارڈ کرایا اور لاپتہ افراد کے لواحقین سے اظہارِ یکجہتی کیا۔ اس موقع پر شرکاء نے بلوچستان میں جاری جبری گمشدگیوں، بالخصوص خواتین اور بچوں کو جبری طور پر لاپتہ کیے جانے پر شدید تشویش کا اظہار کرتے ہوئے مطالبہ کیا کہ تمام لاپتہ افراد کو فوری طور پر بازیاب کیا جائے اور جبری گمشدگیوں کا سلسلہ مستقل طور پر ختم کیا جائے۔ وی بی ایم پی کے چیئرمین نصراللہ بلوچ نے کہا کہ 19 اگست کو گشکوری ٹاؤن، کوئٹہ سے جبری طور پر لاپتہ کی گئی بلوچ خواتین اور بچوں سمیت دیگر لاپتہ افراد کی فوری اور باحفاظت بازیابی کو یقینی بنایا جائے۔ انہوں نے کہا کہ اگر لاپتہ افراد کو فوری طور پر بازیاب نہ کیا گیا تو وائس فار بلوچ مسنگ پرسنز اس کے خلاف شدید احتجاج ریکارڈ کرائے گی۔ انہوں نے مزید کہا کہ خواتین اور بچوں سمیت شہریوں کی جبری گمشدگی ایک انتہائی تشویشناک معاملہ ہے، جس کا فوری نوٹس لیا جانا چاہیے۔ ریاستی ادارے قانون کے مطابق کارروائی کرتے ہوئے تمام لاپتہ افراد کو عدالتوں کے سامنے پیش کریں اور ان کے اہلِ خانہ کو بے یقینی اور اذیت سے نجات دلائیں۔

رسول اللہ ﷺ کے زندگی کے کچھ اہم پہلو

حضرت محمد ﷺ تاریخ کی عظیم ترین شخصیت ہیں۔ انہوں نے ایک مذہب کی بنیاد رکھی، جس نے ایک عظیم سلطنت قائم کی اور ایک بہترین تہذیب کو جنم دیا۔ عظمت میں کوئی ان کا ثانی نہیں۔ جب وہ 570ء میں مکہ مکرمہ میں پیدا ہوئے تو عرب وہ پسماندہ علاقہ تھا جو اس وقت کی دو سپر پاورز فارس اور بازنطین کی توجہ کے لائق تک نہیں تھا۔ وہ ایک ایسے قبائلی معاشرے میں یتیم پیدا ہوئے جہاں آبائی نسب وقار اور تحفظ کا ضامن تھا۔ سنہ 632 میں 63 سال کی عمر میں جب ان کی وفات ہوئی تو وہ ایک سادہ اور روشن خیال مذہب اسلام قائم کر چکے تھے۔

ان پر 23 سال کے دوران نازل ہونے والی وحی کا مجموعہ قرآن کی صورت میں مرتب کیا گیا جس نے اسلامی تاریخ پر گہرے نقوش چھوڑے۔ انہوں نے جزیرہ نما عرب کو ایک مذہب کے تحت یکجا کیا۔ چند برس کے اندر، ان کے پیروکار بحر اوقیانوس کے ساحلوں سے لے کر راجستھان کے صحراؤں تک پھیلی ہوئی ایک سلطنت کے مالک تھے جس نے اس دنیا میں، جو کئی صدیوں پہلے تاریک دور میں چلی گئی تھی، ایک روشن خیال تہذیب کو جنم دیا۔ آج ان کے پیروکاروں کی تعداد 1.9 بلین سے زیادہ ہے، جو دنیا کی آبادی کا ایک چوتھائی ہے۔

حضرت محمد ﷺ کی حیات طیبہ پر بہت بڑی تعداد میں کتابیں لکھی گئی ہیں۔ ان کتابوں میں ان کی پیدائش سے لے کر ان کی وفات تک کے حالات تفصیل سے بیان کیے گئے ہیں۔ ان کی زندگی کے بارے میں روایات کی ایک بہت بڑی تعداد کے باوجود یہ موضوع اسلامی معاشروں میں تقریباً کبھی زیر بحث نہیں آتا کہ ان روایات کا ماخذ کیا ہے۔ یہ روایات سب سے پہلے کس نے اور کب بیان کیں؟

اس مقالے کا مقصد سیرت نبوی کے تاریخی ماخذ کا جائزہ لینا ہے۔ ایک حقیقت جس کا ذکر عام طور پر اسلامی معاشروں میں نہیں کیا جاتا، وہ یہ ہے کہ نبی ﷺ کی زندگی کے بارے میں تقریباً تمام روایات ہمارے پاس آٹھویں صدی کے آخر میں، نبی ﷺ کی وفات کے تقریباً 150 سال بعد کے ذرائع سے آئی ہیں۔ ساتویں صدی کے اواخر میں عبدالملک بن مروان (685۔705) کے دور تک اسلامی معاصر ذرائع نہ ہونے کے برابر ہیں۔ صرف چند اسلامی اور غیر اسلامی ذرائع ہیں جو انتہائی مختصر ہیں اور کسی تفصیل سے عاری ہیں۔ یہ ماخذ اگرچہ تاریخی نقطہ نظر سے انتہائی قیمتی ہیں لیکن اپنے اختصار کے لحاظ سے نبی ﷺ کی زندگی کے بارے میں کوئی قابل ذکر تفصیل بیان نہیں کرتے۔

اسلام کی پہلی صدی، یعنی 622 عیسوی سے 720 عیسوی تک کے عرصے میں، صرف چالیس ایسے متن موجود ہیں جن میں پیغمبر ﷺ کا ذکر موجود ہے۔ ان میں سے اٹھائیس دستاویزات مسلم تحریروں پر مشتمل ہیں۔ باقی عیسائی ادبی تحریریں ہیں۔ یہ سب مختصر ہیں اور نبی کی زندگی پر روشنی نہیں ڈالتیں۔ اس کا مطلب یہ نہیں کہ عصری تحریروں اور روایات میں ان کا کوئی ذکر نہیں تھا۔ لیکن یہ تحریریں وقت کے ہاتھوں ضائع ہو گئیں۔ بعد کے مورخین نے ان ابتدائی ماخذوں سے ضرور استفادہ کیا ہو گا، لیکن اہم بات یہ ہے کہ آج ہم پیغمبر اسلام ﷺ کے بارے میں جو کچھ بھی جانتے ہیں، وہ ان ذرائع سے حاصل ہوا ہے جو ان کی وفات کے تقریباً ڈیڑھ سو سال بعد لکھے گئے۔

پیغمبر ﷺ کا پہلا تذکرہ 637 عیسوی میں لکھے گئے میں ایک نوٹ میں ملتا ہے جس میں کسی 'جنگ گبیتھا' کے ایک عینی شاہد کے بیان کا تذکرہ ہے۔ یہاں 'جنگ گبیتھا' سے مراد غالباً جنگ یرموک ہے۔ نبی ﷺ کی مزید تفصیل 660 عیسوی میں لکھی گئی ایک تاریخ کی کتاب میں ملتی ہے جو ایک عیسائی بشپ، سیبیوس، نے، پیغمبر کی وفات کے 28 سال بعد لکھی تھی۔ اس میں کچھ اسلامی عقائد کا ذکر بھی شامل ہے۔ سیبیوس اپنی کتاب میں عرب فتوحات کو بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"اس وقت بنی اسماعیل میں ایک شخص تھے جن کا نام محمد ﷺ تھا، وہ ایک سوداگر تھے، وہ خدا کے حکم سے ان (بنی اسماعیل) کے سامنے ایک مبلغ [اور] راہِ حق کے داعی کے طور پر ظاہر ہوئے۔ انھوں نے انہیں ابراہیم کے خدا کو پہچاننا سکھایا، خاص طور پر اس لیے کہ وہ موسیٰ کی تاریخ سے روشناس تھے۔ اب چونکہ حکم خدا کی طرف سے تھا، اس لیے ایک ہی حکم سے وہ سب ایک دین میں متحد ہو گئے۔ اپنے بیکار فرقوں کو چھوڑ کر، وہ اس زندہ خدا کی طرف متوجہ ہوئے جو ان کے باپ ابراہیم پر ظاہر ہوا تھا۔ چنانچہ، محمد ﷺ نے ان کے لیے قوانین بنائے: مردار نہ کھانا، شراب نہ پینا، جھوٹی باتیں نہ کرنا، اور زناکاری میں ملوث نہ ہونا۔ انھوں نے بتایا: قسم کے ساتھ خدا نے ہمیشہ کے لیے اس زمین کا وعدہ ابراہیم اور ان کے بعد ان کی نسل سے کیا تھا۔ اور اس نے اس زمانے میں اپنے وعدے کے مطابق عمل کیا جب وہ اسماعیل سے محبت کرتا تھا۔ لیکن اب آپ ابراہیم کے بیٹے ہیں اور خدا آپ کے لئے ابراہیم اور ان کی نسل سے اپنا وعدہ پورا کر رہا ہے۔ صرف ابراہیم کے خدا سے سچے دل سے محبت کرو اور جا کر اس ملک پر قبضہ کرو جو خدا نے تمہارے باپ ابراہیم کو دیا تھا۔ جنگ میں کوئی بھی تمہارا مقابلہ نہیں کر سکے گا، کیونکہ اللہ تمہارے ساتھ ہے۔"

اس طور سیبیوس پیغمبر ﷺ کی تعلیمات کا ایک اچھا خلاصہ پیش کرتے ہیں، جن میں ایک خدا پر یقین، یہودیوں اور عربوں کے مشترکہ اجداد کے طور پر ابراہیم کا ذکر، اور مردار کھانے، شراب پینے، جھوٹ بولنے، اور زنا میں ملوث ہونے پر پابندیاں۔ یہ تعلیمات قرآن میں مذکور اسلامی تعلیمات کے مطابق ہیں۔ پیغمبر اسلام ﷺ کا ذکر کرنے والا سب سے قدیم مسلم ذریعہ 685 میں عبداللہ ابن زبیر کے دور حکومت میں ایک سکہ ہے جس پر محمد رسول اللہ لکھا ہے۔

ایک اور دلچسپ تذکرہ جان بار پینکائی کا ہے جو میسوپوٹیمیا کے رہنے والے تھے اور جان کارمول کی خانقاہ کے رہائشی تھے۔ اس خانقاہ میں ہی انھوں نے ایک کتاب لکھی، جو دنیا کی تخلیق سے لے کر اس وقت تک کی ایک مختصر تاریخ ہے۔ اس کتاب کے آخری باب میں وہ عرب کی فتوحات اور 686 عیسوی کے تباہ کن قحط اور طاعون کا ذکر کرتے ہیں۔ پیغمبر اسلام ﷺ کے بارے میں وہ کہتے ہیں:

"ان (فارس اور شام) کے مابین کافی لڑائی ہو چکی تھی، اہل مغرب نے، جنہیں وہ بنی امیہ کہتے ہیں، فتح حاصل کر لی، اور ان میں سے ایک شخص، جن کا نام معاویہ تھا۔

(جاری)

آپ ﷺ جسم و جان اور روح غرض ہر اعتبار سے خدا کی عظیم نشانی تھے، قرآن آپ کے اخلاق کی گواہی دیتا ہے

بلڈوزر سیاست اور اقلیتی اداروں پر یکطرفہ انتظامی کارروائیاں

تعلیم، ایمان اور روحانیت کسی بھی تہذیب، معاشرے اور قوم کی بنیادی روح ہوتی ہیں۔ وہ عمارتیں جہاں سے علم، اخلاق اور انسانیت کی روشنی پھیلتی ہے بی چاہے وہ اسکول ہوں، مساجد ہوں، مزارات ہوں یا مدارس بی کسی بھی آزاد اور جمہوری سماج کے روشن مستقبل، تنوع (Diversity) اور اس کے اجتماعی وجود کی ضامن ہوتی ہیں۔ لیکن 18 اگست کو ضلع سدھارتھ نگر کی ڈومریا گنج اسمبلی کے گاؤں پیرارام لال سے سامنے آنے والی تصویر نے نہ صرف مقامی لوگوں بلکہ پورے ملک کے حساس شہریوں کو شدید صدمے، غم و غصے اور تشویش میں مبتلا کر دیا ہے۔ کئی سالوں سے قائم ایک چھوٹے سے دینی و تعلیمی مدرسے کو زمین بوس کرنے کے لیے 5 سے زائد بلڈوزر، بھاری عملہ اور پولیس فورس کو میدان میں اتار دیا گیا۔ اطلاعات کے مطابق یہ مدرسہ دہائیوں سے قائم تھا اور مقامی دیہی اور انتہائی پس ماندہ بچوں کی بنیادی و دینی تعلیم کا واحد سہارا تھا۔

عبدالحمید خان

تعلیم، ایمان اور روحانیت کسی بھی تہذیب، معاشرے اور قوم کی بنیادی روح ہوتی ہیں۔ وہ عمارتیں جہاں سے علم، اخلاق اور انسانیت کی روشنی پھیلتی ہے بی چاہے وہ اسکول ہوں، مساجد ہوں، مزارات ہوں یا مدارس بی کسی بھی آزاد اور جمہوری سماج کے روشن مستقبل، تنوع (Diversity) اور اس کے اجتماعی وجود کی ضامن ہوتی ہیں۔ لیکن 18 اگست کو ضلع سدھارتھ نگر کی ڈومریا گنج اسمبلی کے گاؤں پیرارام لال سے سامنے آنے والی تصویر نے نہ صرف مقامی لوگوں بلکہ پورے ملک کے حساس شہریوں کو شدید صدمے، غم و غصے اور تشویش میں مبتلا کر دیا ہے۔ کئی سالوں سے قائم ایک چھوٹے سے دینی و تعلیمی مدرسے کو زمین بوس کرنے کے لیے 5 سے زائد بلڈوزر، بھاری عملہ اور پولیس فورس کو میدان میں اتار دیا گیا۔ اطلاعات کے مطابق یہ مدرسہ دہائیوں سے قائم تھا اور مقامی دیہی اور انتہائی پس ماندہ بچوں کی بنیادی و دینی تعلیم کا واحد سہارا تھا۔ لیکن گاؤں ہی کے ایک شخص کی سیاسی شہ پر کی گئی شکایت کی بنیاد پر انتظامیہ نے یہ یکطرفہ اور جارحانہ قدم اٹھایا۔ بتایا جا رہا ہے کہ مدرسہ قائم ہونے کے کافی عرصے بعد کاغذی کارروائی اور لینڈ ریکارڈز کی تبدیلی کے دوران اس زمین کو سرکاری زمین کے طور پر درج کر دیا گیا تھا، تاہم ایک چھوٹے سے تعلیمی ادارے کو ڈھانے کے لیے پانچ پانچ بلڈوزروں اور اتنی بڑی پولیس فورس کا استعمال یہ صاف ظاہر کرتا ہے کہ مقصد صرف قانون کی پاسداری نہیں بلکہ اقتدار کے دباؤ میں عوام کے اندر خوف و ہراس کی فضا قائم کرنا تھا۔

اس ناانصافی اور یکطرفہ کارروائی کے خلاف ڈومریا گنج سے سماج وادی پارٹی (SP) کی خاتون ایم ایل اے سیدہ خاتون اور ان کے ساتھیوں نے مدرسے کی حفاظت اور بچوں کے مستقبل کو بچانے کے لیے آخری وقت تک بھرپور اور پرزور کوششیں کیں۔ ایم ایل اے سیدہ خاتون نے موقع پر پہنچ کر اور اعلیٰ حکام کے سامنے تمام دستاویزات، عوامی جذبات اور معصوم بچوں کے تعلیمی مستقبل کی دہائی دی، اور قانون و آئین کے دائرے میں رہتے ہوئے انتظامیہ کو سمجھانے اور اس انہدامی کارروائی کو رکوانے کی ہر ممکن جدوجہد کی۔ لیکن افسوس کہ طاقت اور اقتدار کے شدید سیاسی دباؤ کے آگے انتظامیہ نے نہ تو خاتون ایم ایل اے سیدہ خاتون کی باتوں کو سننا گوارا کیا، نہ مقامی آبادی کی اپیلوں پر کان دھرے اور نہ ہی معصوم بچوں کے آئینی حقوق کا پاس رکھا۔ حکمران جماعت کے سیاسی اثر و رسوخ اور انتقامی پالیسی کے سامنے آئینی اور جمہوری اقدار کو بالائے طاق رکھتے ہوئے بلڈوزر چلا کر برسوں پرانی تعلیمی عمارت کو چند منٹوں میں ملبے کے ڈھیر میں تبدیل کر دیا گیا۔

ڈومریا گنج کا یہ واقعہ کوئی منفرد یا الگ تھلگ حادثہ نہیں ہے، بلکہ یہ اس منظم اور افسوسناک سلسلے کی ایک کڑی ہے جو پچھلے کچھ عرصے سے پورے ہندوستان میں جگہ جگہ دیکھنے کو مل رہی ہے۔

آج ملک کے مختلف حصوں میں مساجد، مدارس، مکاتب، خانقاہوں اور تاریخی مزارات کو ان تجاوزات (Encroachments)، کاغذی خامیوں یا لینڈ ریکارڈ کے تنازعات کا بہانہ بنا کر ہدف بنایا جا رہا ہے جو دہائیوں یا بعض اوقات صدیوں پرانے ہیں۔ صدیوں پرانی تاریخی مساجد اور درگاہوں کو اچانک کاغذات کی تکنیکی خامیوں کی بنیاد پر غیر قانونی قرار دے کر بلڈوزر چلا دیے جاتے ہیں، جس سے نہ صرف مسلمانوں کے مذہبی و ایمانی جذبات مجروح ہوتے ہیں بلکہ ملک کا مشترکہ تہذیبی ورثہ بھی پارہ پارہ ہو رہا ہے۔ یہ صورتحال ایک ایسے تلخ اور سنگین سوال کو جنم دیتی ہے جو آج ہر آئین پسند اور منصف مزاج شہری کے ذہن میں گونج رہا ہے کہ آخر ایسے قانونی سقم، زمین کے اندراج کے مسائل اور بلڈوزر کی فوری کارروائیاں صرف ایک مخصوص اقلیتی طبقے کی عبادت گاہوں، مزارات اور تعلیمی اداروں ہی کے خلاف کیوں نظر آتی ہیں؟

اگر غیر جانبدارانہ اور باریک بینی سے جائزہ لیا جائے تو پورے ملک اور تمام ریاستوں میں لاتعداد ایسی سرکاری اور غیر سرکاری عمارتیں، مذہبی مقامات اور تجارتی ادارے موجود ہیں جو سرکاری یا تنازع والی زمینوں پر دہائیوں سے قائم ہیں، لیکن وہاں انتظامیہ کا رویہ لچکدار اور نرم ہوتا ہے؛ یا تو آپسی تصفیے کی راہ نکالی جاتی ہے، معاوضہ دیا جاتا ہے یا ان کے کاغذات کی تصحیح کر کے انہیں باقاعدہ (Regularize) کر دیا جاتا ہے۔ لیکن جب بات کسی مدرسے، مسجد یا درگاہ کی آتی ہے تو انتظامیہ اور ریاست کا رویہ انتہائی سخت، یکطرفہ اور جارحانہ ہو جاتا ہے۔ یہ کھلی تفریق اور دہرا معیار آئین ہند کے مساوات کے بنیادی اصول (Article 14) اور مذہبی و بنیادی آزادیوں کی ضمانت (Article 25) کی کھلی خلاف ورزی ہے، جو ہندوستان کی جمہوری بنیادوں کو کمزور کر رہی ہے۔

کسی بھی عمارت یا ساخت کو بلڈوزر سے گرانا حکمرانوں کے لیے چند منٹوں کا کام ہو سکتا ہے، لیکن اس کے نتیجے میں پیدا ہونے والے سماجی، تعلیمی اور نفسیاتی بحران کی بھرپائی ناممکن ہو جاتی ہے۔ پیرارام لال میں مدرسے پر بلڈوزر چلنے سے وہاں زیر تعلیم درجنوں معصوم بچوں کا جاری تعلیمی سال تباہ ہو گیا ہے، ان کے سر سے چھت چھن گئی ہے اور ان کے معصوم دلوں میں ایک گہرا

خوف اور ناامیدی بیٹھ گئی ہے۔ دیہی علاقوں کے یہ مدارس اکثر غریب، یتیم اور بے سہارا بچوں کو نہ صرف مفت تعلیم بلکہ کھانا اور رہائش بھی فراہم کرتے ہیں۔ جب ایسا ادارہ ٹوٹتا ہے تو ان بچوں کا مستقبل تاریکی میں ڈوب جاتا ہے۔ اسی طرح جب مساجد اور مزارات کو نشانہ بنایا جاتا ہے تو اقلیتی آبادی میں عدم تحفظ کا احساس گہرا ہوتا ہے اور صدیوں سے قائم آپسی بھائی چارے اور باہمی اعتماد کی فضا کو شدید صدمہ پہنچتا ہے۔

اس مشکل، آزمائش اور یکطرفہ کارروائیوں کے دور میں محض جذباتی نعرے بازی کے بجائے قانونی، آئینی، تعلیمی اور سیاسی حکمت عملیاں اپنانے کی اشد ضرورت ہے۔ سب سے پہلی اور اہم ترجیح یہ ہونی چاہیے کہ پیرارام لال جیسے مقامات پر متاثرہ بچوں کی تعلیم کو ہرگز رکنے نہ دیا جائے؛ مقامی ذمہ داران، ایم ایل اے سیدہ خاتون جیسے عوامی نمائندوں اور ملی تنظیموں کو فوراً آگے آ کر ان کے لیے عارضی تعلیم و رہائش کا انتظام کرنا چاہیے تاکہ ان کا سال ضائع نہ ہو۔ اس کے ساتھ ہی، مدرسے، مسجد یا مزار کے پرانے ریکارڈز، مالگذاری کی رسیدوں اور تاریخی دستاویزات کو جمع کر کے عدالت کا دروازہ کھٹکھٹایا جائے اور انتظامیہ کے اس دہرے معیار و غیر آئینی کارروائیوں کو قانونی چیلنج دیا جائے۔ مزید برآں، تمام مظالم کا مستند ریکارڈ بنا کر انسانی حقوق کی تنظیموں، سول سوسائٹی، غیر جانبدار میڈیا اور جمہوری فورمز پر حقائق کو لایا جائے تاکہ قانونی اور پرامن دائرے میں رہ کر اس بلڈوزر کلچر کا مقابلہ کیا جا سکے۔ عمارتیں اینٹ، پتھر اور گاروں سے بنتی ہیں جنہیں 5 یا 10 بلڈوزر لا کر منٹوں میں گرایا جا سکتا ہے، لیکن لوگوں کے دلوں میں پھیلی علم، ایمان اور بیداری کی شمع کو کبھی نہیں بجھایا جا سکتا۔ پیرارام لال کا یہ واقعہ، ایم ایل اے سیدہ خاتون اور دیگر عوامی نمائندوں کی جدوجہد اور ملک بھر میں مذہبی و تعلیمی مقامات پر اٹھنے والے بلڈوزر ہمیں یہ پیغام دیتے ہیں کہ آئینی، دینی، تعلیمی اور انسانی حقوق کی حفاظت کے لیے ہم سب کو متحد ہو کر، حکمت و بیداری کے ساتھ اور مکمل قانونی و آئینی دائرے میں رہ کر اپنے اداروں اور بچوں کے مستقبل کی مضبوط ڈھال بننا ہوگا۔

سپریم کورٹ نے آج ایک اہم فیصلہ سناتے ہوئے کہا کہ کسی بھی ملزم یا مجرم کے گھر کو محض اس کے مجرمانہ پس منظر کی بنیاد پر منہدم کرنا غیر قانونی اور غیر آئینی عمل ہے۔ عدالت نے اس بات پر زور دیا کہ بلڈوزر کا استعمال قانونی کارروائی کے بغیر املاک کو مسمار کرنے کے لیے نہیں کیا جا سکتا۔ سپریم کورٹ کا کہنا ہے کہ انتظامیہ کو چاہیے کہ وہ عدالتی عمل کو اپنے ہاتھ میں نہ لے اور قانون کے دائرے میں رہ کر کارروائی کرے۔ عدالت عظمیٰ نے "بلڈوزر انصاف" کے نام سے معروف اس رویے پر تنقید کرتے ہوئے کہا کہ یہ طریقہ کار غیر آئینی ہے اور کسی بھی ملزم کو جرم ثابت کیے بغیر اس کی جائیداد کو تباہ کرنا اس کے بنیادی حقوق کی خلاف ورزی ہے۔ عدالت نے واضح طور پر کہا کہ جرم کے ملزمان کے بھی کچھ حقوق ہوتے ہیں جن کا احترام کیا جانا چاہیے۔ یہ فیصلہ مختلف ریاستوں میں ملزمان کے گھروں کی مسماری کے خلاف دائر درخواستوں پر کیا گیا ہے۔ جسٹس بی آر گاوائی اور جسٹس کے وی وشواناتھن پر مشتمل بنچ نے ان معاملات کی سماعت کے بعد کہا کہ ایسی کارروائیاں جن میں ملزمان کے گھروں کو بلڈوزر سے گرایا جاتا ہے، غیر آئینی ہیں اور اس طرح کے عمل میں شامل افسران کے خلاف کارروائی کی جانی چاہیے۔ سپریم کورٹ نے یہ بھی کہا کہ خواتین اور بچوں کو راتوں رات بے گھر دیکھنا کسی بھی طور پر مناسب نہیں اور یہ معاشرے کے لیے ایک تشویشناک صورتحال ہے۔ عدالت نے ریاستوں کو ہدایات جاری کی ہیں کہ گھروں یا املاک کو مسمار کرنے کی کارروائی کو مناسب ریکارڈنگ کے ساتھ انجام دیا جائے۔ تاہم، عدالت نے یہ بھی واضح کیا کہ سرکاری زمین پر اگر غیر قانونی تعمیرات ہوں تو ان معاملات میں یہ حکم لاگو نہیں ہوگا۔ یہ فیصلہ دراصل کئی سالوں سے جاری ان بلڈوزر کارروائیوں کے متنازعہ معاملے پر روشنی ڈالتا ہے، جن کا شکار اکثر اقلیتی گروہ اور مخصوص برادریاں بن رہی ہیں۔ ان کارروائیوں کے دوران جائیدادیں تباہ کرنے کا عمل صرف قانونی نہیں بلکہ اخلاقی طور پر بھی سوالات کا شکار رہا ہے، کیونکہ ان کارروائیوں کو زیادہ تر سیاسی اور سماجی وجوہات کی بناء پر انجام دیا گیا ہے۔ اس تناظر میں سپریم کورٹ کا یہ فیصلہ ایک اہم قانونی سنگ میل ثابت ہوتا ہے۔

ممبئی رابطہ — مرشدانِ خبر — MUMBAIRAABTA

۲۴ر اگست ۔ ۲۰۲۶

جشن جمہوریہ ہند

آج ہندوستان کا یوم جمہوریہ ہے۔ سارے ملک میں جشن جمہوریہ پورے جوش و خروش کے ساتھ منایا جاتا ہے۔ ہندوستان نے جمہوریت کے سات دہوں کا سفر طئے کر لیا ہے اور اس معاملہ میں ملک کو یہ اعزاز حاصل ہے کہ یہاں جمہوریت کا پورا احترام کیا جاتا رہا ہے اور جمہوری اصولوں کی پاسداری کا پورا خیال رکھا جاتا رہا ہے۔ حالیہ عرصہ میں تاہم یہ دیکھنے میں آیا ہے کہ ملک میں جمہوریت کی جڑیں کھوکھلی ہوتی جا رہی ہیں۔ اس کیلئے ملک کے عوام ذمہ دار نہیں ہیں۔ ہندوستانی عوام نے تو ہمیشہ ہی جمہوریت میں یقین رکھا ہے اور جمہوری ڈھانچہ کے استحکام کیلئے اپنی جانب سے ہر ممکن کوششیں کی ہیں تاہم ملک کے سیاستدانوں کی جانب سے جمہوری اصولوں کی دھجیاں اڑائی جاتی ہیں۔ جمہوریت کے ساتھ بھونڈے مذاق کئے جاتے ہیں اور اپنے ذاتی اور سیاسی فائدوں کیلئے جمہوریت کی جڑوں کو کھوکھلا کیا جاتا ہے۔ انتخابات کا عمل ہو یا پھر کوئی اور موقع ہو ہمارے سیاستدانوں کی جانب سے جمہوریت کے ساتھ مذاق کیا جاتا ہے۔ خاص طور پر انتخابات کے موقع پر تو طاقت اور پیسے کا جو بے دریغ استعمال ہوتا ہے' جس طرح شراب بہائی جاتی ہے' جس طرح سے عوام کو گمراہ کیا جاتا ہے' جس طرح سے سرکاری مشنری اور عہدیداروں کا بیجا استعمال کیا جاتا ہے وہ ملک کی جمہوریت کے ساتھ ایک بھونڈے مذاق سے کم نہیں ہے اور اس سے جمہوریت کی جڑیں کھوکھلی ہوتی جا رہی ہیں۔ حالیہ عرصہ میں ایک اور قابل تشویش بات یہ دیکھنے میں آئی ہے کہ ملک میں رائے دہی کے تناسب میں مسلسل گراوٹ اور کمی درج کی جا رہی ہے۔ اس کی وجہ بھی ہمارے ملک کے سیاستدان ہی ہیں۔ ان کا طرز عمل ہی ہے جس کی وجہ سے لوگ رائے دہی جیسے جمہوری فریضہ سے دوری اختیار کرتے جا رہے ہیں۔ جہاں سیاستدانوں اور ہمارے حکمرانوں کو چاہئے ہوتا ہے کہ وہ جمہوریت کے تئیں اپنی ذمہ داریوں کو سمجھتے ہوئے عوام میں اس تعلق سے نیا جوش و خروش پیدا کریں لیکن ایسا ہوتا نہیں ہے اور ہمارے سیاستدان ایسی حرکات و سکنات کے مرتکب ہوتے ہیں جن سے عوام رائے دہی سے دور ہو رہے ہیں۔ یہ ملک کی جمہوریت اور انتخابی عمل کیلئے ایک تشویشناک امر ہی کہا جا سکتا ہے۔ حالیہ عرصہ میں یہ بھی دیکھنے میں آیا ہے کہ حکومتیں خود بھی جمہوری اور دستوری اداروں کے ساتھ کھلواڑ کرنے لگی ہیں۔ ان اداروں کی خودمختاری کو نشانہ بناتے ہوئے وہاں سیاسی اور سرکاری مداخلت عروج پر پہونچ گئی ہے جس کے نتیجہ میں ان اداروں کی آزادی پر سوال اٹھنے لگے ہیں۔ لوگوں کے دلوں میں شکوک و شبہات پیدا ہونے لگے ہیں اور وہ کامل یقین سے محروم ہوتے جا رہے ہیں۔ حالیہ عرصہ میں جس طرح سے الیکٹرانک ووٹنگ مشینوں کے تعلق سے شبہات پیدا کئے گئے ہیں وہ بھی ایک اہم پہلو ہے جس پر غور و فکر کرنے کی ضرورت ہے۔ انتخابات چونکہ جمہوری عمل کا بنیادی حصہ ہیں اور ان کے ذریعہ عوام کو اپنی رائے کے اظہار کا موقع ملتا ہے' عوام خود اپنی پسند کی حکومت چنتے ہیں اس لئے انتخابی عمل پر پیدا ہونے والے شکوک و شبہات کو دور کرنا اور عوام میں اس تعلق سے اطمینان کی فضاء پیدا کرنا ہر ایک کا فریضہ ہے۔ خاص طور پر حکومتوں اور اس سے متعلقہ اداروں پر اس کی زائد ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔ ووٹنگ مشینوں میں چھیڑ چھاڑ کے تعلق سے جس طرح کے الزامات کچھ عرصہ سے دیکھنے میں آ رہے ہیں ان کے نتیجہ میں بھی ملک کی جمہوریت کے تئیں عوام کا اعتماد اور یقین متزلزل ہو سکتا ہے۔ ایسی امکانی صورتحال کو پیدا ہونے سے روکنا بھی ہر دستوری اور جمہوری ادارہ کا فریضہ ہے۔ حکومت کو اس میں بھی اپنا سرگرم رول ادا کرتے ہوئے عوام کے شکوک و شبہات کو دور کرنا چاہئے۔ آج جبکہ ہم اپنے وطن عزیز کا جشن جمہوریہ منا رہے ہیں ہمیں اس تعلق سے عہد کرنے کی ضرورت ہے کہ ہم اپنے ملک میں جمہوریت کا تحفظ کریں گے۔ اس کے فروغ کیلئے اپنا فریضہ ادا کرینگے۔ جمہوریت اور جمہوری اداروں سے کھلواڑ کرنے والوں کو برداشت نہیں کرینگے اور نہ ہی کسی کو ایسا کرنے کی اجازت دینگے کہ وہ جمہوریت کی جڑیں کھوکھلی کرنے میں کامیاب ہو سکے۔ جب تک ملک کے عوام میں اس تعلق سے کوئی قطعی رائے قائم نہیں ہو جاتی اور عوام اپنی جمہوریت کا تحفظ کرنے کا تہیہ نہیں کر لیتے اس وقت تک سیاستدان اپنی حرکتوں سے باز نہیں آ سکتے۔ اس وقت تک عوام کو جمہوریت کے حقیقی معنوں سے آشنا کرنا ممکن نہیں ہو سکے گا۔ ملک کے عوام ہی سیاستدانوں کو ان کی حرکتوں پر سبق سکھا سکتے ہیں اور ہمیں ایسا کرنے کا عہد کرنے کی ضرورت ہے۔

روز نامہ "ممبئی رابطہ" میں شائع ہونے والے مضامین و مراسلات میں پیش کردہ آراء مضمون نگاروں اور مراسلہ نگاروں کی ذاتی رائے ہے۔ ان سے ادارے کا اتفاق ضروری نہیں

مراسلات و اعلانات

گھر میں ہمیشہ جھگڑا ہو، وہاں سکون اور برکت کیسے باقی رہے؟

گھر اللہ تعالیٰ کی بہت بڑی نعمت ہے۔ گھر صرف اینٹ، پتھر اور دیواروں کا نام نہیں، بلکہ گھر وہ جگہ ہے جہاں انسان کو سکون، محبت، اپنائیت اور تحفظ ملنا چاہیے۔ لیکن جب کسی گھر میں ہر وقت جھگڑا، لڑائی، غصہ، گالی گلوچ اور ایک دوسرے کو نیچا دکھانے کا ماحول ہو جائے تو آہستہ آہستہ اس گھر کا سکون ختم ہونے لگتا ہے۔ جس گھر میں شوہر اور بیوی روز جھگڑتے ہوں، کبھی ماں اور بیٹے میں لڑائی ہو، کبھی بھائی بھائی سے الجھتا ہو اور ہر چھوٹی بات پر آوازیں بلند ہوتی ہوں، وہاں بچوں کے دل پر بھی گہرا اثر پڑتا ہے۔ ایسے گھر میں رہنے والے بچے خوف، ذہنی دباؤ اور بے چینی کا شکار ہو سکتے ہیں۔ وہ بڑوں کے رویے سے بہت کچھ سیکھتے ہیں۔ اگر وہ روزانہ اپنے والدین کو لڑتے ہوئے دیکھیں گے تو ان کے اندر بھی غصہ، ضد اور بدتمیزی پیدا ہو سکتی ہے۔ گھر میں مسلسل جھگڑے کے کئی نقصانات ہیں۔ سب سے پہلا نقصان یہ ہے کہ گھر کا سکون ختم ہو جاتا ہے۔ دوسرا نقصان یہ ہے کہ رشتوں میں محبت کم اور نفرت بڑھنے لگتی ہے۔ تیسرا نقصان یہ ہے کہ بچے والدین سے دور ہونے لگتے ہیں۔ چوتھا نقصان یہ ہے کہ گھر کا ہر فرد پریشانی اور بے چینی محسوس کرتا ہے۔ پانچواں نقصان یہ ہے کہ میاں بیوی کے درمیان اعتماد کمزور ہونے لگتا ہے۔ چھٹا نقصان یہ ہے کہ گھر کا دینی اور عبادت کا ماحول متاثر ہونے لگتا ہے۔ اور سب سے بڑی تشویش کی بات یہ ہے کہ جب گھر میں ہر وقت جھگڑا اور غصہ ہو تو انسان کے دل سے اللہ تعالیٰ کی یاد، نماز، قرآن اور نیک اعمال کا ذوق بھی کم ہونے لگتا ہے۔ ایک لمحہ رک کر اپنے بارے میں سوچیے! اگر کوئی شخص کبھی اپنی بیوی سے جھگڑتا ہے، کبھی اپنی ماں سے الجھتا ہے، کبھی بھائی سے لڑتا ہے اور ہر وقت دوسروں کی کمیاں تلاش کرتا رہتا ہے تو اسے دوسروں کو سدھارنے سے پہلے اپنے آپ کو سدھارنے کی ضرورت ہے۔ جو شخص خود نماز نہیں پڑھتا، قرآن سے اس کا تعلق نہیں، اپنی زبان پر قابو نہیں رکھتا اور ہر وقت دوسروں کے پیچھے پڑا رہتا ہے، اسے سب سے پہلے اپنے اندر جھانکنا چاہیے۔ دوسروں کی زندگی میں کمیاں تلاش کرنے سے پہلے اپنی زندگی کو دیکھیے۔ کیا میری نماز درست ہے؟ کیا میں قرآن پاک پڑھتا ہوں؟ کیا میں اپنے والدین کے ساتھ اچھا برتاؤ کرتا ہوں؟ کیا میں اپنی بیوی کے ساتھ محبت اور عزت سے پیش آتا ہوں؟ کیا میں اپنے بچوں کو وقت دیتا ہوں؟ کیا میری زبان سے کسی کا دل تو نہیں دکھتا؟ کیا میرے رویے کی وجہ سے میرے گھر میں خوف اور پریشانی کا ماحول تو نہیں؟ اگر انسان ان سوالات کا جواب ایمانداری سے اپنے آپ سے پوچھ لے تو اصلاح کا راستہ کھل سکتا ہے۔ گھر کو جھگڑے کا میدان نہیں، دین اور محبت کا گھر بنائیے اپنے گھر میں دینی ماحول پیدا کیجیے۔ پانچ وقت کی نماز کی پابندی کیجیے۔ روزانہ کچھ وقت قرآن پاک کی تلاوت کے لیے نکالیے۔ بچوں کے سامنے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی محبت اور سیرت کی باتیں کیجیے۔ گھر میں گالی گلوچ، چغلی، طعنے اور فضول بحث سے بچیے۔ اگر کسی بات پر غصہ آ جائے تو فوراً جواب دینے کے بجائے کچھ دیر خاموش ہو جائیے۔ ہر بات کا جواب دینا ضروری نہیں ہوتا۔ ہر بات پر بحث کرنا ضروری نہیں ہوتا۔ ہر غلطی کو سب کے سامنے بیان کرنا ضروری نہیں ہوتا۔ کبھی کبھی گھر کی خوشی اور سکون بچانے کے لیے خاموشی بھی بہت بڑی سمجھ داری ہوتی ہے۔ بچوں کے ساتھ محبت اور شفقت سے پیش آئیے۔ اگر چاہتے ہیں کہ آپ کے بچے بڑے ہو کر آپ کی عزت کریں، آپ کی بات سنیں اور بڑھاپے میں آپ کا سہارا بنیں تو آج ہی سے ان کے ساتھ اچھا برتاؤ شروع کر دیجیے۔ بچوں کو ہر وقت ڈانٹنے اور مارنے سے ضروری نہیں کہ وہ سدھر جائیں۔ کئی مرتبہ وہ آپ سے ڈرنا تو سیکھ جاتے ہیں، لیکن آپ سے محبت کرنا چھوڑ دیتے ہیں۔ بچوں سے محبت کیجیے۔ ان کی بات سنیے۔ ان کے ساتھ بیٹھ کر وقت گزاریے۔ انہیں اچھے واقعات اور دین کی باتیں سنائیے۔ ان کی چھوٹی چھوٹی اچھی باتوں پر ان کی حوصلہ افزائی کیجیے۔ غلطی کریں تو سمجھائیے، لیکن ہر بار انہیں ذلیل اور رسوا نہ کیجیے۔ جس بچے کو گھر میں محبت ملے گی، وہ باہر محبت تلاش کرنے کے لیے غلط لوگوں کے پاس جانے سے محفوظ رہے گا۔

مفتی سراج احمد قادری مصباحی

ماہ نور کا مبارک مہینہ مسلمانوں کے دلوں میں محبت رسول ﷺ کو تازہ کرنے کا موقع فراہم کرتا ہے۔ اس مہینے میں درود و سلام، نعت رسول ﷺ، ذکرِ مصطفیٰ ﷺ اور سیرت طیبہ کے تذکرہ کے ذریعے مسلمان عشق مصطفیٰ ﷺ میں سرشار رہتے ہیں۔ جلوسِ محمدی ﷺ بھی اسی جذبہ محبت کا اجتماعی مظہر ہے۔ اس اجتماع کی اصل کامیابی صرف یہ نہیں کہ کتنے لوگ شریک ہوئے، بلکہ یہ ہے کہ شریک ہونے والوں نے اپنے کردار سے کیا پیغام دیا۔ اگر جلوس میں ادب، نظم، بھائی چارہ، خدمت اور اتحاد نمایاں ہو تو یہ سیرت مصطفیٰ ﷺ کی خوب صورت ترجمانی بن جاتا ہے۔ اسلام نے فرد کو تنہا نہیں چھوڑا بلکہ اسے ایک ایسے معاشرے کا حصہ بنایا ہے جہاں ہر شخص دوسرے کے حقوق کا خیال رکھتا ہے۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: وَاعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللّٰہِ جَمِیعًا وَلَا تَفَرَّقُوا یعنی سب مل کر اللہ کی رسی کو مضبوطی سے تھام لو اور تفرقے میں نہ پڑو۔ اس آیت میں مسلمانوں کو واضح ہدایت دی گئی کہ ان کی قوت باہمی تعلق میں ہے۔

جلوسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: اتحادِ امت، احتیاط و تدابیر

محمد فقیہ القمر نعمانی ثقافی

ماہ نور کا مبارک مہینہ مسلمانوں کے دلوں میں محبتِ رسول ﷺ کو تازہ کرنے کا موقع فراہم کرتا ہے۔ اس مہینے میں درود و سلام، نعتِ رسول ﷺ، ذکرِ مصطفیٰ ﷺ اور سیرتِ طیبہ کے تذکرہ کے ذریعے مسلمان عشقِ مصطفیٰ ﷺ میں سرشار رہتے ہیں۔ جلوسِ محمدی ﷺ بھی اسی جذبۂ محبت کا اجتماعی مظہر ہے۔ اس اجتماع کی اصل کامیابی صرف یہ نہیں کہ کتنے لوگ شریک ہوئے، بلکہ یہ ہے کہ شریک ہونے والوں نے اپنے کردار سے کیا پیغام دیا۔ اگر جلوس میں ادب، نظم، بھائی چارہ، خدمت اور اتحاد نمایاں ہو تو یہ سیرتِ مصطفیٰ ﷺ کی خوب صورت ترجمانی بن جاتا ہے۔ اسلام نے فرد کو تنہا نہیں چھوڑا بلکہ اسے ایک ایسے معاشرے کا حصہ بنایا ہے جہاں ہر شخص دوسرے کے حقوق کا خیال رکھتا ہے۔ قرآنِ کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: وَاعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللّٰہِ جَمِیعًا وَلَا تَفَرَّقُوا، یعنی سب مل کر اللہ کی رسی کو مضبوطی سے تھام لو اور تفرقے میں نہ پڑو۔ اس آیت میں مسلمانوں کو واضح ہدایت دی گئی کہ ان کی قوت باہمی تعلق میں ہے۔ قرآن نے صرف عبادت کی تعلیم نہیں دی بلکہ امت کو ایک جماعت کی صورت میں قائم رہنے کا حکم بھی دیا۔ اس لیے اجتماعی زندگی اسلام کے مزاج کا اہم حصہ ہے۔

اتحاد کا مطلب یہ نہیں کہ ہر شخص کی سوچ ایک جیسی ہو جائے یا ہر مسئلے میں اختلاف ختم ہو جائے۔ انسانوں کی طبیعتیں مختلف ہوتی ہیں، فہم الگ ہوتا ہے اور رائے میں فرق بھی ہو سکتا ہے۔ اصل اتحاد یہ ہے کہ اختلاف کے باوجود بنیادی تعلق قائم رہے، ایک دوسرے کی عزت باقی رہے اور مشترک مقصد کو ذاتی پسند سے مقدم رکھا جائے۔ ایک مضبوط جماعت وہ ہوتی ہے جس میں افراد ایک دوسرے کی کمزوری کو سہارا دیتے ہیں اور اپنی صلاحیت کو اجتماعی فائدے کے لیے استعمال کرتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے مومنوں کے باہمی تعلق کو عمارت سے تشبیہ دیتے ہوئے فرمایا: اَلْمُؤْمِنُ لِلْمُؤْمِنِ کَالْبُنْیَانِ یَشُدُّ بَعْضُہٗ بَعْضًا، یعنی ایک مومن دوسرے مومن کے لیے عمارت کی مانند ہے، جس کا ایک حصہ دوسرے حصے کو مضبوط کرتا ہے۔ اس حدیث میں اجتماعی زندگی کا پورا فلسفہ موجود ہے۔ عمارت کی ایک اینٹ دوسری اینٹ سے الگ ہو تو عمارت قائم نہیں رہ سکتی۔ اسی طرح معاشرہ بھی باہمی تعاون کے بغیر مضبوط نہیں ہو سکتا۔ نوجوان اگر ایک دوسرے کو کمزور کرنے کے بجائے آگے بڑھنے میں مدد دیں تو ان کی اجتماعی قوت کئی گنا بڑھ سکتی ہے۔ قرآنِ کریم نے اہلِ ایمان کے تعلق کو بھائی چارے سے تعبیر کرتے ہوئے فرمایا: إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ إِخْوَةٌ، بے شک مسلمان آپس میں بھائی بھائی ہیں۔ یہ صرف ایک جذباتی تصور نہیں بلکہ ایک ذمہ داری ہے۔ بھائی اپنے بھائی کی مشکل میں کام آتا ہے، اس کی کامیابی سے خوش ہوتا ہے اور ضرورت کے وقت اس کا ہاتھ پکڑتا ہے۔ اسی طرح مسلمان کو دوسرے مسلمان کے لیے آسانی پیدا کرنی چاہیے۔ جلوسِ محمدی ﷺ میں یہ تعلیم عملی شکل اختیار کر سکتی ہے؛ کوئی پیچھے رہ جائے تو اسے ساتھ لیا جائے، کوئی پریشان ہو تو اس کی مدد کی جائے اور کسی کمزور شخص کو ہجوم میں تنہا نہ چھوڑا جائے۔

رسول اللہ ﷺ نے مسلمانوں کے باہمی تعلق کو ایک جسم سے بھی تشبیہ دی۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اہلِ ایمان باہمی محبت، رحم اور تعلق میں ایک جسم کی مانند ہیں؛ جب جسم کا ایک حصہ تکلیف میں مبتلا ہوتا ہے تو پورا جسم اس کے اثر کو محسوس کرتا ہے۔ اس حدیث کا تقاضا یہ ہے کہ ہم اپنے معاشرے کے دکھ کو اپنا دکھ سمجھیں۔ اگر ایک نوجوان تعلیم سے محروم ہے تو دوسرا اس کی مدد کرے، اگر کسی گھر میں ضرورت ہے تو صاحبِ استطاعت آگے بڑھے، اگر کوئی ساتھی مشکل میں ہے تو اسے تنقید کے بجائے تعاون ملے۔ یہی اجتماعی زندگی ہے۔ صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم نے اتحاد اور نظم کی ایسی مثالیں قائم کیں جنہیں تاریخ آج تک یاد کرتی ہے۔ غزوۂ بدر کے موقع پر رسول اللہ ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے مشورہ فرمایا۔ حضرت مقداد رضی اللہ عنہ نے اپنے عزم کا اظہار کیا اور حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ نے انصار کی طرف سے رسول اللہ ﷺ کے

ساتھ مکمل تعاون کا یقین دلایا۔ یہ وہ لوگ تھے جنہوں نے اپنے ذاتی مفاد، قبیلے اور آرام کو اجتماعی مقصد کے تابع کر دیا۔ ان کے سامنے اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی رضا سب سے مقدم تھی۔ یہی جذبہ ایک محدود جماعت کو ایسی قوت میں تبدیل کرتا ہے جو بڑے سے بڑے چیلنج کا سامنا کر سکے۔

مدینہ منورہ میں مہاجرین اور انصار کے درمیان قائم ہونے والی اخوت بھی اجتماعی اتحاد کی عظیم مثال ہے۔ مہاجرین اپنا گھر، مال اور وطن چھوڑ کر مدینہ پہنچے، جب کہ انصار نے انہیں اپنے بھائیوں کی طرح قبول کیا۔ اپنے وسائل میں انہیں شریک کیا اور نئی اسلامی معاشرت کی بنیاد رکھی۔ اس واقعے سے نوجوانوں کو یہ سبق ملتا ہے کہ اجتماعی زندگی صرف ایک ساتھ کھڑے ہونے کا نام نہیں بلکہ ضرورت کے وقت دوسرے کے لیے اپنا حصہ پیش کرنے کا نام ہے۔ اگر آج کا نوجوان اپنے وقت، علم، صلاحیت اور وسائل میں سے کچھ حصہ دوسروں کی بھلائی کے لیے وقف کر دے تو معاشرے میں حقیقی تبدیلی پیدا ہو سکتی ہے۔ صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کے ہاں اجتماعی نظم کی ایک اور نمایاں مثال غزوۂ احد میں نظر آتی ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے تیر اندازوں کو ایک مخصوص مقام پر رہنے کی ہدایت فرمائی تھی۔ جب بعض افراد نے اپنی جگہ چھوڑ دی تو اس کا اثر پوری جماعت پر پڑا۔ اس واقعے میں بھی نوجوانوں کے لیے ایک اہم سبق ہے کہ اجتماعی کام میں صرف جذبہ کافی نہیں ہوتا، نظم کی پابندی بھی ضروری ہے۔ ایک فرد کا فیصلہ پورے گروہ کو متاثر کر سکتا ہے۔ اسی لیے جلوس میں بھی ہر شخص کو مقرر ذمہ داران کی ہدایات پر عمل کرنا چاہیے۔ آج کے نوجوانوں کے لیے اتحاد کی ضرورت پہلے سے زیادہ ہے۔ نوجوان کسی بھی معاشرے کی سب سے متحرک قوت ہوتے ہیں۔ ان کے پاس توانائی، وقت، صلاحیت اور نئی سوچ ہوتی ہے۔ اگر یہ قوت منتشر ہو جائے تو اس کا بڑا حصہ بے فائدہ سرگرمیوں میں ضائع ہو سکتا ہے، لیکن اگر یہی نوجوان ایک مقصد کے تحت منظم ہو جائیں تو تعلیم، دعوت، خدمت اور معاشرتی اصلاح کے میدان میں نمایاں کام کر سکتے ہیں۔ اس لیے جلوسِ محمدی ﷺ کو نوجوانوں کے اندر اجتماعی شعور پیدا کرنے کا ذریعہ بنانا چاہیے۔ نوجوانوں کو یہ پیغام دیا جانا چاہیے کہ ایک دوسرے کو گرانا کامیابی نہیں، ایک دوسرے کو اٹھانا کامیابی ہے۔ کسی ساتھی کی مقبولیت سے پریشان ہونے کے بجائے اس کی کامیابی پر خوش ہونا چاہیے۔ کسی کی کمزوری دیکھ کر اسے رسوا کرنے کے بجائے اصلاح میں مدد دینی چاہیے۔ اختلاف ہو جائے تو تعلق ختم کرنے کے بجائے گفتگو کا راستہ اختیار کرنا چاہیے۔ تنظیمی یا اجتماعی کام میں اگر ذمہ داری کسی دوسرے کو مل جائے تو اسے اپنا مخالف سمجھنے کے بجائے اس کی کامیابی کے لیے تعاون کرنا چاہیے۔ یہی وہ اخلاق ہے جو ایک جماعت کو مضبوط بناتا ہے۔

جلوسِ محمدی ﷺ اس اتحاد کو عملی شکل دینے کا موقع ہے۔ ایک ہی راستے پر مختلف علاقوں، خاندانوں اور مزاجوں کے لوگ جمع ہوتے ہیں۔ اگر سب اپنی مرضی سے چلیں تو نظم باقی نہیں رہ سکتا، لیکن جب سب ایک ترتیب کے ساتھ چلتے ہیں تو پورا جلوس خوب صورت نظر آتا ہے۔ یہی اجتماعی زندگی کا اصول ہے: ہر شخص کی اپنی جگہ اور اپنی ذمہ داری ہوتی ہے، مگر سب کا رخ ایک مقصد کی طرف ہوتا ہے۔ اسی لیے جلوس میں نظم کو بنیادی اہمیت دی جائے۔ نعرے لگانے کے لیے صرف دو یا چند ذمہ دار افراد مقرر ہوں۔ ہر شخص اپنی طرف سے نعرے شروع نہ کرے۔ ایسے الفاظ استعمال نہ کیے جائیں جو کسی فرد یا طبقے کی دل آزاری کا سبب بنیں۔ اشتعال انگیز تقریر یا ریکارڈنگ سے بچا جائے۔ ڈی جے اور غیر ضروری بلند آواز استعمال نہ کی جائے۔ یہ پابندیاں کسی کے جذبے کو محدود کرنے کے لیے نہیں بلکہ اجتماع کے وقار کو برقرار رکھنے کے لیے ہیں۔ ٹریفک اور عام شہریوں کے حقوق کا خیال رکھنا بھی اتحاد ہی کا حصہ ہے۔ ہم جس معاشرے میں رہتے ہیں وہاں مختلف لوگ اپنے روزمرہ کے کام انجام دیتے ہیں۔ کسی مریض کو اسپتال پہنچنا، کسی مسافر کو سفر کرنا یا کسی مزدور کو اپنے کام پر جانا ہو سکتا ہے۔ جلوس کی وجہ سے کسی ضرورت مند کے لیے مشکل پیدا نہ ہو۔ راستے میں گاڑیوں کو مناسب جگہ دی جائے اور ایمبولینس یا کسی ہنگامی گاڑی کو فوری راستہ دیا جائے۔ ایک مسلمان کا اجتماع دوسروں کے لیے سہولت کا سبب ہونا چاہیے۔ عوامی املاک کی حفاظت بھی ہر شریک کی ذمہ داری ہے۔ کسی دکان، گاڑی، مکان یا دوسری چیز کو نقصان نہ پہنچایا جائے۔ آتش بازی اور پٹاخوں سے دور رہا جائے۔ کسی بچے یا راہ گیر کے زخمی ہونے کا خطرہ پیدا نہ کیا جائے۔ جلوس کے دوران صفائی کا خیال رکھا جائے اور راستے میں کچرا نہ پھینکا جائے۔ یہ سب کام بظاہر چھوٹے ہیں، مگر یہی اعمال اجتماعی شعور کی پہچان بنتے ہیں۔ نوجوانوں کو خاص طور پر یہ سمجھنا چاہیے کہ ان کی اصل طاقت تعداد نہیں بلکہ نظم، علم، اخلاق اور اتحاد ہے۔ اگر سو نوجوان سو سمتوں میں چلیں تو ان کی قوت منتشر ہو جائے گی، لیکن اگر وہ ایک مقصد کے لیے منظم ہو جائیں تو ان کی صلاحیت بہت بڑا اثر پیدا کر سکتی ہے۔ اس لیے نوجوانوں کو چاہیے کہ وہ اپنی صلاحیت کو بحث، ضد اور باہمی مقابلے میں ضائع نہ کریں بلکہ تعلیم، خدمت، دعوت، اصلاح اور ملت کی تعمیر میں لگائیں۔ اتحاد کا مطلب آنکھ بند کر کے ہر بات کو تسلیم کر لینا بھی نہیں ہے۔ نوجوان سوال کر سکتے ہیں، مشورہ دے سکتے ہیں اور بہتر طریقہ پیش کر سکتے ہیں۔ لیکن مشورے کے بعد جو اجتماعی فیصلہ ہو، اس کے احترام کا مزاج بھی پیدا کرنا ہوگا۔ ہر شخص اپنی رائے کو آخری فیصلہ سمجھنے لگے تو کوئی اجتماع آگے نہیں بڑھ سکتا۔ مشورہ اجتماعی زندگی کی قوت ہے اور نظم اس قوت کو نتیجے تک پہنچاتا ہے۔

جلوس کے منتظمین کو بھی نوجوانوں کو صرف ہجوم کا حصہ نہ سمجھنا چاہیے بلکہ انہیں ذمہ داری دینی چاہیے۔ کوئی ٹریفک کی نگرانی کرے، کوئی بزرگوں کی مدد کرے، کوئی بچوں پر نظر رکھے، کوئی صفائی کا انتظام کرے اور کوئی ضرورت مندوں کی رہنمائی کرے۔ جب نوجوان ذمہ داری سیکھتے ہیں تو ان کے اندر قائدانہ صلاحیت پیدا ہوتی ہے۔ آج کا ذمہ دار کارکن ہی کل کا مؤثر رہنما بن سکتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ کی محبت کا سب سے خوب صورت اثر یہ ہونا چاہیے کہ مسلمان ایک دوسرے کے لیے آسانی پیدا کریں۔ اگر جلوس میں ایک نوجوان دوسرے کو سہارا دیتا ہے، کسی بزرگ کے لیے راستہ بناتا ہے، کسی بچے کو اس کے والدین تک پہنچاتا ہے یا کسی پریشان شخص کی مدد کرتا ہے تو وہ بغیر کسی تقریر کے محبتِ رسول ﷺ کا پیغام پہنچا رہا ہوتا ہے۔ یہی کردار لوگوں کے دلوں پر اثر ڈالتا ہے۔ ہمیں یہ بھی سمجھنا چاہیے کہ اتحاد صرف جلوس کے دن کے لیے نہیں۔ اگر ہم چند گھنٹوں کے لیے ایک صف میں کھڑے ہوں اور اگلے دن پھر معمولی اختلافات پر ایک دوسرے سے تعلق ختم کر لیں تو اجتماع کا مقصد مکمل نہیں ہوتا۔ جلوس ہمیں یہ سبق دے کہ ہم مسجد، مدرسہ، تعلیمی ادارے، محلہ، تنظیم اور معاشرے میں بھی ایک دوسرے کے ساتھ تعاون کریں۔ اختلاف کو حل کرنے کا طریقہ سیکھیں، معافی مانگنے میں عار محسوس نہ کریں اور دوسروں کی عزت کو اپنی عزت سمجھیں۔

قرآنِ کریم نے مسلمانوں کو تفرقے سے بچنے کی ہدایت دی ہے اور نبی کریم ﷺ نے باہمی تعلق کو عمارت اور جسم کی مثال سے واضح فرمایا ہے۔ صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم نے اپنے عمل سے دکھایا کہ اجتماعی مقصد کے لیے ذاتی مفاد کو پیچھے رکھا جا سکتا ہے۔ مہاجرین و انصار نے اخوت کی بنیاد پر ایک نئی معاشرت قائم کی اور غزوۂ بدر میں صحابہ نے مشورے، وفاداری اور نظم کا مظاہرہ کیا۔ یہ سب دلائل ہمیں بتاتے ہیں کہ اسلامی معاشرہ افراد کے باہمی تعاون سے بنتا ہے۔ اس لیے جلوسِ محمدی ﷺ کے نوجوانوں کے نام یہ واضح پیغام ہے کہ اپنی قوت کو پہچانو، ایک دوسرے کو اپنا سمجھو، اختلاف کو دشمنی نہ بناؤ، اجتماعی فیصلے کا احترام کرو، ذمہ داری سے کام کرو اور محبتِ رسول ﷺ کو اتحاد کی بنیاد بناؤ۔ کسی ساتھی کو کمزور کر کے آپ مضبوط نہیں ہو سکتے۔ کسی جماعت کو گرا کر آپ کی اپنی جماعت بلند نہیں ہو سکتی۔ کسی مسلمان کو ذلیل کر کے آپ کی عزت نہیں بڑھ سکتی۔ حقیقی ترقی اس وقت ہوگی جب ایک نوجوان دوسرے نوجوان کے لیے راستہ بنے اور ایک کارکن دوسرے کارکن کے لیے قوت بنے۔ جلوسِ محمدی ﷺ میں باوضو اور باادب شرکت کریں، درود و سلام سے زبان کو آباد رکھیں، نظم کی پابندی کریں، مقرر ذمہ داران کی ہدایات سنیں، اشتعال انگیز کلام سے بچیں، ڈی جے اور غیر ضروری شور نہ کریں، ٹریفک کا خیال رکھیں، عوامی املاک کی حفاظت کریں، آتش بازی سے دور رہیں اور صفائی کا اہتمام کریں۔ سب سے بڑھ کر ایک دوسرے کے ساتھ محبت اور تعاون کا معاملہ کریں۔ ہمارا مقصد صرف ایک جلوس نکالنا نہیں، بلکہ ایسا اجتماعی کردار پیش کرنا ہے جسے دیکھ کر نوجوان سمجھیں کہ محبتِ رسول ﷺ ہمیں جوڑتی ہے، خدمت سکھاتی ہے اور ایک دوسرے کا سہارا بناتی ہے۔ ہماری صف میں نظم، دلوں میں اخوت، زبان پر درود اور ہمارے عمل میں سیرتِ مصطفیٰ ﷺ ہو۔ یہی جلوسِ محمدی ﷺ کا حقیقی پیغام اور یہی نوجوانوں کے لیے اتحاد کا راستہ ہے۔

طرحی نعت

هم اپنی محفلوں کو اس طرح گل زار کرتے ہیں
خدا کے بعد ذکرِ سیدِ ابرار کرتے ہیں

جدھر سے بھی گزر جاتے ہیں وہ سلطانِ بحر و بر
بفیضِ خلق سب کو اپنا پیروکار کرتے ہیں

جب ان کی یاد آتی ہے، درودِ پاک پڑھ کر ہم
مچل کر نعت لکھتے ہیں، رقم اشعار کرتے ہیں

کوئی شاہوں کے گن گاتا ہے، کوئی اہلِ ثروت کے
"خدا کا شکر ہم مدحِ شہِ ابرار کرتے ہیں"

بسی ہو جن کے دل میں الفتِ سرکارِ دو عالم
درودِ پاک پڑھ کر عشق کا اظہار کرتے ہیں

خموشی جب وہ فرمائیں، طمانیت جھلکتی ہے
لبوں سے پھول جھڑتے ہیں وہ جب گفتار کرتے ہیں

وہ دیکھو حشر کا میداں، وہ دیکھو رحمتِ عالم
چلو ارشد کہ جی بھر کر وہاں دیدار کرتے ہیں

ارشد بستوی

انسانیت کی فلاح، مساوات اور حیاتِ نو کا ابدی منشور (اول)

محمد ہاشم القاسمی

انسانی تاریخ کے اوراق جب بھی تاریکی، اخلاقی انحطاط اور سماجی ظلم و جبر کی داستانیں رقم کرتے ہیں، تو قبل از اسلام کی دنیا کا نقشہ سب سے زیادہ ہولناک نظر آتا ہے۔ رومی اور ساسانی سلطنتیں عیش کوشی، طبقاتی تقسیم اور جبر کی انتہا پر تھیں۔ خود جزیرۃ العرب، جو کہ صحراؤں اور سنگلاخ پہاڑوں کا مسکن تھا، جہالت کی ایسی گھٹا ٹوپ تاریکی میں ڈوبا ہوا تھا کہ انسانیت اپنی اصل شناخت کھو چکی تھی۔ شرک و بت پرستی جزیرۂ عرب کے رگ و پے میں سرایت کر چکی تھی۔ بیت اللہ، جو توحید کا مرکز تھا، 360 بتوں کی آماجگاہ بن چکا تھا۔ انسانی جان کی کوئی وقعت نہ تھی؛ ادنیٰ ادنیٰ باتوں، گھوڑ دوڑ کے تنازعات یا پانی کے گھاٹ پر لڑائی کے نتیجے میں نسل در نسل چلنے والی خونریز جنگیں چھڑ جاتی تھیں جو سالہا سال جاری رہتیں۔ عورت کی حیثیت محض ایک متاعِ بے وقعت تھی، بیٹی کی پیدائش کو عار اور رسوائی سمجھ کر زندہ درگور کر دیا جاتا تھا، اور معاشرہ طاقتور کے مفادات اور کمزور کے استحصال کے اصول پر قائم تھا۔ ایسے روح فرسا اور ظلمت کدہ ماحول میں، اللہ تعالیٰ نے اپنی تمام مخلوقات پر احسانِ عظیم فرماتے ہوئے سید الانبیاء، خاتم النبیین، سرورِ کائنات حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کو رحمۃ للعالمین بنا کر مبعوث فرمایا: وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ (الانبیاء: 107) ترجمہ: اور ہم نے آپ کو تمام جہانوں کے لیے سراپا رحمت بنا کر ہی بھیجا ہے۔ عہدِ طفولیت: یتیمی، پاکیزگی اور فطری عدل و انصاف: حضورِ اکرم ﷺ کا سلسلۂ نسب حضرت اسماعیل علیہ السلام اور حضرت ابراہیم علیہ السلام سے جا ملتا ہے۔ قریش کے معزز ترین قبیلے بنو ہاشم میں آپ ﷺ کی ولادتِ باسعادت عام الفیل (571ء) کے ماہِ ربیع الاول میں ہوئی۔ آپ کی ولادت سے چند ماہ قبل ہی والدِ ماجد حضرت عبداللہ کا ملکِ شام سے واپسی پر مدینہ منورہ (یثرب) میں انتقال ہو چکا تھا۔ اس طرح آپ ﷺ نے یتیمی کی حالت میں دنیا میں قدم رکھا۔ قرآنِ مجید اس کیفیت کو یوں یاد دلاتا ہے: أَلَمْ يَجِدْكَ يَتِيمًا فَآوَىٰ (الضحیٰ: 6) ترجمہ: کیا اس نے آپ کو یتیم نہیں پایا، پھر ٹھکانا دیا؟۔ رضاعت کا دور اور عدلِ فطری کا ظہور: عرب کے شرفاء کے معمول کے مطابق نومولود بچوں کو دیہات کی خالص اور کھلی فضا میں پرورش اور فصیح عربی زبان سیکھنے کے لیے بھیجا جاتا تھا۔ قبیلہ بنو سعد کی خوش بخت خاتون حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا کو یہ سعادت نصیب ہوئی۔ اس عہدِ شیر خوارگی میں بھی آپ ﷺ کی ذاتِ مبارکہ سے عدل و انصاف اور حقوق کی رعایت کا وہ نرالا پہلو ظاہر ہوا جو تاریخ میں بے مثال ہے۔ حضرت حلیمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ آپ ﷺ ہمیشہ دائیں طرف کا دودھ پیتے تھے، اور جب وہ دوسری جانب پیش کرتیں تو آپ ﷺ رخِ انور پھیر لیتے۔ یہ ننھا سا اشارہ اس بات کا اعلان تھا کہ دوسری جانب آپ کے رضاعی بھائی حضرت عبداللہ کا حق ہے اور آپ بچپن سے ہی کسی کا حق لینا گوارا نہیں فرماتے۔ بنو سعد کی وادی میں قیام کے دوران حضرت حلیمہ کے گھر اور قبیلے پر برکات و انوار کی بارش ہوتی رہی۔ پے در پے صدمات اور الٰہی تربیت: چار یا پانچ برس کی عمر میں آپ ﷺ اپنی والدہ ماجدہ حضرت آمنہ کے پاس واپس مکہ تشریف لائے۔ جب آپ کی عمر چھ برس ہوئی تو والدہ محترمہ آپ کو لے کر مدینہ اپنے ننھیال (بنو نجار) اور والد کی قبر کی زیارت کے لیے تشریف لے گئیں۔ مدینہ سے واپسی کے دوران مقامِ ابواء پر والدہ ماجدہ بیمار ہوئیں اور وہیں ان کا انتقال ہو گیا۔ آپ ﷺ نے اس معصوم عمر میں والدہ کی وفات کا صدمہ سہا اور حضرت ام ایمن رضی اللہ عنہا کے ساتھ مکہ واپس آئے۔ اس کے بعد دادا حضرت عبدالمطلب نے آپ کو اپنے سایۂ عاطفت میں لیا اور بڑی محبت و تکریم سے پالا، مگر دو برس بعد جب آپ کی عمر آٹھ سال ہوئی تو دادا کا سایہ بھی سر سے اٹھ گیا۔ وفات سے قبل دادا نے کفالت کی ذمہ داری آپ کے حقیقی چچا ابو طالب کے سپرد کی، جنہوں نے مالی تنگی کے باوجود اپنے بھتیجے کی پرورش اپنی جان و اولاد سے بڑھ کر کی۔ عہدِ شباب: کسبِ حلال، دیانت اور صادق و امین کا کردار: آپ ﷺ کا لڑکپن اور جوانی پورے مکہ میں بے عیب اور بے داغ تھی۔ جس ماحول میں شراب، جوا، فحاشی اور بے حیائی عام تھی، وہاں آپ ﷺ کی ذات اخلاق، عفت اور پاکیزگی کا روشن مینار تھی۔ بکریاں چرانا اور کسبِ حلال کی ترغیب: رسول اللہ ﷺ نے لڑکپن میں مکہ والوں کی بکریاں چند قیراط کے عوض چرائیں۔ بعد کے دور میں آپ ﷺ نے خود ارشاد فرمایا کہ "کوئی نبی ایسا نہیں گزرا جس نے بکریاں نہ چرائی ہوں"۔ اس میں یہ حکمت پنہاں تھی کہ انبیائے کرام کو انسانیت کی رہنمائی اور امت کی نگہبانی سے قبل تحمل، بردباری، مشقت اور چرواہے کے اوصاف سکھائے جائیں۔ نیز اس سے یہ عظیم درس ملا کہ محنت اور کسبِ حلال میں کوئی عار نہیں۔ سفرِ شام اور علاماتِ نبوت: نو یا بارہ برس کی عمر میں آپ ﷺ اپنے چچا ابو طالب کے ساتھ تجارتی قافلے میں شام تشریف لے گئے۔ بصرہ کے مقام پر "بحیرا" نامی عیسائی راہب نے آپ ﷺ میں کتبِ سابقہ کی روشنی میں علاماتِ نبوت دیکھیں، مہرِ نبوت کا مشاہدہ کیا، اور ابو طالب کو نصیحت کی کہ وہ بچے کی خصوصی حفاظت کریں مبادا دشمن ان کو کوئی نقصان پہنچائیں۔ حلف الفضول میں شرکت: عرب معاشرے میں ظلم کے خلاف اور مظلوم کی دادرسی کے لیے ایک تاریخی معاہدہ عمل میں آیا جسے حلف الفضول کہا جاتا ہے۔ قریش کے بااثر افراد نے عہد کیا کہ مکہ میں کسی پر بھی ظلم نہیں ہونے دیا جائے گا، خواہ وہ مقامی ہو یا پردیسی۔ آپ ﷺ نے بھی اس معاہدے میں شرکت فرمائی۔ نبوت کے بعد آپ ﷺ نے فرمایا: میں عبداللہ بن جدعان کے مکان پر ایسے معاہدے میں شریک تھا کہ اس کے بدلے اگر مجھے سرخ اونٹ بھی دیے جاتے تو میں نہ لیتا، اور اگر اسلام میں بھی مجھے اس کی طرف بلایا جائے تو میں ضرور لبیک کہوں گا۔ تجارت، نکاحِ خدیجہؓ اور تعمیرِ کعبہ کی حکمت: جب آپ ﷺ جوان ہوئے تو آپ نے تجارت کا پیشہ اپنایا۔ آپ کی امانت، راست بازی اور حسنِ معاملہ کا شہرہ دور دور تک پھیل گیا۔ سیدہ خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا جو مکہ کی معزز اور دولت مند خاتون تھیں، نے آپ ﷺ کی دیانت داری سن کر اپنا تجارتی مال شام لے جانے کی پیشکش کی۔ آپ ﷺ نے ان کے غلام میسرہ کے ہمراہ یہ تجارتی سفر فرمایا اور غیر معمولی منافع حاصل ہوا۔ میسرہ نے سفر سے واپسی پر آپ ﷺ کے اخلاق، دیانت اور امانت کی ایسی گواہی دی کہ سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا نے از خود نکاح کا پیغام بھیجا۔ اس وقت آپ ﷺ کی عمر مبارک 25 برس اور سیدہ خدیجہ کی عمر 40 برس تھی۔ پینتیس برس کی عمر میں جب قریش نے کعبۃ اللہ کی از سرِ نو تعمیر کی، تو حجرِ اسود کو اس کے مقام پر نصب کرنے پر قبائل میں تلواریں کھنچ گئیں۔ خونریز جنگ ٹالنے کے لیے یہ طے پایا کہ کل صبح جو شخص سب سے پہلے حرم میں داخل ہوگا، اس کا فیصلہ تسلیم کیا جائے گا۔ اگلے روز سب سے پہلے رسول اللہ ﷺ تشریف لائے تو سب پکار اٹھے: "ہٰذا الامین، رضینا بہ" (یہ امین ہیں، ہم ان کے فیصلے پر راضی ہیں)۔ آپ ﷺ نے ایک چادر بچھائی، حجرِ اسود کو اپنے دستِ مبارک سے اس پر رکھا اور تمام قبائل کے سرداروں سے فرمایا کہ وہ چادر کے کونے پکڑ کر اٹھائیں۔ جب چادر حجرِ اسود کے مقام تک پہنچ گئی تو آپ ﷺ نے خود اپنے دستِ اقدس سے پتھر کو دیوار میں نصب فرما دیا۔ اس تدبیر نے عرب کو ایک ہولناک خانہ جنگی سے بچا لیا۔ بعثتِ نبوی اور مکی دور کی جدوجہد: عمرِ مبارک کے اڑتیسویں سال کے بعد آپ ﷺ کو تنہائی اور خلوت پسندی مرغوب ہوئی۔ آپ مکہ سے چند میل دور "غارِ حرا" میں کئی کئی دن کا توشہ لے کر تشریف لے جاتے اور وہاں کائنات کے خالق کی عبادت و تفکر میں مشغول رہتے۔ نبوت سے قبل آپ کو سچے خواب دکھائی دینے لگے جو صبح کی سفیدی کی طرح ہو بہو سچ ثابت ہوتے۔ نزولِ وحی اور پہلی صدا: جب عمر مبارک چالیس سال کو پہنچی، تو ماہِ رمضان کی ایک بابرکت رات جبرائیل امین علیہ السلام غارِ حرا میں تشریف لائے اور کہا: اقْرَأْ (پڑھیے!)۔ آپؐ نے فرمایا: مَا أَنَا بِقَارِئٍ (میں پڑھا ہوا نہیں ہوں)۔ فرشتہ نے آپ کو تین مرتبہ اپنے سینے سے لگا کر بھینچا اور پھر قرآنی وحی کی پہلی آیات تلاوت کیں: اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ، خَلَقَ الْإِنسَانَ مِنْ عَلَقٍ، اقْرَأْ وَرَبُّكَ الْأَكْرَمُ، الَّذِي عَلَّمَ بِالْقَلَمِ، عَلَّمَ الْإِنسَانَ مَا لَمْ يَعْلَمْ (العلق: 1-5) ترجمہ: پڑھیے اپنے رب کے نام سے جس نے پیدا کیا۔ جس نے انسان کو خون کے لوتھڑے سے پیدا کیا۔ پڑھیے، اور آپ کا رب بڑا ہی کریم ہے۔ جس نے قلم کے ذریعے علم سکھایا۔ انسان کو وہ کچھ سکھا دیا جو وہ نہیں جانتا تھا۔ یہ تاریخِ انسانی کا وہ موڑ تھا جس نے نوعِ بشر کی تقدیر بدل ڈالی۔

بڑھتی ہوئی خواہشات کے دور میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سادگی

مولانا مفتی ڈاکٹر سید شاہ سمیع اللہ محمد

آج کا انسان پہلے سے کہیں زیادہ چیزوں کا مالک ہے، مگر خواہشات کا غلام بھی بنتا جا رہا ہے۔ اشتہارات، سوشل میڈیا، آن لائن خریداری، برانڈز اور آسان قرضوں نے ضروریات اور خواہشات کے درمیان فرق کو دھندلا دیا ہے۔ لباس، گھر، گاڑی اور موبائل بعض اوقات ضرورت کے بجائے سماجی حیثیت کی علامت بن گئے ہیں۔ ایسے ماحول میں نبی کریم ﷺ کی سادہ زندگی ہمیں یاد دلاتی ہے کہ حقیقی خوشحالی سامان کی کثرت میں نہیں بلکہ دل کی قناعت، شکر اور سخاوت میں ہے۔ اقتدار کے باوجود سادگی: حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ کو کھجور کی چٹائی پر آرام فرماتے دیکھا، جس کے نشانات آپ ﷺ کے جسمِ مبارک پر پڑ گئے تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ آبدیدہ ہو گئے اور روم و فارس کے بادشاہوں کی شان و شوکت کا ذکر کیا۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: أَمَا تَرْضَى أَنْ تَكُونَ لَهُمُ الدُّنْيَا وَلَنَا الْآخِرَةُ۔ "کیا تم اس بات پر راضی نہیں کہ ان کے لیے دنیا ہو اور ہمارے لیے آخرت؟" (صحیح بخاری) یہ مجبوری کی سادگی نہیں تھی؛ یہ اختیار اور اقتدار کے عروج پر اپنائی گئی سادگی تھی۔ آپ ﷺ نے سکھایا کہ انسان کی عظمت اس کے مال و اسباب سے نہیں بلکہ اس کے کردار اور اللہ سے تعلق سے ہوتی ہے۔ اصل مالداری دل کی ہے: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: لَيْسَ الْغِنَى عَنْ كَثْرَةِ الْعَرَضِ، وَلَكِنَّ الْغِنَى غِنَى النَّفْسِ: "مالداری سامان کی کثرت کا نام نہیں، بلکہ اصل مالداری دل کی مالداری ہے۔" (صحیح بخاری) آج ہر نئی چیز ایک نئی خواہش کو جنم دیتی ہے۔ نیا موبائل، لباس، گاڑی یا برانڈ کچھ عرصے بعد معمولی محسوس ہونے لگتا ہے اور انسان پھر اگلی چیز کے پیچھے چل پڑتا ہے۔ قناعت کا مطلب نعمتوں سے محرومی نہیں؛ نعمتوں کا غلام نہ بننا ہے۔ سادگی، محرومی نہیں بلکہ اعتدال ہے: حضرت عائشہ

رضی اللہ عنہا سے معلوم ہوتا ہے کہ نبی کریم ﷺ کے گھر میں بعض اوقات کئی کئی دن تک چولہا نہیں جلتا تھا اور کھجور و پانی پر گزارا ہوتا تھا۔ (صحیح مسلم) لیکن اسلام نے جائز نعمتوں سے فائدہ اٹھانے سے منع نہیں کیا۔ اصل تعلیم اسراف، فضول خرچی، نمود و نمائش اور تکبر سے بچنا ہے۔ قرآن مجید فرماتا ہے: وَكُلُوا وَاشْرَبُوا وَلَا تُسْرِفُوا: "کھاؤ اور پیو، مگر اسراف نہ کرو۔" اسلامی سادگی کا مطلب فقر لازم سمجھنا نہیں، بلکہ اعتدال، شکر اور ذمہ دارانہ خرچ ہے۔ جمع کرنے سے زیادہ بانٹنے کی فکر: نبی کریم ﷺ کی زندگی میں مال مقصد نہیں بلکہ ذریعہ تھا۔ آپ ﷺ کے پاس صدقے یا مال کی کوئی چیز آتی تو اسے ضرورت مندوں تک پہنچانے کی فکر فرماتے۔ اسلام نے حلال تجارت اور رزقِ حلال کمانے سے منع نہیں کیا۔ اصل تعلیم یہ ہے کہ مال ہاتھ میں رہے، دل میں نہ اترے؛ دولت ضرورت پوری کرے، انسان کی قدر کا پیمانہ نہ بنے۔ بچوں کو بھی قناعت سکھائیں: صارفیت کا گہرا اثر بچوں پر بھی پڑ رہا ہے۔ اشتہارات، سوشل میڈیا اور بدلتے فیشن انہیں کم عمری ہی میں یہ باور کرا سکتے ہیں کہ خوشی نئی چیز خریدنے میں ہے۔ والدین کی ذمہ داری ہے کہ بچوں کو خواہش اور ضرورت کا فرق سمجھائیں۔ ہر خواہش پوری کرنا ہمیشہ محبت نہیں؛ قناعت، شکر اور دوسروں کی مدد کی عادت ڈالنا بھی بہترین تربیت ہے۔ حضرت حسن اور حضرت حسین رضی اللہ عنہما کی تربیت ہمیں یہ سبق دیتی ہے کہ بہترین پرورش صرف مادی سہولت نہیں بلکہ محبت، علم، عبادت، اخلاق، ایثار اور اللہ سے تعلق کا نام ہے۔ آسان قرض اور بڑھتی ہوئی خواہشات: آج انسان اپنی آمدنی سے زیادہ خرچ کرنے کے لیے آسان قرض، کریڈٹ اور اقساط کا سہارا لینے لگا ہے۔ بظاہر معمولی قسطیں مل کر بڑا مالی بوجھ بن سکتی ہیں۔ اسلام محنت، تجارت اور حلال رزق کی ترغیب دیتا ہے، مگر ساتھ ہی ذمہ داری اور اعتدال کی تعلیم دیتا ہے۔ اس لیے ہر خریداری سے پہلے خود سے پوچھنا چاہیے: "کیا یہ واقعی میری ضرورت ہے، یا صرف دوسروں کو دیکھ کر پیدا ہونے والی خواہش؟" آج ہمارے لیے عملی سبق نبی کریم ﷺ کی سادگی آج کے دور سے فرار نہیں بلکہ متوازن زندگی گزارنے کا راستہ ہے۔ ہمیں سوچنا چاہیے: کیا ہم ضرورت کے لیے خرید رہے ہیں یا خواہش کے دباؤ میں؟ کیا ہماری زندگی ہماری آمدنی کے مطابق ہے؟ کیا ہم اپنے بچوں کو قناعت سکھا رہے ہیں یا مسلسل خواہشات کا عادی بنا رہے ہیں کیا ہمارے پاس مال زیادہ ہے، یا مال کی محبت زیادہ ہے؟ اگر ہم سیرتِ نبوی ﷺ سے واقعی محبت کرتے ہیں تو اپنی زندگی میں چار اصول اپنائیں: کم میں شکر، خرچ میں اعتدال، زیادہ میں سخاوت، اور دل میں قناعت۔ نبی کریم ﷺ کی سادگی یہ نہیں سکھاتی کہ دنیا کی نعمتوں کو چھوڑ دو؛ بلکہ یہ سکھاتی ہے کہ نعمتیں استعمال کرو، مگر انہیں اپنا مقصد نہ بناؤ۔ آج صارفیت کے اس شور میں سیرتِ نبوی ﷺ کی سب سے بڑی آواز یہی ہے: انسان چیزوں کا مالک بنے، چیزیں انسان کی مالک نہ بنیں۔ اے اللہ! ہمیں اپنے محبوب نبی کریم ﷺ کی قناعت، سادگی، شکر اور سخاوت عطا فرما۔ ہمارے دلوں کو دنیا کی بے جا حرص سے آزاد فرما اور ہمیں شکر، خدمت اور رضائے الٰہی میں حقیقی مالداری عطا فرما۔ آمین۔

زعفرانی خیمہ کو حملہ مہنگا پڑا،اسکولی نظام کا کچا چٹھا منظر عام پر آ گیا

راجستھان: جے پور میں کا کروچ جنتا پارٹی کی ٹیم پر حملہ کے بعد پوری ریاست سے نوجوانوں نے خستہ حال اسکولوں کے ویڈیو شیئر کئے،

راجستھان کے دارالحکومت جے پور میں رام پورہ کنور پورہ کے سرکاری پرائمری اسکول کا جائزہ لینے پہنچی سی جے پی ٹیم پر جمعہ کو ہونے والا حملہ زعفرانی خیمہ کو مہنگا پڑ گیا۔ نتیجہ یہ ہوا ہے کہ پوری ریاست سے طلبہ اور نوجوان اپنے اپنے علاقے کے اسکولوں کی خستہ حالی کا ویڈیو بنا کر شوشل میڈیا پر پوسٹ کر رہے ہیں اور سی جے پی نیز اس کے لیڈر آشوتوش رانکا کو ٹیگ بھی کر رہے ہیں۔ اس بیچ خود راجستھان حکومت کو اسمبلی میں اعتراف کرنا پڑا کہ ریاست میں کم از کم ۶۱۱ سرکاری اسکولوں کے پاس کوئی عمارت نہیں ہے۔ رام پورہ کنور پورہ کے اسکول کا معاملہ سامنے آنے کے بعد حکومت نے خفت مٹانے کیلئے اسے طویلے سے ہٹا کر ایک مقامی شخص کے مکان میں منتقل کر دیا ہے۔ اُدھر الور میں طلبہ نے اساتذہ کی کمی کے خلاف احتجاج کرتے ہوئے اسکول میں تالا لگا دیا۔ سی جے پی لیڈر آشوتوش رانکا جو اس ٹیم کا حصہ تھے جس پر جے پور میں حملہ کیا گیا، نے 'ایکس' پر کئی اسکولوں کے ویڈیو شیئر کئے ہیں۔ زیادہ تر اسکولوں کی عمارتیں انتہائی خستہ ہیں اور اساتذہ کی کمی کی شکایت کی گئی ہے۔ بلاک گووند گڑھ کے اسکول کے بارے میں انکشاف ہوا ہے کہ وہاں ستمبر ۲۵ء سے اسکول کو مڈ ڈے میل کی رقم نہیں ملی اور نہ ہی کھانا پکانے والے خاتون کی تنخواہ جاری کی گئی ہے۔ کئی اسکولوں کے بارے میں یہ بات سامنے آئی ہے کہ عمارت کے خستہ اور اس کے گرنے کا خطرہ پیدا ہونے کے بعد اسے خالی کروالیا گیا اور اسکول کہیں مندر میں چل رہا ہے تو کہیں کھلے آسمان کے نیچے بچوں کو پڑھایا جا رہا ہے۔ اس بیچ ریاستی حکومت نے اسمبلی میں بتایا ہے کہ ۶۱۱ سرکاری اسکول ایسی عمارتوں کے بغیر چل رہے ہیں جو ان کی اپنی ہوں۔ اس کے علاوہ ریاست کے ہزاروں اسکولوں میں بیت الخلا، پینے کے پانی اور محفوظ کلاس روم سمیت بنیادی سہولیات کی کمی پائی گئی ہے۔ حکومت کی جانب سے اسمبلی میں پیش کیے گئے اعداد وشمار کے بعد ریاست کے تعلیمی نظام میں بنیادی سہولیات کی صورتحال پر سوالات اٹھنے لگے ہیں۔ راجستھان کے ضلع الور میں کئی مقامات پر مقامی افراد نے اسکولوں کی خستہ حالی کے خلاف صدائے احتجاج بلند کی ہے۔ رینی بلاک کے ڈگڈگا علاقہ میں اساتذہ کی شدید کمی کے باعث طلبہ اور مقامی افراد نے ایک سرکاری اسکول کو تالا لگا کر احتجاج کیا۔ احتجاج کے بعد محکمہ تعلیم نے فوری کارروائی کرتے ہوئے اسکول میں ۲ نئے اساتذہ تعینات کر دیئے ہیں۔ مقامی افراد کا کہنا تھا کہ اساتذہ کی کمی کے سبب طلبہ کی تعلیم متاثر ہو رہی تھی۔ محکمہ تعلیم کی یقین دہانی کے بعد اسکول دوبارہ کھول دیا گیا ہے۔ راجستھان کے جے پور ضلع میں سرکاری اسکول کے معائنہ کے دوران جمعہ کو کاکروچ جنتا پارٹی کی ٹیم اور حملہ کے بعد ایف آئی آر بھی ہو گیا ہے۔ سی جے پی نے حملہ آوروں کو "بی جے پی کے غنڈے" قرار دیا ہے جبکہ پولیس مقامی افراد قرار دے رہی ہے۔ پولیس کے مطابق اس نے دونوں فریقوں کی شکایات پر ایف آئی آر درج کر لی ہے۔ سی جے پی لیڈر آشوتوش رانکا نے الزام لگایا ہے کہ حملہ منصوبہ بند تھا اور حملہ آوروں نے رات کو بی جے پی رکن اسمبلی کے ساتھ میٹنگ کی تھی۔ راجستھان میں ٹیچروں کی تنظیم "اکھل بھارتیہ راشٹریہ شیکشک مہاسنگھ" سی جے پی کی "اسکول ٹھیک کرو" مہم کی یہ کہہ کر مخالفت کی ہے کہ وہ اسکولوں کو سیاسی لڑائی کا اکھاڑہ نہیں بننے دینا چاہتی۔ یہ صفائی دیتے ہوئے کہ تنظیم حکومت کا دفاع نہیں کر رہی ہے، اس کے نائب صدر پورن مل ناگر نے کوٹہ میں میڈیا سے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ "اسکولی انفرا اسٹرکچر اور انتظامی خامیوں کا معاملہ وزارت تعلیم میں طے شدہ طریقے سے اٹھایا جانا چاہئے۔ تنظیم کی پرائمری ٹیچروں کی اکائی کے نائب صدر نول کشور شرما نے دعویٰ کیا کہ محکمہ تعلیم اور ریاستی سرکار مرحلہ وار طریقہ سے اصلاحات کر رہے ہیں۔

قومی سلامتی کے مشیر اجیت ڈوبھال چین کا دورہ کریں گے

چینی وزیر خارجہ وانگ یی کے ساتھ خصوصی نمائندوں کی بات چیت میں شرکت کریں گے

نئی دہلی/بیجنگ: قومی سلامتی کے مشیر اجیت ڈوبھال اپنے چینی ہم منصب وانگ یی کے ساتھ سرحدی مسئلہ پر ہندوستان-چین خصوصی نمائندوں بات چیت میں حصہ لینے کے لئے پیر کو بیجنگ پہنچنے والے ہیں۔ سرکاری ذرائع کے مطابق، ڈوبھال اور وانگ منگل کو خصوصی نمائندہ مذاکرات کا 25 واں دور منعقد کرنے والے ہیں۔ ڈوبھال اور وانگ دونوں ہی سرحدی بات چیت کے طریقہ کار کے لیے نامزد کردہ خصوصی نمائندہ ہیں، جو 2003 میں 3,488 کلومیٹر پر محیط ہندوستان-چین سرحد کے تنازعہ سرحدی تنازعہ کو جامع طور پر حل کرنے کے لیے قائم کیا گیا تھا۔ جب کہ کامیابی سرحدی تنازعہ کو حل کرنے میں اس سے بچ گئی، دونوں اطراف کے حکام مختلف محاذوں پر دونوں ممالک کے درمیان بار بار پیدا ہونے والی کشیدگی کو حل کرنے کے لیے ساختی میکانزم کو ایک مفید آلہ سمجھتے ہیں۔ آنے والی بات چیت اس لیے اہمیت رکھتی ہے کیونکہ وہ 12-13 ستمبر کو نئی دہلی میں ہونے والی برکس سربراہی کانفرنس میں شرکت کے لیے چینی صدر شی جن پنگ کے ہندوستان کے متوقع دورے سے پہلے منعقد ہو رہے ہیں۔ اگرچہ شی کے دورے کے بارے میں کوئی باضابطہ تصدیق نہیں ہوئی ہے، تاہم دونوں طرف کے حکام چینی رہنما کی شرکت کے بارے میں پر امید ہیں، جو سربراہی اجلاس کے موقع پر وزیر اعظم نریندر مودی کے ساتھ ملاقات کا موقع فراہم کر سکتا ہے تاکہ دوطرفہ تعلقات کو آگے بڑھانے کے اقدامات پر تبادلہ خیال کیا جا سکے۔ دونوں رہنماؤں کی ملاقات گزشتہ سال اگست میں تیانجن میں شنگھائی تعاون تنظیم کے سربراہی اجلاس کے موقع پر ہوئی تھی۔ بیجنگ میں ڈوبھال- وانگ بات چیت سے پہلے، وزیر خارجہ ایس جے شنکر نے ہفتہ کو اس بات کا اعادہ کیا کہ سرحدی علاقوں میں امن وسکون چین کے ساتھ اچھے تعلقات کی شرط ہے۔ ان کے تبصرے حالیہ ہفتوں میں اروناچل پردیش کے بالائی سیانسیری علاقے میں چینی فوجیوں کی طرف سے جارحانہ انداز اختیار کرنے کی اطلاعات کے درمیان آئے ہیں۔ جے شنکر نے ہفتہ کو نئی دہلی میں اکنامک ٹائمز ورلڈ لیڈرز فورم میں کہا، مجھے لگتا ہے کہ ہم 2020 کے موسم گرما اور 2024 کے خزاں کے درمیان خاص طور پر خراب پیچ سے گزرے، اور یہ بنیادی طور پر سرحدی علاقوں کی صورتحال کا نتیجہ تھا۔ انہوں نے کہا، دن کے اختتام پر، سرحدی علاقوں میں امن وسکون اچھے تعلقات کے لیے ایک شرط ہے، اور سرحد کی حالت، بہت بڑے پیمانے پر، قدرتی طور پر تعلقات کی حالت کا تعین کرے گی۔

اہم معدنیات کی سپلائی چین مضبوط بنانے کیلئے

بھارت اور جاپان کا نیا قدم، ری سائیکلنگ پر پہلی مشترکہ کانفرنس

نئی دہلی: بھارت اور جاپان نے اہم معدنیات اور نایاب زمینی عناصر کی ری سائیکلنگ پر پہلی مشترکہ کانفرنس منعقد کی ہے، جس کا مقصد چین پر انحصار کم کرنا اور دونوں ممالک کے لیے زیادہ محفوظ اور مستحکم سپلائی چین تیار کرنا ہے۔ عالمی سطح پر اہم معدنیات کی پروسیسنگ اور سپلائی میں چین کی غالب حیثیت نے نئی دہلی اور ٹوکیو کے لیے معاشی سلامتی کو اہم ترجیح بنا دیا ہے۔ نئی دہلی میں جاپانی سفارت خانے میں منعقد ہونے والی انڈیا جاپان اکانومک سیکورٹی کانفرنس میں دونوں ممالک کی حکومتوں، نجی کمپنیوں، تھنک ٹینکس اور دیگر اداروں کے نمائندوں نے شرکت کی۔ اجلاس میں معدنیات کی ری سائیکلنگ سے متعلق پالیسی، نئی ٹیکنالوجی، بین الاقوامی تعاون، منصوبوں کی فنانسنگ اور کاروباری شراکت داری پر بات چیت کی گئی۔ اہم معدنیات جدید معیشت کے لیے انتہائی اہم ہو چکی ہیں کیونکہ الیکٹرک گاڑیوں، بیٹریوں، سیمی کنڈکٹرز، قابل تجدید توانائی، الیکٹرانکس اور دفاعی ٹیکنالوجی میں ان کا وسیع استعمال ہوتا ہے۔ چین کی مضبوط پوزیشن کے باعث بھارت اور جاپان استعمال شدہ الیکٹرانکس اور صنعتی مصنوعات سے قیمتی معدنیات دوبارہ حاصل کرنے کو متبادل سپلائی کا اہم ذریعہ سمجھ رہے ہیں۔ بھارت اور جاپان کے درمیان اہم معدنیات پر تعاون پہلے ہی وسیع ہو رہا ہے۔ دونوں ممالک نے معدنی وسائل پر تعاون کا فریم ورک قائم کیا ہے، جبکہ جولائی 2026 میں جاری انڈیا-جاپان اکنامک سیکورٹی کو آپریشن فیکٹ شیٹ میں بھی اہم معدنیات سپلائی چین اور ری سائیکلنگ کو دوطرفہ تعاون کے اہم شعبوں میں شامل کیا گیا تھا۔ یہ تعاون وسیع تر کواڈ حکمت عملی سے بھی مطابقت رکھتا ہے۔ مئی میں بھارت، جاپان، امریکہ اور آسٹریلیا نے اہم معدنیات اور توانائی کی سلامتی سے متعلق نئے اقدامات پر اتفاق کیا تھا، جس کا مقصد حساس سپلائی چینز کو زیادہ متنوع اور محفوظ بنانا ہے۔ اس پیش رفت کی اسٹریٹجک اہمیت یہ ہے کہ بھارت کے معدنی وسائل اور بڑھتی صنعتی صلاحیت کو جاپان کی جدید ری سائیکلنگ اور پروسیسنگ ٹیکنالوجی کے ساتھ جوڑا جا سکتا ہے۔ اگر یہ تعاون بڑے تجارتی منصوبوں میں تبدیل ہوتا ہے تو دونوں ممالک نہ صرف چین پر انحصار کم کر سکتے ہیں بلکہ ایشیا میں اہم معدنیات کی ایک متبادل اور زیادہ محفوظ سپلائی چین قائم کرنے میں بھی اہم کردار ادا کر سکتے ہیں۔

وزیر خارجہ جے شنکر نے یونانی وزیر خارجہ کے ساتھ دوطرفہ،علاقائی مسائل پر تبادلہ خیال کیا

وزیر خارجہ ایس جے شنکر نے ہفتہ کے روز اپنے یونانی ہم منصب گیورگوس گیراپیٹرائٹس کے ساتھ ٹیلی فونک بات چیت کی

نئی دہلی: وزیر خارجہ ایس جے شنکر نے ہفتہ کے روز اپنے یونانی ہم منصب گیورگوس گیراپیٹرائٹس کے ساتھ ٹیلی فونک بات چیت کی، جس کے دوران دونوں فریقوں نے موجودہ جغرافیائی سیاسی پیش رفت پر تبادلہ خیال کیا اور رابطے میں رہنے پر اتفاق کیا۔ بات چیت کے بعد، وزیر خارجہ نے ایکس پر جا کر پوسٹ کیا کہ یونان کے وزیر خارجہ گیورگوس گیراپیٹرائٹس کے ساتھ بات کرنا ہمیشہ اچھا لگا۔ موجودہ پیش رفت پر تبادلہ خیال کیا اور رابطے میں رہنے پر اتفاق کیا۔ یہ بات چیت ہندوستان اور یونان کے درمیان کئی شعبوں میں گہرے دوطرفہ تعاون کے درمیان ہوئی ہے۔ ایف ایم جارج جیراپیٹرائٹس نے آج ہندوستان کے ایف ایم ڈاکٹر ایس جے شنکر کے ساتھ ٹیلی فون پر بات چیت کی۔ انہوں نے دوطرفہ اور علاقائی مسائل پر تبادلہ خیال کیا۔ ایف ایم جیراپیٹرائٹس نے اپنے ہم منصب کو یونان کے دورے کی دعوت دی، اور انہوں نے یو این جی اے کے موقع پر نیویارک میں ملاقات کرنے پر اتفاق کیا۔ پچھلے مہینے، یونان میں ہندوستان کے سفیر روی شنکر نے ہیلینک ایئر فورس کے جنرل اسٹاف کے سربراہ لیفٹیننٹ جنرل ڈیموستھینس گریگوریڈیس سے ملاقات کی اور دونوں فضائی افواج کے درمیان تعاون کے جاری اقدامات پر تبادلہ خیال کیا۔ یونان میں ہندوستانی سفارت خانے کے مطابق، INIOCHOS میں ہندوستان کی شرکت - ایک بڑی سالانہ کثیر القومی فضائی جنگی تربیتی مشق جس کی میزبانی ہیلینک ایئر فورس کے ذریعہ کی جاتی ہے - اور ترنگ شکتی میں یونان کی شرکت۔ ہندوستانی فضائیہ کی سب سے بڑی دوسالہ کثیر القومی فضائی جنگی مشق - نے باہمی شراکت داری کو فروغ دیا ہے۔ سفیر روی شنکر نے ہیلینک ایئر فورس کے جنرل اسٹاف کے سربراہ لیفٹیننٹ جنرل مسٹر ڈیموستھینس گریگوریڈیس سے ملاقات کی۔ انہوں نے ہماری دونوں فضائی افواج کے درمیان تعاون کے جاری اقدامات پر تبادلہ خیال کیا۔ ترنگ شکتی میں INIOCHOS اور یونان کی شرکت نے باہمی مفاہمت اور شراکت داری کو فروغ دیا ہے۔ جون میں، ہندوستان اور یونان نے نئی دہلی میں دفتر خارجہ کی مشاورت کے دوران سرحد پار دہشت گردی کے خلاف لڑنے کے اپنے عزم کا اعادہ کیا۔ "ہندوستان-یونان کے دفتر خارجہ سے متعلق مشاورت کا 14 واں دور 05 جون 2026 کو نئی دہلی میں منعقد ہوا، جس کی مشترکہ صدارت سفیر سبی جارج، سکریٹری (مغرب) اور سفیر آندریاس فریگناس، سیاسی امور کے ڈائریکٹر جنرل نے کی۔ وزارت خارجہ کے مطابق، دونوں اطراف نے سرحد پار دہشت گردی کے خلاف لڑنے کے اپنے عزم کا اعادہ کیا۔ بین الاقوامی امور اور جیو پولیٹکس: دونوں رہنماؤں نے موجودہ عالمی اور علاقائی پیش رفتوں پر تبادلہ خیال کیا اور اس بات پر اتفاق کیا کہ وہ مستقبل میں بھی مسلسل رابطے میں رہیں گے۔

امریکہ بھارت تجارتی معاہدہ 'تقریباً آخری مرحلہ' میں ہے

وزیر خارجہ مارکو روبیو اکتوبر کے دورہ ہند کے لیے تیار۔ایلچی سرجیو گور

نئی دہلی: بھارت میں امریکی سفیر سرجیو گور نے اکنامک ٹائمز ورلڈ لیڈرز فورم میں کہا کہ امریکہ بھارت دوطرفہ تجارتی معاہدہ تقریباً حتمی ہے، جس میں زیادہ تر اہم عناصر "اصولی طور پر" طے پا گئے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ باقی کام میں بڑے پیمانے پر پالیسی کے اہم اختلافات کو حل کرنے کے بجائے قانونی اور تکنیکی زبان کو بہتر کرنا شامل ہے۔ گور نے کہا کہ واشنگٹن فی الحال معاہدے کے متن کے کچھ حصوں کی "دوبارہ تشکیل" کر رہا ہے، جس کو حتمی شکل دینے کا عمل تکنیکی تفصیلات پر مرکوز ہے۔ ان کے تبصرے دونوں ممالک کے درمیان اقتصادی تعلقات کو مضبوط بنانے کے مقصد سے مذاکرات میں پیش رفت کا اشارہ دیتے ہیں۔ سفارتی رفتار میں اضافہ کرتے ہوئے، توقع ہے کہ امریکی وزیر خارجہ مارکو روبیو اکتوبر میں ایک کثیر روزہ دورے پر ہندوستان آئیں گے۔ مئی میں پانچ روزہ دورے کے بعد روبیو کا اس سال ہندوستان کا یہ دوسرا دورہ ہوگا۔ گور نے کہا کہ اعلیٰ سطحی دوروں کی تعداد واشنگٹن کی بھارت کو بڑھتی ہوئی اہمیت کی عکاسی کرتی ہے۔ گور نے روسی تیل خریدنے والے ممالک پر 100 امریکی ٹیرف کے مجوزہ کو بھی خطاب کیا، کہا کہ یہ اقدام صدر ڈونلڈ ٹرمپ یا وائٹ ہاؤس کی طرف سے عوامی طور پر وکالت کرنے والی پالیسی کے بجائے امریکی کانگریس میں دوطرفہ اقدام کا حصہ ہے۔ انہوں نے تسلیم کیا کہ اس طرح کے اقدام سے ہندوستان متاثر ہو سکتا ہے لیکن اس بات پر زور دیا کہ ٹرمپ انتظامیہ کی وسیع تر ترجیح روس یوکرین جنگ کو ختم کرنا ہے۔

بھارت کی خلائی معیشت 2037 تک 40-45 بلین ڈالر تک پہنچنے کا امکان

نئی دہلی۔ 23 اگست۔ ایم این این۔ حکومتی اعداد وشمار کے مطابق، ہندوستان کی خلائی معیشت کا تخمینہ تقریباً 9 بلین ڈالر ہے اور اگلی دہائی میں اس کے 40-45 بلین ڈالر تک بڑھنے کی توقع ہے، یہ ایک اسٹارٹ اپ ایکو سسٹم اور پالیسی میں اصلاحات کی مرہون منت ہے۔ جیسا کہ ہندوستان اس اتوار کو قومی خلائی دن منا رہا ہے، ملک کی خلائی صنعت میں نمایاں ترقی دیکھنے میں آئی، رجسٹرڈ خلائی اسٹارٹ اپس کی تعداد 2014 میں 1 سے بڑھ کر اگست 2026 تک تقریباً 440 ہو گئی۔ پی آئی بی کے حوالے سے سرکاری اعداد وشمار سے پتہ چلتا ہے کہ ہندوستان کی خلائی صنعت میں نجی سرمایہ کاری 2021-22 میں 5.100 ملین ڈالر تک بڑھ کر 31 مارچ 2026 تک 5.618 ملین ڈالر تک پہنچ گئی۔ حکومت نے 52 غیر سرکاری تنظیموں کو 2026 کے وسط تک سیٹلائٹ آپریشنز، پے لوڈ اور لانچ سروسز کے لیے 113 کلیئرنس کے لیے بھی اختیار دیا۔ انڈین اسپیس پالیسی 2023 کا مقصد ویلیو چین میں نجی کھلاڑیوں کے کردار کو مضبوط کرنا ہے۔ پالیسی نیو اسپیس انڈیا لمیٹڈ اور IN-SPACe کے کردار کو بھی بیان کرتی ہے۔ انڈین نیشنل اسپیس پروموشن اینڈ آتھرائزیشن سینٹر (IN-SPACE) جون 2020 میں محکمہ خلائی کے تحت ایک خود مختار ایجنسی کے طور پر قائم کیا گیا تھا۔ اس کے کردار میں ایک ونڈو میکانزم کے ذریعے نجی شعبے کی خلائی سرگرمیوں کو فروغ دینا اور اس کی اجازت دینا شامل ہے۔ اے پی 7 اے ایم کے حوالے سے آئی اے این ایس کی رپورٹ کے مطابق، ان۔ سپیس نے 31 جنوری 2026 تک اسروٹیکنالوجیز کی صنعت اور اسٹارٹ اپس میں 71 منتقلی کی سہولت فراہم کی۔ 2026 کے وسط تک، 52 غیر سرکاری اداروں کو 113 اجازتیں دی گئی تھیں۔

ہندوستان ایران کے ساتھ اپنے چیلنجوں سے نمٹنے میں امریکہ کی مدد کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔ بورس جانسن

لندن/نئی دہلی: سابق برطانوی وزیر اعظم بورس جانسن نے ایران میں جاری تنازعہ کو حل کرنے اور آبنائے ہرمز کو دوبارہ کھولنے میں سہولت فراہم کرنے کے لیے ہندوستان، امریکہ اور برطانیہ کے درمیان تعاون بڑھانے کے لیے ایک مجبور کیس پیش کیا۔ اکنامک ٹائمز ورلڈ لیڈرز فورم میں خطاب کرتے ہوئے، جانسن نے خطے میں امریکی فوجی مصروفیت کو ایک "غلطی" قرار دیا اور ہندوستان پر زور دیا کہ وہ یوکرین میں جنگ کو ختم کرنے کے لیے روس پر اثر ورسوخ ڈالے۔ انہوں نے اس اعتماد کا اظہار کیا کہ روسی صدر ولادیمیر پوتن کا مقدر ہے کہ وہ تنازعہ ہار جائیں گے۔ اپنے خطاب کے دوران، جانسن نے اس تصور پر تنقید کی کہ ایران میں حکومت کی تبدیلی فوجی حملوں کے ذریعے حاصل کی جا سکتی ہے، اس طرح کے عقائد کو مکمل طور پر "منحرف" قرار دیا۔ انہوں نے ایران کو جوہری ہتھیاروں کی تیاری اور دہشت گردی کی حمایت سے روکنے کی اہمیت پر زور دیا لیکن اس بات پر زور دیا کہ کسی بھی تبدیلی کا آغاز ملک کے اندر سے ہونا چاہیے۔ "ہمیں ایران کے ساتھ ایک معاہدہ کرنا ہے۔" انہوں نے تیل کی قیمتوں کو مستحکم کرنے اور آبنائے کے ذریعے بحری جہازوں کے محفوظ گزرنے کو یقینی بنانے کے لیے متحدہ کوششوں کی وکالت کی۔ جانسن نے فوجی کارروائی شروع کرنے سے پہلے اپنے اتحادیوں سے مشورہ نہ کرنے پر امریکہ سے مایوسی کا اظہار کیا، یہ تجویز کیا کہ وہ واضح جال میں پھنس گیا ہے۔ اس کے باوجود، انہوں نے چین کے مقابلے میں امریکہ کو ایک افضل عالمی رہنما تسلیم کیا اور اتحادیوں سے مطالبہ کیا کہ وہ امریکہ کی موجودہ مشکل سے نکلنے میں مدد کریں۔

بھارت میں گلوبل کیپبلٹی سینٹرز کا انقلاب

ملک 'بیک آفس' سے عالمی اختراعی مرکز بننے کی راہ پر

نئی دہلی: بھارت میں گلوبل کیپبلٹی سینٹرز (GCCs) کی تیز رفتار ترقی ملک کی خدمات اور ٹیکنالوجی کی معیشت کو نئی شکل دے رہی ہے۔ جو مراکز کبھی غیر ملکی کمپنیوں کے لیے کم لاگت والے بیک آفس سمجھے جاتے تھے، وہ اب مصنوعات کی تیاری، تحقیق، مصنوعی ذہانت، سائبر سکیورٹی، انجینئرنگ اور عالمی کاروباری فیصلوں کے اہم مراکز بن رہے ہیں۔ ناسکوم ۔ زینوف کے اعداد وشمار کے مطابق مارچ 2026 تک بھارت میں 2,117 جی سی سیز تقریباً 3,728 مراکز کے ذریعے کام کر رہے تھے، جو 23.6 لاکھ افراد کو روزگار فراہم کر رہے ہیں اور تقریباً 98 ارب ڈالر کی آمدنی پیدا کر رہے ہیں۔ مالی سال 2021 کے مقابلے میں جی سی سیز کی تعداد میں 32 فیصد اضافہ ہوا ہے، جبکہ فوربس گلوبل 2000 میں شامل 500 سے زیادہ کمپنیوں کے جی سی سی اب بھارت میں موجود ہیں۔ مضمون کے مطابق چین نے جس طرح عالمی مینوفیکچرنگ میں اپنی جگہ بنائی، بھارت خدمات اور ٹیکنالوجی کے شعبے میں جی سی سی کے ذریعے ویسا ہی کردار حاصل کر سکتا ہے۔ ایسنچر، آئی بی ایم، جے پی مورگن، ایمیزون، ایچ ایس بی سی، مائیکروسافٹ، ڈیلیوٹ، ای وائی اور گولڈمین سیکس جیسی بڑی عالمی کمپنیاں بھارت میں وسیع آپریشنز چلا رہی ہیں۔ جی سی سیز اب صرف اخراجات کم کرنے کا ذریعہ نہیں رہے۔ تقریباً 39 فیصد مراکز 'پورٹ فولیو ہب' بن چکے ہیں جو مصنوعات، پلیٹ فارمز اور انٹلیکچوئل پراپرٹی کی مکمل ذمہ داری سنبھالتے ہیں، جبکہ مزید پانچ فیصد کمپنیوں کے لیے AI سمیت اہم عالمی تبدیلیوں کی قیادت کر رہے ہیں۔ بھارت میں جی سی سیز سے وابستہ 2.1 لاکھ سے زیادہ AI اور مشین لرننگ ماہرین موجود ہیں اور 185 سے زیادہ مخصوص AI/ML سینٹرز آف ایکسی لینس قائم ہو چکے ہیں۔ تاہم اس ترقی کا تقریباً 90 فیصد صرف چھ شہروں، بنگلورو، حیدرآباد، چنئی، پونے، ممبئی اور دہلی این سی آر، میں مرکوز ہے۔ تجزیے میں کہا گیا ہے کہ اگلا مرحلہ جی سی سیز کو اندور، بھونیشور، گوہاٹی اور دیگر ٹائر ٹو شہروں تک لے جانا ہونا چاہیے، جہاں آپریٹنگ اخراجات بڑے شہروں کے مقابلے میں 25 سے 50 فیصد کم ہو سکتے ہیں۔ مضمون میں قومی جی سی سی مشن قائم کرنے کی تجویز بھی دی گئی ہے، جس کے تحت جدید ہنرمندی، ٹائر ٹو شہروں میں بنیادی ڈھانچے، تحقیق وترقی، انٹلیکچوئل پراپرٹی اور یونیورسٹی، اسٹارٹ اپ اور عالمی کمپنیوں کے درمیان تعاون کو فروغ دیا جائے۔ تجزیے کا بنیادی نکتہ یہ ہے کہ بھارت کے سامنے اب موقع صرف دنیا کا سب سے بڑا بیک آفس بنے رہنے کا نہیں بلکہ عالمی اختراع، AI، تحقیق اور اعلیٰ ٹیکنالوجی کا ایک مرکزی ہب بننے کا ہے۔

بھارت میں غیر ملکی کرنسی کی زبردست آمد

آر بی آئی اسکیم کے تحت 72.85 ارب ڈالر جمع

نئی دہلی: ریزرو بینک آف انڈیا کی جانب سے روپے کو سہارا دینے اور ملک میں ڈالر کی آمد بڑھانے کے لیے شروع کی گئی خصوصی فاریکس اسکیم کو غیر معمولی ردعمل ملا ہے۔ 21 اگست تک مجموعی غیر ملکی کرنسی کی آمد 72.85 ارب ڈالر تک پہنچ گئی، جو توقعات سے کہیں زیادہ ہے۔ اس میں سب سے بڑا حصہ فارن کرنسی نان ۔ ریزیڈنٹ بنک یعنی FCNR(B) ڈپازٹس کا ہے۔ بھارتی بینکوں نے اس ذریعے سے تقریباً 65.4 ارب ڈالر جمع کیے، جو مجموعی رقم کا تقریباً 90 فیصد بنتا ہے۔ اس کے علاوہ او ایف سی پیسے 4.86 ارب ڈالر اور ایکسٹرنل کمرشیل بوورنگے تقریباً 59.2 ارب ڈالر آئے۔ آر بی آئی نے یہ خصوصی ڈالر۔ روپیہ فاریکس سویپ سہولت 8 جون 2026 کو شروع کی تھی۔ اس کا مقصد عالمی غیر یقینی صورتحال اور روپے پر دباؤ کے درمیان ملک میں ڈالر کی دستیابی بڑھانا اور بھارت کی بیرونی ادائیگیوں کی پوزیشن کو مزید مضبوط بنانا تھا۔ اس اسکیم کی کامیابی کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ 31 جولائی تک FCNR(B) ڈپازٹس 7.36 ارب ڈالر تھے، جو صرف تین ہفتوں میں بڑھ کر 65.4 ارب ڈالر ہو گئے۔ غیر ملکی کرنسی کی توقع سے زیادہ آمد کے باعث آر بی آئی نے FCNR(B) کے لیے خصوصی سہولت کی آخری تاریخ 30 ستمبر سے ایک ماہ پہلے کر کے 31 اگست کر دی ہے۔ یہ بڑی سرمایہ آمد بھارت کے زرمبادلہ ذخائر کو بھی تقویت دے رہی ہے۔ 14 اگست تک بھارت کے فاریکس ذخائر بڑھ کر 716.9 ارب ڈالر ہو گئے، جو تقریباً چھ ماہ کی بلند ترین سطح ہے۔ صرف سات ہفتوں میں ذخائر میں تقریباً 50 ارب ڈالر کا اضافہ ہوا اور وہ فروری میں قائم 728.5 ارب ڈالر کے ریکارڈ کے قریب پہنچ گئے۔ آر بی آئی گورنر سنجے ملہوترا کے مطابق ڈالر کی آمد مرکزی بینک اور مارکیٹ کی توقعات سے بھی زیادہ مضبوط رہی ہے۔ مرکزی بینک کو اپنے مختلف اقدامات سے مجموعی طور پر کم از کم 80 ارب ڈالر کی غیر ملکی کرنسی آنے کی توقع ہے۔ یہ اعداد وشمار ایسے وقت میں سامنے آئے ہیں جب عالمی تیل کی قیمتوں اور جغرافیائی سیاسی غیر یقینی صورتحال کے باوجود بھارت کی بیرونی مالی پوزیشن مضبوط ہوئی ہے۔ بڑی مقدار میں ڈالر کی آمد نے زرمبادلہ ذخائر بڑھانے، ادائیگیوں کے توازن کو سہارا دینے اور روپے میں شدید اتار چڑھاؤ سے نمٹنے کے لیے آر بی آئی کی صلاحیت میں اضافہ کیا ہے۔

ایف ڈی اے نے اسکولوں میں مڈ ڈے میل کیلئے لائسنس کو لازمی قرار دیا

ٹیچرس ایسوسی ایشن نے اس فیصلے کی مخالفت کی کہا 'اس کا مطلب یہ ہوا کہ ہم طلبہ استاد نہیں دکاندار ہیں' فیصلہ واپس لینے کا مطالبہ

فوڈ اینڈ ڈرگ ایڈمنسٹریشن کمشنر تکارام منڈے مہم کا رخ اب اسکول میں طلبہ کو تقسیم کئے جانے والے مڈل ڈے میل کی طرف ہے۔ منڈے نے اب اسکولی غذائیت کیلئے ایف ایس ایس اے آئی لائسنس کو لازمی قرار دیا ہے۔ تاہم اس فیصلے پر مڈ ڈے میل اور متعلقہ محکمہ سے متعلق اساتذہ وصدر مدرسین کی انجمنوں نے ناراضگی کا اظہار کیا ہے۔ ٹیچرس ایسوسی ایشن کا کہنا ہے کہ بچوں کو کھانا کھلانا ہماری ذمہ داری ہے، اس کیلئے لائسنس لینے کا مطلب یہ ہے کہ ہم دکاندار ہیں، استاد نہیں۔ ہم یہ قبول نہیں کریں گے۔ اطلاع کے مطابق ایف ڈی اے نے مڈ ڈے میل کیلئے پرنسپل کو اسکول نیوٹریشن ایکٹ کا لائسنس رجسٹریشن حاصل کرنا ضروری قرار دیا ہے۔ اس کے تحت ایک بار جب کوئی پرنسپل اسکول کے نام پر فوڈ بزنس آپریٹر (ایف بی او) کے طور پر لائسنس حاصل کرتا ہے، تو وہ قانونی طور پر کھانا پکانے سے لے کر کھانے کی تقسیم تک پورے عمل کا سربراہ بن جاتا ہے۔ ظاہر ہے یہ فیصلہ مستقبل میں اساتذہ وصدر مدرسین پر لٹکتی ہوئی تلوار ہوگا۔ فوجداری اور دیوانی جرائم کیلئے براہ راست ذمہ داری (ذاتی ذمہ داری) عمل میں آئے گی۔ ایف ایس ایس اے آئی ایکٹ کے سیکشن ۶۶ کے مطابق، اگر کسی تنظیم کے ذریعہ کوئی جرم سرزد ہوتا ہے، تو اس تنظیم کے انچارج یا پرنسپل کو قصوروار ٹھہرایا جاتا ہے۔ نتیجہ میں غذائی سمیت (فوڈ پوائزننگ) کی صورت میں یا اگر غذا غیر معیاری پائی جاتی ہے، تو پولیس اور فوڈ سیفٹی آفیسر براہ راست پرنسپل پر مقدمہ درج کر سکتے ہیں۔ حکومت کی طرف سے فراہم کردہ سامان کا دفاع عدالت میں برقرار رکھنا مشکل ہے، کیونکہ لائسنس پرنسپل کے نام پر ہے۔ ایف ایس ایس اے آئی ایکٹ میں فوڈ سیفٹی کی خلاف ورزیوں کیلئے بہت سخت دفعات ہیں۔ بچوں کو غذائی سمیت کی شکایت ہونے پر ۱۰ لاکھ روپے تک بھی جرمانہ ہے اور ۷ سال سے عمر قید تک کی سزا ہے۔ ٹیچرس ایسوسی ایشن کا کہنا ہے کہ ٹھیکیداروں کے ذریعے اناج تقسیم کیا جاتا ہے۔ ٹھیکیدار یہ کہہ کر معاہدہ واپس لے رہے ہیں کہ سخت ضابطوں اور معیاری اناج کی فراہمی کی وجہ سے یہ کام منافع بخش نہیں رہا۔ انتظامیہ نے زبانی حکم دیا اور پرنسپل سے کہا کہ وہ مقامی طور پر اناج خریدیں۔ اب پرنسپل بازار سے اناج خریدے گا لیکن اس میں کوئی نقص نکل آیا تو سزا بھی وہی بھگتے گا یہ اساتذہ کے ساتھ زیادتی ہے۔

آئی این ایس سدرشنی لزبن، پرتگال پہنچا

نئی دہلی: بھارتی بحریہ کا تربیتی جہاز آئی این ایس سدرشنی اپنی جاری سمندر پار مہم لوکاین 26 کے سلسلے میں 22 اگست کو پرتگال کے شہر لزبن پہنچ گیا۔ تین مستولوں والے اس بحری جہاز نے دریائے ٹیگس کے راستے شاندار انداز میں داخلہ لیا، اور روایتی جہاز رانی اور سمندری مہارتوں کا مظاہرہ کیا۔ بندرگاہ پر قیام کے دوران، جہاز کا عملہ اور تربیت حاصل کرنے والے اہلکار پرتگالی بحریہ کی قیادت، مقامی حکام اور وہاں مقیم بھارتی تارکین وطن کے ساتھ پیشہ ورانہ تبادلوں، ایک دوسرے کے جہازوں کے دوروں اور ثقافتی سرگرمیوں میں حصہ لیں گے۔ لزبن کا یہ دورہ سات ماہ کے بحری سفر کے دوران اس جہاز کا 15 واں پورٹ وزٹ (بندرگاہ کا دورہ) ہے، جو بھارت کے دیرینہ سمندری رابطوں اور دنیا بھر میں خیر سگالی کے جذبے کی توثیق کرتا ہے۔ لوکاین 26 کے ایک حصے کے طور پر، آئی این ایس سدرشنی شراکت دار ممالک کے ساتھ تعلقات کو مضبوط بناتے ہوئے دوستی، تعاون اور بھائی چارے کا پیغام پہنچانے کا سلسلہ جاری رکھے ہوئے ہے۔

۲۵ ر لاکھ ٹن چینی لائق گنا ایتھنول میں چلا گیا: جئے رام رمیش

چینی کی قیمتوں میں شدید اضافہ، شکر 65، گڑ 64 روپے، چاول اور آٹا بالترتیب 16 اور 11 فیصد مہنگا

نئی دہلی: کانگریس جنرل سکریٹری اور رکن پارلیمنٹ جئے رام رمیش نے مودی حکومت کی 'ای 20' پالیسی کو دوراندیشی سے عاری اور عوام مخالف' قرار دیتے ہوئے اس پر سخت حملہ کیا ہے۔ انہوں نے الزام لگایا کہ حکومت کی اس پالیسی کے باعث ایک طرف مہنگائی بڑھ رہی ہے، تو دوسری طرف گاڑی مالکان کو کم مائلیج اور گاڑیوں کے خراب ہونے کی صورت میں نقصان اٹھانا پڑ رہا ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ عوام کو اس پالیسی کا خمیازہ سڑک اور باورچی خانے، دونوں جگہ بھگتنا پڑ رہا ہے۔ جئے رام رمیش نے اپنے آفیشیل 'ایکس' ہینڈل پر جاری بیان میں کہا کہ جب گنے اور اناج سے تیار کیا جانے والا ایتھنول پٹرول میں 20 فیصد تک ملایا جائے گا تو اس کا براہ راست اثر ان اشیا کی دستیابی پر پڑے گا جو گنے اور اناج سے تیار ہوتی ہیں۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ دوسری طرف وہ گاڑیاں، جو 20 فیصد ایتھنول کے استعمال کے لیے تیار نہیں ہیں، ان کے خراب ہونے کا خطرہ بھی رہے گا۔ ان کے مطابق مناسب جانچ کے بغیر ای-20 استعمال کرنے والی گاڑیوں میں مائلیج کم ہونے کا خدشہ ہے۔ کانگریس لیڈر نے دعویٰ کیا کہ اب یہ واضح ہوگیا ہے کہ 25 لاکھ ٹن چینی تیار کرنے لائق گنا ایتھنول بنانے میں استعمال ہوگیا، جس کے نتیجے میں صرف گزشتہ 3 ماہ کے دوران چینی کی قیمت 48 روپے سے بڑھ کر 67 روپے فی کلو اور گڑ کی قیمت 50 روپے سے بڑھ کر 65 روپے فی کلو ہوگئی۔ انہوں نے مزید دعویٰ کیا کہ چاول اور مکئی کا آٹا بھی بالترتیب 16 فیصد اور 11 فیصد مہنگا ہوگیا ہے، جبکہ جانوروں کی خوراک کی قیمت میں 10.34 فیصد اضافہ ہوا ہے۔ جئے رام رمیش نے مودی حکومت پر طنز کرتے ہوئے کہا کہ بغیر سوچے سمجھے ایتھنول تیار کرنے والے اپنے دوستوں کو زیادہ سے زیادہ فائدہ پہنچانے کے لیے گاڑی مالکان کے پاس پیٹرول کے متبادل بھی محدود کر دیے گئے ہیں۔ انہوں نے پیٹرول کی قیمتوں کو بھی حکومت کے خلاف حملے کا ذریعہ بنایا۔ انہوں نے کہا کہ حیرت کی بات یہ ہے کہ بین الاقوامی منڈی میں خام تیل کی قیمتوں میں کمی آئی ہے اور پیٹرول میں 20 فیصد ایتھنول ملانے سے لاگت بھی کم ہوئی ہے، اس کے باوجود پیٹرول کی قیمتوں میں کوئی کمی نہیں کی گئی۔ انہوں نے الزام لگایا کہ حکومت ایک ایسی پالیسی کو جاری رکھے ہوئے ہے جس کا بوجھ عام صارف پر پڑ رہا ہے، جبکہ اس کے فوائد مخصوص ایتھنول تیار کرنے والوں کو مل رہے ہیں۔ نئی دہلی: مرکز نے جمعہ، 21 اگست کو ان دعوؤں کو مسترد کر دیا کہ ایتھنول کے لیے چینی کی تبدیلی مٹھائی کی قیمت میں تیزی سے اضافے کے پیچھے تھی، بجائے اس کے کہ ملوں پر ملکی طلب کو پورا کرنے کے لیے مناسب اسٹاک کے باوجود قیمتوں میں اضافے کا الزام لگایا۔ ریاستوں سے کہا گیا ہے کہ وہ ذخیرہ اندوزی اور بلیک مارکیٹنگ کے خلاف کارروائی کریں، اور 15 اکتوبر کے قریب کچلنے کے ابتدائی آغاز کی تیاری کریں۔ میڈیا کو بریفنگ دیتے ہوئے، خوراک کے سکریٹری سنجیو چوپڑا نے کہا کہ حکومت نے 31 اکتوبر تک 10 لاکھ ٹن چینی کی ڈیوٹی فری درآمد کی اجازت دی ہے اور ڈیلرز اور بلک صارفین جیسے سافٹ ڈرنک اور آئس کریم بنانے والوں پر اسٹاک ہولڈنگ کی حد نافذ کر دی ہے۔ انہوں نے کہا کہ 2025-26 کے لیے پیداوار 306 لاکھ ٹن تک گرنے کے باوجود چینی کا ذخیرہ کافی ہے، جو کہ پہلے کے تخمینہ 343 لاکھ ٹن سے کم ہے، کیڑوں کی بیماری اور زیادہ بارشوں سے پانی جمع ہونے کی وجہ سے۔ سالانہ گھریلو طلب 280-285 لاکھ ٹن ہے۔ کل ہند اوسط خوردہ قیمت 20 جولائی کو 48 روپے فی کلوگرام سے بڑھ کر 56 روپے فی کلوگرام پہنچ گئی ہے۔ چوپڑا نے کہا، ایکس مل قیمتیں صرف 7-10 دنوں میں 47-48 روپے فی کلو سے بڑھ کر 62 روپے فی کلو تک پہنچ گئی ہیں، اور اس اضافے کو "غیر منصفانہ" قرار دیتے ہوئے چوپڑا نے جمعہ کو ائی ایس ایم اے اور نیشنل فیڈریشن آف کوآپریٹو شوگر فیکٹریز (این ایف ایس سی ایف) کے نمائندوں سے ملاقات کی اور انہیں بتایا کہ اچانک اضافہ "قابل قبول نہیں ہے۔" چوپڑا نے کہا، "ہم ہمیشہ چینی کے شعبے کی مدد کرتے رہے ہیں، اور ہم توقع کرتے ہیں کہ وہ ان حالات کا فائدہ نہیں اٹھائیں گے تاکہ ملک کے صارفین کو نقصان پہنچے۔"

راجستھان-یوپی کے سرکاری اسکولوں میں بیرونی افراد کے داخلے اور ویڈیو گرافی پر پابندی کا معاملہ سپریم کورٹ پہنچ گیا

سرکلر کے مطابق سرکاری اسکولوں میں بیرونی افراد، صحافیوں، یوٹیوبرز، سوشل میڈیا سے وابستہ افراد اور سول سوسائٹی کے نمائندوں کے داخلے پر پابندی عائد کی گئی ہے۔ سرکاری اسکولوں میں بیرونی افراد کے داخلے اور ویڈیو گرافی پر پابندی عائد کرنے والے راجستھان حکومت اور اتر پردیش حکومت کے سرکلر کو سپریم کورٹ میں چیلنج کیا گیا ہے۔ وکیل نریندر مشرا کی جانب سے سپریم کورٹ میں عرضی دائر کر کے سرکلر کو منسوخ کرنے کا مطالبہ کیا گیا ہے۔ اس عرضی میں مرکزی حکومت اور تمام ریاستوں کو فریق بنایا گیا ہے۔ عرضی میں کہا گیا ہے کہ ریاستی حکومتوں کا یہ حکم آئین کی دفعہ 14، 19(1)(اے)، 19(1)(جی)، 21 اور 21-اے، یعنی مساوات، اظہار رائے اور زندگی کے بنیادی حقوق کی خلاف ورزی کرتا ہے۔ واضح رہے کہ اس سرکلر کے ذریعے سرکاری اسکولوں میں بیرونی افراد، صحافیوں، یوٹیوبرز، سوشل میڈیا سے وابستہ افراد اور سول سوسائٹی کے نمائندوں کے داخلے پر پابندی عائد کی گئی ہے۔ اس کے علاوہ فوٹو گرافی، ویڈیو گرافی، انٹرویو، آڈیو ریکارڈنگ اور لائیو اسٹریمنگ پر بھی پابندی عائد کی گئی ہے۔ 16 اگست کو راجستھان کے محکمہ تعلیم کی جانب سے سرکاری اسکولوں میں بیرونی افراد (جن میں میڈیا اہلکار بھی شامل ہیں) کے داخلے کو منظم کرنے کے لیے نئی گائیڈ لائنز جاری کی گئی تھیں۔ ان ہدایات کے تحت طلبہ یا اسکول کی سرگرمیوں سے متعلق فوٹو گرافی، ویڈیو گرافی، انٹرویو، آڈیو ریکارڈنگ اور لائیو اسٹریمنگ کے لیے اسکول کے پرنسپل یا ادارے کے سربراہ سے پہلے اجازت لینا ضروری ہوگا۔ سیکنڈری ایجوکیشن ڈائریکٹر للت کمار کی جانب سے 16 اگست (اتوار) کو جاری حکم کے مطابق پرنسپل یا اسکول کے مجاز افسران کی پیشگی اجازت کے بغیر کسی بیرونی شخص کو اسکول کے احاطے میں داخل ہونے کی اجازت نہیں ہوگی۔ ہر وزیٹر کو رجسٹر میں اندراج کرنا ہوگا۔ تمام وزیٹرز کو اسکول میں داخل ہونے سے پہلے وزیٹر رجسٹر میں اپنی معلومات درج کرنی ہوں گی۔ جاری کیے گئے حکم کے مطابق بیرونی افراد کو کلاس روم، لیبارٹری، لائبریری، ہاسٹل، کھیل کے میدان، ریسٹ روم یا ان دیگر علاقوں میں داخل ہونے کی اجازت نہیں ہوگی، جہاں طلبہ کی سرگرمیاں جاری ہوں، جب تک کہ ان کے ساتھ پرنسپل، کوئی استاد یا اسکول کا کوئی دیگر مجاز افسر موجود نہ ہو۔

وزیر اعظم مودی نے 'اسپیس اسٹارٹ اپس' کے سی ای او اور بانیوں سے کی گفتگو

وزیر اعظم مودی نے بات چیت کی ویڈیو ایکس پر شیئر کرتے ہوئے لکھا کہ "ہندوستان کے سب سے ہونہار اسپیس اسٹارٹ اپس سے ملاقات ہوئی

بین الاقوامی خلائی دن کے موقع پر وزیر اعظم نریندر مودی نے نئی دہلی میں اسپیس اسٹارٹ اپس کے سی ای اوز اور بانیوں سے گفتگو کی۔ اس بات چیت کے دوران وزیر اعظم نے لوگوں کی زندگیوں کو بہتر بنانے کے لیے خلائی ٹیکنالوجی کے وسیع پیمانے پر استعمال پر زور دیا۔ وزیر اعظم مودی نے بات چیت کی ویڈیو ایکس پر شیئر کرتے ہوئے لکھا کہ "ہندوستان کے سب سے ہونہار اسپیس اسٹارٹ اپس سے ملاقات ہوئی۔ ہمیشہ کی طرح ان کی توانائی اور بلند حوصلوں کو دیکھ کر بہت متاثر ہوا۔ آپ کو ان کی سوچ اور مثبت نقطۂ نظر ضرور پسند آئے گا۔ مجھے ضرور بتائیں، ہندوستان کے خلائی سفر کے بارے میں آپ کو سب سے زیادہ کیا چیز خوش کرتی ہے۔" وزیر اعظم نے تمام سی ای او اور بانیوں سے کہا کہ "آپ لوگوں نے ایک نئے شعبے میں ہمت دکھائی ہے۔ سب سے بڑی بات یہ ہے کہ آپ نے حکومت کی بات پر بھروسہ کیا۔ میرا ماننا رہا ہے کہ ہم جو بھی فیصلہ کریں، اس پر قائم رہیں اور بار بار تبدیلی نہ کریں۔" ہندوستان کے پہلے اسپیس ٹیک یونیکورن کے سی ای او نے وزیر اعظم مودی کو بتایا کہ "18 جولائی کو ہم نے ہندوستان کا پہلا نجی راکٹ کامیابی کے ساتھ لانچ کیا تھا، یہ ابھی شروعات ہے۔ اگلے سال ہم ہر ماہ ایک راکٹ لانچ کرنے کے منصوبے پر کام کر رہے ہیں، اس کے لیے 3 فیکٹریاں تیار ہیں۔ ان فیکٹریوں میں ایک ماہ میں ایک راکٹ بنانے کی صلاحیت ہے۔ میرا خواب ہے کہ ہر ہفتے اور پھر ہر دن ایک راکٹ لانچ کیا جائے۔" ایک سی ای او نے وزیر اعظم کو بتایا کہ "ہم نے ایک ایسا انجن بنایا ہے، جو دنیا کے جدید ترین انجنوں میں سے ایک ہے۔ اس انجن کا تجربہ جاری ہے۔" ایک دیگر سی ای او نے کہا کہ "اسپیس انڈسٹری کھلنے کے بعد امریکہ اور یورپ میں رہنے والے لوگ یہاں آکر کام کرنا چاہتے ہیں۔" اس پر وزیر اعظم نے کہا کہ "ہمیں بہت سے لوگوں کو ساتھ جوڑنا ہے۔ اس (خلائی) شعبے میں دنیا بھر کے لوگوں کو ہندوستان آنے کے لیے راغب کرنا ہوگا۔ آپ کی وجہ سے ہم ایسا کر سکتے ہیں۔" ایک دیگر سی ای او نے وزیر اعظم کو بتایا کہ "ہم سیٹلائٹ کے انجن بناتے ہیں۔ عالمی سطح پر بہت اچھا ردعمل ملا ہے۔ برآمدات کے لیے ہندوستانی حکومت کی جانب سے بہت تعاون ملا ہے۔" اس پر وزیر اعظم مودی نے کہا کہ "تخمینہ کے معاملے میں ہم مدمقابل ہیں اور ٹیلنٹ کے معاملے میں تو کوئی سوال ہی نہیں اٹھتا۔ خطرہ مول لینے کی صلاحیت ہمارے ملک کے لوگوں میں زیادہ ہوتی ہے۔ اس کی وجہ سے ہم اپنی جگہ بہت تیزی سے بنا سکتے ہیں۔" اسپیس فارما اسٹارٹ اپ کے انٹرکش نے پی ایم مودی سے کہا کہ "ہم ہندوستان کے پہلے فارما اسٹارٹ اپ ہیں۔ ہم ایسے سیٹلائٹ بنا رہے ہیں، جو خلا میں جا کر 'فارماسیوٹیکل مینوفیکچرنگ' کر سکیں اور اسے واپس لا سکیں۔"

بہار: تیجسوی یادو نے راگھوپور کے کٹاؤ سے

متاثرہ علاقوں کا معائنہ کیا، افسران کو الرٹ رہنے کی ہدایت

تیجسوی یادو نے افسران سے کہا کہ گنگا کے پانی کی سطح میں اضافے کے باعث پیدا ہونے والی صورتحال کو سنجیدگی سے لیا جائے اور حساس علاقوں میں انتظامی تیاریاں مضبوط رکھی جائیں۔ راشٹریہ جنتا دل (آر جے ڈی) کے قومی کارگزار صدر اور بہار اسمبلی میں اپوزیشن لیڈر تیجسوی یادو نے گنگا ندی میں بڑھتی ہوئی پانی کی سطح اور تیز بہاؤ کے درمیان اپنے اسمبلی حلقے راگھوپور کے کٹاؤ سے متاثرہ علاقوں کا معائنہ کیا۔ انہوں نے دریا کے کنارے واقع گاؤں میں منڈلاتے سیلاب اور کٹاؤ کے خطرے کا جائزہ لیا اور متعلقہ افسران و انجینئروں سے صورتحال کے بارے میں تفصیلی معلومات حاصل کیں۔ تیجسوی یادو نے معائنے کے دوران گنگا کے پانی کی سطح میں مسلسل اضافے اور ندی کے تیز بہاؤ سے متاثرہ علاقوں کی صورتحال دیکھی۔ انہوں نے افسران سے پانی کی سطح، کٹاؤ کی صورتحال اور ممکنہ خطرے والے علاقوں کے بارے میں معلومات حاصل کیں۔ اس دوران انہوں نے مقامی لوگوں سے بھی بات چیت کر کے ان کے مسائل اور خدشات کے بارے میں جانکاری حاصل کی۔ آر جے ڈی کی جانب سے جاری معلومات کے مطابق تیجسوی یادو نے افسران کو پانی کی سطح اور کٹاؤ کی صورتحال پر مسلسل نظر رکھنے کی ہدایت دی۔ انہوں نے کہا کہ ممکنہ خطرے کے پیش نظر انتظامیہ کو پوری طرح الرٹ موڈ میں رہنا چاہیے تاکہ کسی بھی ہنگامی صورتحال میں فوری کارروائی کی جا سکے۔ انہوں نے متعلقہ افسران اور انجینئروں سے دریائی کنارے واقع علاقوں میں کٹاؤ کی صورتحال پر خصوصی نظر رکھنے اور ضرورت کے مطابق کٹاؤ روکنے کا کام فوری طور پر شروع کرانے کو کہا۔ ساتھ ہی مقامی دیہاتیوں کے ساتھ بہتر تال میل برقرار رکھنے اور انہیں بروقت ضروری معلومات فراہم کرنے کی ہدایت دی۔ تیجسوی یادو نے افسران سے کہا کہ گنگا کے پانی کی سطح میں اضافے کے باعث پیدا ہونے والی صورتحال کو سنجیدگی سے لیا جائے اور حساس علاقوں میں انتظامی تیاریاں مضبوط رکھی جائیں۔ انہوں نے ممکنہ سیلاب اور کٹاؤ سے نمٹنے کے لیے ضروری وسائل کی دستیابی یقینی بنانے اور متاثرہ لوگوں کو فوری امداد پہنچانے کا انتظام رکھنے پر بھی زور دیا۔ قابل ذکر ہے کہ راگھوپور کا علاقہ گنگا ندی سے گھرا ہونے کی وجہ سے ہر سال سیلاب اور کٹاؤ کے چیلنج کا سامنا کرتا ہے۔ پانی کی سطح بڑھنے کے ساتھ ہی دریا کے کنارے واقع علاقوں میں رہنے والے دیہاتیوں کی تشویش بھی بڑھ گئی ہے۔ ایسے میں تیجسوی یادو کے اس دورے کو مقامی سطح پر صورتحال کا جائزہ لینے اور انتظامیہ کو چوکس رہنے کا پیغام دینے کے طور پر دیکھا جا رہا ہے۔

صفدر جنگ اسپتال میں پہلا روبوٹک نی 'ریپلیسمنٹ' کامیاب

آرتھوپیڈک ٹیم کی قیادت ڈاکٹر بھگوتی پرساد شرمانے کی جبکہ ان کے ساتھ ڈاکٹر دھروے مینی اور ڈاکٹر کارتک یادو تھے

دہلی میں وردھمان مہاویر میڈیکل کالج (وی ایم ایم سی) اور صفدر جنگ اسپتال کے سنٹرل انسٹی ٹیوٹ آف آرتھوپیڈکس (سی آئی او) نے جدید علاج کے شعبے نے بڑی کامیابی حاصل کی ہے۔ اسپتال نے 22 اگست کو اپنا پہلا روبوٹ اسسٹڈ ٹوٹل نی ریپلیسمنٹ (ٹی کے آر، گھٹنے کی تبدیلی) کامیابی کے ساتھ کیا۔ سی آئی او میں روبوٹ۔ اسسٹڈ آرتھوپیڈک سرجری کا آغاز وی ایم ایم سی اور صفدر جنگ اسپتال کی ڈائریکٹر ڈاکٹر کویتا شرما کی قیادت، حمایت اور حوصلہ افزائی سے ہوا ہے۔ اس اقدام سے سرکاری صحت کے نظام میں جدید اور ٹیکنالوجی پر مبنی آرتھوپیڈک دیکھ بھال کو مزید مضبوطی ملے گی۔ یہ سرجری سنٹرل انسٹی ٹیوٹ آف آرتھوپیڈکس کے ڈائریکٹر پروفیسر ڈاکٹر سمت سورل کی رہنمائی میں کی گئی۔ سرجری کرنے والی ٹیم کی قیادت کنسلٹنٹ پروفیسر اور یونٹ ہیڈ ڈاکٹر بھگوتی پرساد شرمانے کی۔ یہ تاریخی سرجری 'آیوشمان بھارت' منصوبہ کے تحت مکمل طور پر مفت کی گئی۔ یہ آپریشن اس مرکزی سرکاری اسپتال میں 75 سالہ ایک معاشی طور پر کمزور مرد مریض کا کیا گیا۔ آرتھوپیڈک ٹیم کی قیادت ڈاکٹر بھگوتی پرساد شرمانے کی جبکہ ان کے ساتھ ڈاکٹر دھروے مینی اور ڈاکٹر کارتک یادو تھے۔ اینستھیزیا ٹیم کی قیادت ڈاکٹر سشیل گوریا نے کی۔ آپریشن تھیٹر کی نرسنگ اسٹاف سسٹر ریکھا اور ریتیکا اور ٹیکنیکل اسٹاف وجیندر کی ٹیم نے بھی ضروری تعاون فراہم کیا۔ نئے روبوٹک سسٹم کی ایک بڑی خصوصیت یہ ہے کہ یہ اپ گریڈ ایبل پلیٹ فارم ہے، جس سے سی آئی او میں روبوٹ اسسٹڈ آرتھوپیڈک سرجری کے دائرے کو مزید وسیع کرنے کی گنجائش ہے۔ یہ پلیٹ فارم ٹوٹل نی ریپلیسمنٹ، پارشل نی ریپلیسمنٹ اور ہپ جوائنٹ ریپلیسمنٹ جیسی سرجریوں میں مدد کر سکتا ہے۔ مستقبل میں ٹیکنالوجی اور سافٹ ویئر اپ گریڈ کے ساتھ اسی پلیٹ فارم کے ذریعے روبوٹ اسسٹڈ اسپائن سرجری بھی ممکن ہو سکے گی، جس سے مریضوں کے لیے جدید جراحی خدمات کا دائرہ مزید وسیع ہوگا۔ روبوٹ اسسٹڈ سرجری سے آپریشن سے پہلے کی منصوبہ بندی اور سرجری کے دوران درستگی میں مدد ملتی ہے، خاص طور پر امپلانٹ کی پوزیشن اور الائنمنٹ کے معاملے میں۔ سی آئی او میں اس ٹیکنالوجی کی آمد سے مستقبل میں مریضوں کے لیے جدید آرتھوپیڈک سرجری تک رسائی بڑھے گی۔ سب سے اہم بات یہ ہے کہ مرکزی سرکاری اسپتال میں 'آیوشمان بھارت' کے تحت اس ٹیکنالوجی کی دستیابی سے معاشی طور پر کمزور طبقے کے مریضوں کو بھی جدید روبوٹک آرتھوپیڈک دیکھ بھال مل سکے گی۔

وزارت تجارت پیوش گوئل کا چار روزہ جاپان کا دورہ

نئی دہلی: تجارت وصنعت کے مرکزی وزیر جناب پیوش گوئل، 24 سے 27 اگست 2026 تک جاپان کا دورہ کریں گے، جس کے دوران وہ ٹوکیو، ناگویا اور اوساکا جائیں گے۔ وہ جاپان جانے والے بھارت کے اب تک کے سب سے بڑے کاروباری وفد کی قیادت کر رہے ہیں، جو 200 سے زائد کاروباری نمائندوں پر مشتمل ہے اور مینوفیکچرنگ، سیمی کنڈکٹرز، ماحول دوست توانائی، اسٹیل، آٹوموٹو، مالیاتی خدمات، ہیلتھ کیئر اور اسٹارٹ اپس جیسے مختلف شعبوں کا احاطہ کرتا ہے۔ یہ دورہ اس عظیم عزم کی عکاسی کرتا ہے جو دونوں ممالک اپنی خصوصی اسٹریٹجک اور عالمی شراکت داری کے لیے رکھتے ہیں، اور یہ ایک ایسے وقت میں ہو رہا ہے جب بھارت اور جاپان تجارتی اور سرمایہ کاری کے تعلقات کو نمایاں طور پر گہرا کرنے کے خواہاں ہیں۔ ٹوکیو میں، وزیر موصوف بڑے جاپانی کاروباری اداروں اور صنعتی گھرانوں کی اعلیٰ قیادت کے ساتھ ملاقاتوں کا اہتمام کریں گے جو طویل عرصے سے بھارت کی ترقی میں شراکت دار رہے ہیں، اور اس کے ساتھ ساتھ کیدانرین (جاپان بزنس فیڈریشن) کے ساتھ ایک گول میز کانفرنس بھی ہوگی، جو کہ 1,500 سے زائد معروف جاپانی کمپنیوں کی نمائندگی کرنے والی سب سے بڑی تنظیم ہے۔ سیمی کنڈکٹرز، مصنوعی ذہانت، اسٹارٹ اپس، اور غیر ملکی ادارہ جاتی سرمایہ کاروں کے ساتھ روابط پر خصوصی سیشنز کی منصوبہ بندی کی گئی ہے، جو سرمایہ کاری اور جدت طرازی کی منزل کے طور پر بھارت کی بڑھتی ہوئی کشش کی عکاسی کرتے ہیں۔ وزیر موصوف اپنے ہم منصب، وزیر برائے معیشت، تجارت وصنعت جناب اکازاوا ریوی کے ساتھ باہمی گفت وشنید بھی کریں گے، اور جاپانی حکومت و پارلیمنٹ کے سینئر ارکان سے ملاقاتوں کے علاوہ جاپان میں مقیم بھارتی برادری سے بات چیت کریں گے۔ وسطی جاپان کے صنعتی گڑھ، ناگویا میں وزیر موصوف چوکیرین (سینٹرل جاپان اکنامک فیڈریشن) اور ناگویا چیمبر آف کامرس اینڈ انڈسٹری کے ساتھ ایک روڈ شو کی قیادت کریں گے، اور آئچی پریفیکچر (صوبائی انتظامیہ) کی قیادت سمیت آٹوموٹو اور اسٹیل کے شعبوں کے بڑے مینوفیکچرنگ سرمایہ کاروں کے ساتھ بات چیت کریں گے۔ اس دورے کا اختتام اوساکا میں سرمایہ کاروں اور کاروباریوں کے روڈ شو کے ساتھ ہوگا، جس کے دوران الیکٹرانکس، صنعتی اور صارفین کے شعبوں کی معروف جاپانی کمپنیوں کے ساتھ ملاقاتیں کی جائیں گی، جن کا مقصد بھارت کی مینوفیکچرنگ، ماحول دوست توانائی اور صارفین کی منڈیوں میں موجود مواقع کو اجاگر کرنا ہے۔

ہندوستان، چین مستحکم تعلقات میں دلچسپی رکھتے ہیں

لیکن سرحدی صورتحال تعلقات کا تعین کرے گی: جے شنکر

نئی دہلی: ہندوستان اور چین کے مستحکم دوطرفہ تعلقات کو برقرار رکھنے میں مشترکہ دلچسپی ہے، وزیر خارجہ ایس جے شنکر نے ہفتہ کو کہا، اس بات پر زور دیتے ہوئے کہ سرحد کی حالت بڑی حد تک دونوں ممالک کے درمیان تعلقات کی حالت کا تعین کرے گی۔ دہلی میں ایک تقریب سے خطاب کرتے ہوئے، جے شنکر نے کہا کہ ہندوستان 2020 اور 2024 کے درمیان چین کے ساتھ خاص طور پر مشکل مرحلے سے گزرا ہے، اس کی بنیادی وجہ سرحد کے ساتھ حالات ہیں۔ "میرے خیال میں ہم 2020 کے موسم گرما اور 2024 کے خزاں کے درمیان خاص طور پر خراب پیچ سے گزرے، اور یہ بنیادی طور پر سرحدی علاقوں کی صورتحال کا نتیجہ تھا۔ جے شنکر نے زور دے کر کہا کہ سرحد کے ساتھ امن وسکون دوطرفہ تعلقات کے لیے ضروری ہے۔ انہوں نے کہا کہ "دن کے اختتام پر، سرحدی علاقوں میں امن وسکون اچھے تعلقات کے لیے ایک شرط ہے، اور سرحد کی حالت، بہت بڑے پیمانے پر، قدرتی طور پر تعلقات کی حالت کا تعین کرے گی۔ وزیر نے کہا کہ ہندوستان کو اپنی صلاحیتوں کو مضبوط کرتے ہوئے اور اپنے مفادات پر ثابت قدم رہتے ہوئے چین سمیت پوری دنیا کے ساتھ اقتصادی طور پر منسلک ہونا پڑے گا۔ انہوں نے کہا، دنیا مسابقتی ہے، ہمیں اپنی طاقتوں کو بڑھانا چاہیے۔ ہمیں پوری دنیا کے ساتھ کاروبار کرنا ہے، اس میں چین بھی شامل ہے۔ لیکن یہ ضروری ہے کہ ہم ان کے ساتھ اعتماد کے ساتھ نمٹیں اور ہم اپنے موقف پر قائم رہیں جیسا کہ ہم سرحد پر کھڑے ہیں۔

جموں سری نگر روٹ پر تیسری وندے

بھارت ایکسپریس شروع ہوگی، ادھم پور کو بھی ملے گا اسٹاپ

جموں: بھارتی ریلوے نے جموں اور سری نگر کے درمیان تیسری وندے بھارت ایکسپریس شروع کرنے کا فیصلہ کیا ہے، جس میں مقامی عوام کے مطالبے پر ادھم پور کو بھی اسٹاپ کے طور پر شامل کیا جائے گا۔ اس پیش رفت سے جموں، ادھم پور اور وادی کشمیر کے درمیان ریل رابطہ مزید مضبوط ہوگا۔ مرکزی وزیر ڈاکٹر جتیندر سنگھ نے بتایا کہ ریلوے کی وزارت نے نئی وندے بھارت سروس کے لیے ادھم پور میں اسٹاپ کی منظوری دے دی ہے۔ انہوں نے کہا کہ یہ فیصلہ علاقے کے لوگوں کے طویل عرصے سے جاری مطالبے اور ان کی جانب سے کی گئی درخواست کے بعد کیا گیا۔ ڈاکٹر جتیندر سنگھ نے اس فیصلے کو خطے کے عوام کی خواہشات کے تئیں وزیر اعظم نریندر مودی کی توجہ کا ایک اور اظہار قرار دیا اور ریلوے وزیر اشونی ویشنو کا فوری اور مثبت اقدام پر شکریہ ادا کیا۔ نئی سروس سے جموں، ادھم پور اور سری نگر کے درمیان سفر زیادہ تیز اور آرام دہ ہونے کی توقع ہے۔ وندے بھارت ٹرینیں جدید ٹیکنالوجی، بہتر حفاظتی نظام اور زیادہ آرام دہ سفری سہولیات سے لیس ہیں اور بھارتی ریلوے کی جاری جدید کاری کا اہم حصہ ہیں۔ جموں و کشمیر میں نئی وندے بھارت سروس کی توسیع کو خطے میں گزشتہ برسوں کے دوران ہونے والی ریل انفراسٹرکچر کی بڑی تبدیلی کے تسلسل کے طور پر دیکھا جا رہا ہے، جس سے وادی کشمیر کا ملک کے باقی حصوں کے ساتھ رابطہ مزید بہتر ہوگا اور مسافروں، سیاحت اور مقامی معیشت کو فائدہ پہنچنے کی توقع ہے۔

مشرقی ساحل پر مال بردار جہاز غرق، بھارت کا بڑے پیمانے پر ریسکیو آپریشن

نئی دہلی: بھارت نے خلیج بنگال میں اڈیشہ کے ساحل کے قریب پاناما کے پرچم بردار مال بردار جہاز اوسین ونر کے ڈوبنے کے بعد بڑے پیمانے پر سرچ اینڈ ریسکیو آپریشن شروع کر دیا ہے۔ جہاز پر مجموعی طور پر 24 افراد سوار تھے، جن میں 20 چینی، تین میانمار اور ایک بنگلہ دیشی شہری شامل ہیں۔ بھارتی کوسٹ گارڈ کے مطابق جہاز کے ساتھ ہفتے کے روز اچانک رابطہ منقطع ہوگیا، جس کے بعد معلوم ہوا کہ وہ مشرقی بھارتی ساحل کے قریب سمندر میں ڈوب گیا ہے۔ جہاز خام لوہا لے جا رہا تھا جبکہ حادثے کی اصل وجہ ابھی سامنے نہیں آئی۔ ابتدائی کارروائی میں دو افراد کو لائف رافٹس سے زندہ بچا لیا گیا، جبکہ باقی 22 افراد کی تلاش جاری ہے۔ تازہ اطلاعات کے مطابق بھارتی کوسٹ گارڈ نے سرچ آپریشن کو تیز کرتے ہوئے تین بحری جہاز علاقے میں تعینات کیے ہیں۔ کوسٹ گارڈ نے سرچ اینڈ ریسکیو مشن کے لیے سری وجے پورم، سابق پورٹ بلیئر، سے بھی جہاز روانہ کیے۔ حادثہ بھارتی ساحل سے خاصے فاصلے پر پیش آنے کے باعث وسیع سمندری علاقے میں تلاش کا کام جاری ہے۔ بھارتی حکام کی فوری کارروائی ایک ایسے وقت میں سامنے آئی ہے جب جہاز کے عملے کی بڑی اکثریت غیر ملکی، خصوصاً چینی شہریوں پر مشتمل ہے۔

ہندی بھون میں اردو کا مشاعرہ، یہ امتزاج ہی اپنے آپ میں گنگا جمنی تہذیب کی خوبصورت مثال ہے: عاطف رشید

اردو اکادمی، دہلی کے زیر اہتمام مشاعرہ جشن آزادی کا انعقاد

نئی دہلی: اردو اکادمی، دہلی کے زیر اہتمام جشنِ آزادی کے موقع پر ہندی بھون، آئی ٹی او، نئی دہلی میں ایک پروقار "مشاعرہ جشنِ آزادی" کا انعقاد کیا گیا۔ مشاعرے میں ملک کے مختلف علاقوں سے تعلق رکھنے والے معروف شعرائے کرام نے شرکت کی اور اپنے منتخب کلام سے سامعین کو محظوظ کیا۔ اس موقع پر مہمانانِ خصوصی کے علاوہ شعر و ادب سے وابستہ شخصیات اور ادب نواز سامعین کی بڑی تعداد موجود تھی۔ پروگرام کے آغاز میں اردو اکادمی، دہلی کے سکریٹری جناب لیکھ راج نے مہمانِ خصوصی جناب عاطف رشید، سابق وائس چیئرمین، قومی اقلیتی کمیشن، حکومتِ ہند کو پودا پیش کر کے ان کا استقبال کیا۔ اس کے بعد اکادمی کے سینئر کارکنان محمد ہارون اور عزیر حسن قدوسی نے مہمانِ مکرم جناب فیروز بخت، سابق چانسلر، مولانا آزاد اردو یونیورسٹی اور مہمانِ اعزازی جناب عبدالماجد نظامی، ایڈمنسٹریٹو ہیڈ و گروپ ایڈیٹر، سہارا انڈیا میڈیا کو پودے پیش کر کے خیر مقدم کیا اور سکریٹری جناب لیکھ راج نے مشاعرے میں شرکت کرنے والے تمام شعرائے کرام کو پھول پیش کر کے ان کا پرتپاک استقبال کیا۔ مشاعرے کی صدارت کی ذمہ داری ہندی اور اردو کے معروف شاعر جناب دکشت دنکوری کو سونپی گئی، جبکہ نظامت کے فرائض معروف شاعر جناب اعجاز انصاری نے انجام دیے۔ بعد ازاں سکریٹری اردو اکادمی، مہمانانِ خصوصی اور شعرائے کرام نے مشترکہ طور پر شمع روشن کر کے مشاعرے کا باضابطہ افتتاح کیا۔ سکریٹری اکادمی جناب لیکھ راج نے اظہار خیال کرتے ہوئے کہا کہ اردو اکادمی ہر سال جشنِ آزادی کے موقع پر مشاعرے کا انعقاد اس جذبے کے ساتھ کرتی ہے کہ ملک کی آزادی کی قدر و منزلت کو اجاگر کیا جائے اور ان عظیم شہداء، مجاہدینِ آزادی اور جانباز سپوتوں کو خراجِ عقیدت پیش کیا جائے، جن کی قربانیوں اور جدوجہد کے نتیجے میں ہمیں آزادی کی نعمت حاصل ہوئی۔ انہوں نے کہا کہ آزادی کی حفاظت کرنا اور اس کی اقدار کو آئندہ نسلوں تک منتقل کرنا ہم سب کی مشترکہ ذمہ داری ہے۔ انھوں نے دہلی حکومت کی جانب سے اردو اکادمی کی ادبی و ثقافتی سرگرمیوں اور پروگراموں کی حوصلہ افزائی کو سراہتے ہوئے کہا کہ وزیر اعلیٰ دہلی محترمہ ریکھا گپتا اور وزیر فن، ثقافت و السنہ، حکومتِ دہلی جناب کپل مشرا کی مثبت اور حوصلہ افزا کوششوں کے نتیجے میں اردو اکادمی اپنے ادبی و ثقافتی پروگراموں کو مزید وسعت اور خوبصورتی کے ساتھ پیش کر رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ جشنِ آزادی کے موقع پر منعقد ہونے والا یہ مشاعرہ "ہر گھر ترنگا" مہم کے تحت منعقد کیے جانے والے اہم پروگراموں میں سے ایک ہے، جس کے ذریعے قومی یکجہتی اور وطن سے محبت کے جذبے کو فروغ دیا جا رہا ہے۔

Printed and Published by MR. KAMAR AHMED MOHAMMED UMER ANSARI on behalf of ADAA PRODUCTION PVT LTD. at SOMANI PRINTING PRESS Unit No.4, Gr. Floor. N.K. Ind. Estate, off Aarey Road, Near Parvasi. Ind. Estate, Gate No.2, Goregaon (E), Mumbai-400063, Maharashtra, INDIA. Published at Navjeevan Commercial Building No. 3, 14th Floor, Office No.-1417, Mumbai, Dist-Mumbai-400 008, Maharashtra. Editor: KAMAR AHMED MOHAMMED UMER ANSARI (Responsible for selection of news under the Press and Registration of Books Act 1867). Editor concerns is not necessary in all published articles. In case of any dispute or an any legal issues with the published articles the complaint should be registered in Mumbai Jurisdiction Court. Reproduction in whole or in part without the written permission of the Publisher is prohibited. RNI NO. MAHURD/2019/77823. Tel: 22-49730011 / 22-49731366, Email:mumbairaabta@gmail.com

ممبئی رابطہ
مرشدانِ خبر
MUMBAIRAABTA

نیدرلینڈ سے ہارگئی ٹیم انڈیا، ورلڈ کپ ٹرافی جیتنے کا خواب چکنا چور

ورلڈ کپ کی تاریخ میں ہندوستانی ٹیم کبھی بھی نیدرلینڈ کو نہیں ہرا سکی ہے۔ سال 2026 ہاکی ورلڈ کپ میں نیدرلینڈ

نے ٹیم انڈیا کو 1-3 سے شکست دی۔ بھارت کے لیے یہ مقابلہ 'کرو یا مرو' کی حیثیت رکھتا تھا، کیونکہ آخری چار میں پہنچنے کے لیے اسے ہر حال میں نیدرلینڈز کو شکست دینا ضروری تھا۔ ورلڈ کپ کی تاریخ میں بھارتی ٹیم اب تک نیدرلینڈز کو شکست دینے میں کامیاب نہیں ہوسکی ہے۔ سال 2026 ہاکی ورلڈ کپ میں میزبان نیدرلینڈز نے بھارت کو 1-3 سے شکست دے کر سیمی فائنل میں جگہ یقینی بنالی ہے۔ اس شکست کے ساتھ ہی ہرمن پریت سنگھ کی قیادت والی بھارتی ٹیم ورلڈ کپ کے سیمی فائنل کی دوڑ سے باہر ہوگئی ہے۔ بھارت کے لیے یہ مقابلہ 'کرو یا مرو' کی حیثیت رکھتا تھا، کیونکہ آخری چار میں پہنچنے کے لیے اسے ہر حال میں نیدرلینڈز کو شکست دینا ضروری تھا۔ ورلڈ کپ کی تاریخ میں بھارتی ٹیم اب تک نیدرلینڈز کو شکست دینے میں کامیاب نہیں ہوسکی ہے۔ اس شکست کے بعد بھارت اب دوسرے راؤنڈ کے اپنے آخری میچ میں پیر کو ارجنٹینا کے خلاف میدان میں اترے گا۔ اس کے بعد بھارتی ٹیم پانچویں سے آٹھویں پوزیشن کے لیے کلاسیفکیشن مقابلے کھیلے گی۔ مقابلے میں بھارت کی جانب سے واحد گول کپتان ہرمن پریت سنگھ نے 52ویں منٹ میں کیا۔ نیدرلینڈز کی جانب سے ڈوکو ٹیلگن کیمپ، یپ ہوڈیمیکرز اور وان ڈام یپ نے گول کیے۔ اس جیت کے ساتھ نیدرلینڈز نے سیمی فائنل میں اپنی جگہ بنالی۔ پہلے راؤنڈ میں انگلینڈ سے شکست کے بعد بھارتی ٹیم دوسرے راؤنڈ میں کوئی پوائنٹ لے کر نہیں آئی تھی۔ اب اگر بھارت ارجنٹینا کو بھی شکست دے دیتا ہے تو اس کے مجموعی طور پر صرف تین پوائنٹس ہوں گے، جس کے بعد آخری چار میں پہنچنے کی اس کی امیدیں ختم ہوچکی ہیں۔ بھارتی ٹیم نے پہلے ہاف میں انتہائی منظم کھیل پیش کیا اور میزبان ٹیم کو گول کرنے کا کوئی موقع نہیں دیا۔ بھارتی دفاع نے مسلسل دباؤ کے باوجود کوئی بڑی غلطی نہیں کی، جبکہ مڈفیلڈ میں بھی کھلاڑیوں نے محتاط انداز میں کھیلتے ہوئے ڈچ ٹیم کو آسانی سے گیند پر قبضہ جمانے نہیں دیا۔ میچ کے تیسرے منٹ میں بھارت نے دائیں جانب سے حملہ کرتے ہوئے سرکل میں داخل ہونے کی کوشش کی لیکن ڈچ دفاع نے اسے ناکام بنادیا۔ آٹھویں منٹ میں ہاردک کے پاس پر راجیندر گیند لے کر ڈی کے اندر پہنچے، تاہم ایک بار پھر ڈچ دفاع کے سامنے بھارتی حملہ بے اثر ہوگیا۔ 13ویں منٹ میں نیدرلینڈز کو میچ کا پہلا پنالٹی کارنر ملا۔

آسٹریلیا نے لیا شکست کا بدلہ، دوسرے ٹیسٹ کے

دوسرے ہی دن بنگلہ دیش کو اننگز اور ۵۱ رنز سے ہرایا

نئی دہلی: آسٹریلیا کی جانب سے مچل اسٹارک نے ایک بار پھر تباہ کن بولنگ کرتے ہوئے 4 وکٹیں حاصل کیں۔ پیٹ کمنز اور ناتھن لیون نے بھی 3،3 وکٹیں لے کر بنگلہ دیش کی بیٹنگ لائن کو مکمل طور پر تہس نہس کر دیا۔ اس سے قبل پہلی اننگز میں بھی مچل اسٹارک نے 6 وکٹیں حاصل کی تھیں۔ بنگلہ دیش کی پہلی اننگز صرف 64 رنز پر سمٹ گئی تھی، جس کے بعد آسٹریلیا نے 146 رنز کی برتری حاصل کر کے میچ پر اپنی گرفت مضبوط کرلی تھی۔ آسٹریلیا نے ڈارون میں کھیلے گئے سیریز کے پہلے ٹیسٹ میں بنگلہ دیش کے ہاتھوں ملنے والی شکست کا زبردست بدلہ لیتے ہوئے دوسرے ٹیسٹ میں یکطرفہ انداز میں کامیابی حاصل کرلی۔ ساؤتھ میکے میں کھیلے گئے دوسرے ٹیسٹ میں آسٹریلیا نے بنگلہ دیش کو دوسرے ہی دن اننگز اور 51 رنز سے شکست دے دی۔ اس کامیابی کے ساتھ آسٹریلیا نے دو میچوں کی سیریز 1-1 سے برابر کردی۔ اتوار کو دوسرے دن کے کھیل کا آغاز آسٹریلیا نے اپنی پہلی اننگز میں 8 وکٹوں کے نقصان پر 165 رنز سے کیا۔ آسٹریلوی ٹیم اپنی پہلی اننگز میں مجموعی طور پر 210 رنز بنا کر آل آؤٹ ہوگئی۔ کیمرون گرین نے شاندار 67 رنز کی اننگز کھیلی، جبکہ اسٹیو اسمتھ نے 42 اور ناتھن لیون نے 32 رنز بنائے۔ آسٹریلیا نے پہلی اننگز کی بنیاد پر بنگلہ دیش کے خلاف 146 رنز کی اہم برتری حاصل کی۔ بنگلہ دیش کی جانب سے شوریف الاسلام نے عمدہ بولنگ کا مظاہرہ کرتے ہوئے 7 وکٹیں حاصل کیں، لیکن ان کی شاندار

کارکردگی بھی ٹیم کو بڑی شکست سے نہ بچا سکی۔ 146 رنز کے خسارے میں جانے کے بعد بنگلہ دیش کی ٹیم دوسری اننگز میں بھی آسٹریلیا کے تیز گیند بازوں کے سامنے بے بس نظر آئی۔ پوری ٹیم 38.3 اوورز میں صرف 95 رنز پر ڈھیر ہوگئی۔ بنگلہ دیش کی دوسری اننگز دوسرے دن کے تیسرے سیشن کی تیسری گیند پر ختم ہوئی۔ کپتان نجم الحسن شانتو نے ٹیم کی جانب سے سب سے زیادہ 31 رنز بنائے، جبکہ مشفق الرحیم 29 رنز بنا کر ناٹ آؤٹ رہے۔ ان دونوں کے علاوہ کوئی بھی بنگلہ دیشی بلے باز دوہرے ہندسے تک نہیں پہنچ سکا۔ یوں بنگلہ دیش مسلسل دوسری اننگز میں بھی 100 رنز کا ہندسہ عبور کرنے میں ناکام رہا۔ آسٹریلیا کی جانب سے مچل اسٹارک نے ایک بار پھر تباہ کن بولنگ کرتے ہوئے 4 وکٹیں حاصل کیں۔ پیٹ کمنز اور ناتھن لیون نے بھی 3،3 وکٹیں لے کر بنگلہ دیش کی بیٹنگ لائن کو مکمل طور پر تہس نہس کر دیا۔ اس سے قبل پہلی اننگز میں بھی مچل اسٹارک نے 6 وکٹیں حاصل کی تھیں۔ بنگلہ دیش کی پہلی اننگز صرف 64 رنز پر سمٹ گئی تھی، جس کے بعد آسٹریلیا نے 146 رنز کی برتری حاصل کر کے میچ پر اپنی گرفت مضبوط کرلی تھی۔ آسٹریلوی گیند بازوں نے دوسری اننگز میں بھی بنگلہ دیش کو کسی بھی مرحلے پر سنبھلنے کا موقع نہیں دیا۔ ڈارون ٹیسٹ میں آسٹریلیا کو اپنے ہی گھر میں بنگلہ دیش کے خلاف پہلی مرتبہ شکست کا سامنا کرنا پڑا تھا۔ بنگلہ دیش نے وہ میچ 9 وکٹوں سے جیتا تھا، جس کے بعد آسٹریلوی ٹیم کو شدید تنقید کا سامنا کرنا پڑا۔ تاہم ساؤتھ میکے میں آسٹریلیا نے شاندار واپسی کرتے ہوئے بنگلہ دیش کو دوسرے ہی دن شکست دے دی۔ مچل اسٹارک کو دوسرے ٹیسٹ میں بہترین کارکردگی پر پلیئر آف دی میچ قرار دیا گیا۔ انہوں نے اس میچ میں مجموعی طور پر 10 وکٹیں حاصل کیں۔ سیریز میں بھی اسٹارک کی کارکردگی سب سے نمایاں رہی اور انہیں پلیئر آف دی سیریز کا اعزاز دیا گیا۔ پہلے ٹیسٹ میں ان کے حصے میں 2 وکٹیں آئی تھیں۔ مچل اسٹارک، پیٹ کمنز اور ناتھن لاین کی شاندار گیندبازی کی بدولت آسٹریلیا نے دوسرے ٹیسٹ کے دوسرے دن بنگلہ دیش کو دوسری اننگز میں ۹۵ رنز پر آل آؤٹ کرکے اننگز اور ۵۱ رنز سے شکست دے دی اور دو ٹیسٹ میچوں کی سیریز ۱-۱ سے برابر کردی۔ اسٹارک نے دوسری اننگز میں ۴ جبکہ کمنز اور لاین نے ۳-۳ وکٹ حاصل کئے۔ میچ میں مجموعی طور پر ۱۰ وکٹ لینے والے اسٹارک کو پلیئر آف دی میچ قرار دیا گیا۔

نئی دہلی میں عالمی بیڈمنٹن چمپئن شپ میں ہندوستان میں کمپو کا باضابطہ آغاز

کمپو کی بھارتی مارکیٹ میں آمد سے ملک کی تیزی سے بڑھتی ہوئی بیڈمنٹن انڈسٹری میں نئے مواقع پیدا ہونے کی امید ہے۔

کمپو کی بھارتی مارکیٹ میں آمد سے ملک کی تیزی سے بڑھتی ہوئی بیڈمنٹن انڈسٹری میں نئے مواقع پیدا ہونے کی امید ہے۔ بھارت میں بیڈمنٹن کی مقبولیت مسلسل بڑھ رہی ہے اور نوجوان کھلاڑیوں کی بڑی تعداد اس کھیل کی جانب متوجہ ہو رہی ہے۔ ایسے میں کمپو کو بھارتی مارکیٹ میں اپنی جگہ بنانے کا وسیع موقع مل سکتا ہے۔ آنے والے دنوں میں برانڈ کی توسیع، نئی مصنوعات اور بھارتی کھلاڑیوں کے ساتھ ممکنہ شراکت داری پر بھی توجہ مرکوز کیے جانے کی توقع ہے۔ نئی دہلی میں جاری ورلڈ بیڈمنٹن چیمپئن شپ 2026 کے دوران عالمی سطح کے پروفیشنل بیڈمنٹن برانڈ کمپو نے بھارتی مارکیٹ میں باضابطہ طور پر قدم رکھ دیا ہے۔ 17 سے 23 اگست تک دارالحکومت نئی دہلی میں منعقد ہونے والے اس باوقار عالمی ٹورنامنٹ کے دوران برانڈ کی بھارت میں لانچنگ کی گئی۔ دنیا کے بہترین بیڈمنٹن کھلاڑیوں اور شائقین کی موجودگی میں ہونے والی یہ لانچنگ کمپو کے لیے بھارتی بازار میں نئی شروعات کی حیثیت رکھتی ہے۔ کمپو نے ورلڈ بیڈمنٹن چیمپئن شپ کے دوران بیڈمنٹن سے وابستہ

کھلاڑیوں، شائقین اور کھیلوں کے دلدادہ افراد کے لیے ایک خصوصی تجرباتی اسٹال بھی قائم کیا ہے۔ اس اسٹال پر پروفیشنل بیڈمنٹن آلات اور مصنوعات کی مکمل رینج پیش کی جا رہی ہے۔ کھلاڑیوں اور شائقین کو یہاں برانڈ کی نئی مصنوعات کو قریب سے دیکھنے، ان کے بارے میں معلومات حاصل کرنے اور ان کی خصوصیات کو سمجھنے کا موقع مل رہا ہے۔ برانڈ کی جانب سے پیش کیے جانے والے پروفیشنل معیار کے کھیلوں کے سامان کو خاص طور پر ان افراد کے لیے نمایاں کیا جارہا ہے جو بیڈمنٹن میں اپنی کارکردگی بہتر بنانے کے لیے معیاری آلات کی تلاش میں رہتے ہیں۔ اس شوکیس کے ذریعے کمپو نے بھارتی صارفین کو اپنی مصنوعات سے براہ راست متعارف کرانے کی کوشش کی ہے۔ کمپو کی بھارت میں باضابطہ انٹری ایسے وقت میں ہوئی ہے جب دنیا بھر کے بہترین بیڈمنٹن کھلاڑی اور عالمی بیڈمنٹن کمیونٹی نئی دہلی میں موجود ہے۔ ورلڈ بیڈمنٹن چیمپئن شپ جیسے بڑے عالمی ایونٹ کو برانڈ کی لانچنگ کے لیے منتخب کرنا اس کے بھارتی بازار میں داخلے کو مزید اہم بناتا ہے۔ یہ موقع کمپو کو ایک ہی پلیٹ فارم پر عالمی سطح کے کھلاڑیوں، کوچز، کھیل سے وابستہ ماہرین اور بڑی تعداد میں بیڈمنٹن شائقین تک پہنچنے کا موقع فراہم کر رہا ہے۔ اس طرح برانڈ کو بھارتی کھیلوں کی مارکیٹ میں اپنی شناخت قائم کرنے کے لیے ایک مضبوط ابتدائی پلیٹ فارم بھی مل گیا ہے۔ کمپو کے لیے بھارت میں یہ قدم محض تجارتی لانچ نہیں بلکہ بھارتی بیڈمنٹن کمیونٹی کے ساتھ نئے سفر کا آغاز بھی قرار دیا جا رہا ہے۔ برانڈ کا مقصد ملک میں بیڈمنٹن کھلاڑیوں اور شائقین کے درمیان اپنی مضبوط شناخت قائم کرنا اور انہیں بین الاقوامی معیار کی مصنوعات سے متعارف کرانا ہے۔ اس لانچ کے ذریعے بھارتی کھلاڑیوں کو عالمی معیار کے بیڈمنٹن آلات اور مصنوعات کا تجربہ حاصل ہو رہا ہے۔ کھیل کے ماہرین کے مطابق بین الاقوامی برانڈز کی آمد سے کھلاڑیوں کے سامنے معیاری مصنوعات کے مزید آپشنز دستیاب ہوسکتے ہیں۔ کمپو کی بھارتی مارکیٹ میں آمد سے ملک کی تیزی سے بڑھتی ہوئی بیڈمنٹن انڈسٹری میں نئے مواقع پیدا ہونے کی امید ہے۔

نیرج چوپڑا کو چاندی کے تمغے پر اکتفا کرنا پڑا

لنکا کے رومیش نے گولڈ میڈل جیتا

ہندوستان کے نیرج چوپڑا نے لوزان ڈائمنڈ لیگ ۲۰۲۶ء میں سیزن کی اپنی بہترین ۸۸٫۰۵ میٹر کی تھرو کی، لیکن وہ سری لنکا کے رومیش تھارنگا پاتھیراگے کو صرف ۹ سینٹی میٹر سے پیچھے رہ کر دوسرے مقام پر رہے۔ ہندوستان کے نیرج چوپڑا نے لوزان ڈائمنڈ لیگ ۲۰۲۶ء میں سیزن کی اپنی بہترین ۸۸٫۰۵ میٹر کی تھرو کی، لیکن وہ سری لنکا کے رومیش تھارنگا پاتھیراگے کو صرف ۹ سینٹی میٹر سے پیچھے رہ کر دوسرے مقام پر رہے۔ تھارنگا نے ۸۸٫۱۴ میٹر کی تھرو کے ساتھ طلائی کامیابی حاصل کی جبکہ غرناطہ کے اینڈرسن پیٹرز ۸۶٫۶۹ میٹر کے ساتھ تیسرے نمبر پر رہے۔ نیرج نے کہا کہ مقابلہ انتہائی سخت تھا اور وہ ۸۸ میٹر کی تھرو سے خوش ہیں۔ ان کے مطابق ہر مقابلے کے ساتھ انہیں محسوس ہو رہا ہے کہ وہ اپنی مکمل فارم میں واپس آرہے ہیں۔ میں اپنی جانب سے مسلسل اچھی کارکردگی کا مظاہرہ کرنے کی کوشش کر رہا ہوں۔ امید ہے کہ جلد اپنے بہترین فارم کو حاصل کرلوں گا۔ انہوں نے سری لنکا کے جیولین تھرو ایتھلیٹ کی تعریف کرتے ہوئے کہا کہ وہ بہت اچھا کر رہے ہیں۔ ان سے مقابلے میں مزہ آتا ہے۔ تھارنگا نے اس سیزن میں اپنی تیسری ڈائمنڈ لیگ جیت حاصل کی۔ اس سے قبل وہ دوحہ اور روم میں بھی خطاب جیت چکے ہیں۔ روم ڈائمنڈ لیگ میں ان کی ۹۲٫۶۲ میٹر کی تھرو اب بھی سیزن کی عالمی بہترین کارکردگی ہے۔ مقابلے میں نیرج چوپڑا نے پہلے ۸۳٫۵۴ میٹر کی تھرو سے آغاز کیا۔ دوسری کوشش میں انہوں نے ۸۸٫۰۵ میٹر کی تھرو کے ساتھ برتری حاصل کی لیکن تھارنگا نے ۸۸٫۱۴ میٹر کی کوشش کرکے دوبارہ سبقت حاصل کرلی۔ نیرج کی تیسری تھرو ۸۳٫۷۲ میٹر رہی جبکہ چوتھی کوشش میں وہ فاؤل کر بیٹھے۔ انہوں نے اپنی

پانچویں کوشش چھوڑ دی اور چھٹی میں ۸۲٫۱۵ میٹر کی تھرو کی۔ لوزان ڈائمنڈ لیگ ۲۰۲۶ء کے سیزن میں نیرج کا تیسرا مسابقتی ایونٹ تھا۔ انہوں نے دوحہ ڈائمنڈ لیگ میں چوتھی پوزیشن حاصل کی اور گزشتہ ماہ گلاسگو کامن ویلتھ گیمز میں تھارنگا کے پیچھے چاندی کا تمغہ جیتا تھا۔ لوزان میں ۸۸٫۰۵ میٹر کی تھرو سیزن کی ان کی بہترین کارکردگی رہی۔ نیرج چوپڑا نے لوزان میں اس سے قبل ۲۰۲۲ء اور ۲۰۲۳ء میں کامیابی حاصل کی تھی، جبکہ ۲۰۲۴ء میں وہ دوسرے مقام پر رہے تھے۔ گزشتہ سال دوحہ ڈائمنڈ لیگ میں ۹۰٫۲۳ میٹر کی تھرو کے ساتھ قائم کیا گیا ان کا قومی ریکارڈ اب بھی برقرار ہے۔

کبریٰ سیٹھ نے ''فرضی ۲'' کی شوٹنگ شروع کی، سائرہ کے کردار میں نظر آئیں گی

اداکارہ کبریٰ سیٹھ نے انتہائی متوقع ویب سیریز ''فرضی ۲'' کی شوٹنگ شروع کردی ہے

اداکارہ کبریٰ سیٹھ نے انتہائی متوقع ویب سیریز ''فرضی ۲'' کی شوٹنگ شروع کردی ہے۔ پہلے سیزن میں اپنی شاندار اداکاری سے ناظرین کا دل جیتنے والی کبریٰ ایک بار پھر سائرہ کے کردار میں نظر آئیں گی۔ کبریٰ نے حال ہی میں سوشل میڈیا پر اپنی وینٹی وین کے باہر کی کچھ تصاویر شیئر کی ہیں۔ اداکارہ کبریٰ سیٹھ نے انتہائی متوقع ویب سیریز ''فرضی ۲'' کی شوٹنگ شروع کردی ہے۔ پہلے سیزن میں اپنی شاندار اداکاری سے ناظرین کا دل جیتنے والی کبریٰ ایک بار پھر سائرہ کے کردار میں نظر آئیں گی۔ کبریٰ نے حال ہی میں سوشل میڈیا پر اپنی وینٹی وین کے باہر کی کچھ تصاویر شیئر کی ہیں۔ ان تصاویر میں وینٹی وین پر سائرہ اور ''فرضی ۲'' لکھا نظر آرہا ہے۔ کبریٰ نے پوسٹ کے عنوان میں لکھا ''چلیے، اب اس بے شمار خوشی کی شروعات کرتے ہیں! ان کی پوسٹ سے شو کے دوسرے سیزن کو لے کر جوش صاف نظر آرہا ہے۔ کبریٰ پہلے بھی بتا چکی ہیں کہ جب انہیں ''فرضی'' کی پیشکش ہوئی تھی، تب انہوں نے دونوں سیزن کے لیے ایک ساتھ کام کرنے کی رضامندی ظاہر کی تھی۔ ان کی حالیہ پوسٹ طویل انتظار کے بعد دوسرے سیزن کی شوٹنگ شروع ہونے کی تصدیق کرتی ہے۔ راج اور ڈی کے کی تیار کردہ ''فرضی'' میں کبریٰ سیٹھ کے علاوہ شاہد کپور، وجے سیتوپتی، راشی کھنہ، بھون اروڑہ، کے کے مینن اور ذاکر حسین اہم کرداروں میں نظر آئیں گے۔ پہلے سیزن میں کبرا نے سائرہ کا کردار ادا کیا تھا، جو کے کے مینن کے کردار منصور دلال سے وابستہ تھی۔ دوسرے سیزن میں ان کے کردار کی کہانی کس سمت آگے بڑھے گی، اس کی

معلومات فی الحال سامنے نہیں آئی ہیں۔ کام کے محاذ کی بات کریں تو کبریٰ سیٹھ گزشتہ سال فلم ''سن آف سردار ۲'' میں نظر آئی تھیں۔ اس سال وہ پروڈیوسر اور ہدایت کار پرکاش جھا کی ویب سیریز ''سنکلپ'' میں بھی دکھائی دیں، جہاں ان کی اداکاری کو ناظرین اور ناقدین کی جانب سے سراہا گیا۔ اداکاری کے ساتھ ساتھ تحریر، میزبانی اور اسٹینڈ اپ کامیڈی میں بھی اپنی شناخت بنا چکیں کبرا سیٹ کی ''فرضی ۲'' میں واپسی کا ناظرین بے صبری سے انتظار کر رہے ہیں۔

حیوان ملیالم فلم اوپم کا ریمیک نہیں ہے: پریہ درشن کی وضاحت

پریہ درشن نے واضح کیا ہے کہ اکشے کمار اور سیف علی خان کی فلم 'حیوان' ان کی ملیالم فلم 'اوپم' کا ریمیک نہیں ہے۔

پریہ درشن نے واضح کیا ہے کہ اکشے کمار اور سیف علی خان کی فلم ''حیوان'' ان کی ملیالم فلم ''اوپم'' کا ریمیک نہیں ہے، ہدایتکار نے بتایا کہ انہوں نے فلم ''اوپم'' کی کہانی کی روح کو نئے انداز میں پیش کیا ہے، ساتھ ہی انکشاف کیا کہ فلم میں مخالف کردار کیلئے ان کی پہلی پسند بوبی دیول تھے، تاہم بعد میں اکشے کمار نے اس کردار میں انٹری لی اور فلم کی کاسٹنگ کا رخ بدل گیا۔ اکشے کمار اور سیف علی خان فلم ''حیوان'' میں ایک ساتھ نظر آنے والے ہیں، یہ فلم تھرلر اور کرائم کے عناصر کو ایک منفرد انداز میں پیش کرتی ہے۔ ہدایتکار پریہ درشن اور فلم ''بھول بھلیاں'' کے اداکار اکشے کمار کی جوڑی اس سے قبل بھی ایک کامیاب فلم دے چکی ہے۔ فلم کا ٹیزر پہلے ہی شائقین میں تجسس پیدا کرچکا ہے اور اپنی فلموں کو دوبارہ بنانے کیلئے مشہور ہدایتکار پریہ درشن کے مطابق یہ فلم ویسی نہیں ہے۔ ETV بھارت سے گفتگو کرتے ہوئے پریہ درشن نے اکشے کمار اور سیف علی خان کی تھرلر فلم کے حوالے سے اپنی ہی فلموں کو دوبارہ بنانے کے بارے میں بات کی۔ انہوں نے کہا کہ انہیں اس بات پر خوشی ہے کہ لوگ ان سے ایسی فلم دیکھنا چاہتے ہیں جو نہ تو ریمیک ہو اور نہ ہی کامیڈی فلم۔ وہ فلم کے لیے کسی کم عمر ہیرو یا صرف کسی بڑے بالی ووڈ چہرے کو کاسٹ نہیں کرنا چاہتے تھے۔ دلچسپ بات یہ ہے کہ فلم

''حیوان'' دراصل پریہ درشن کی اپنی ملیالم فلم ''اوپم'' کی باضابطہ موافقت ہے۔ پریہ درشن نے کہا، ''حیوان ریمیک نہیں ہے۔ جب بھی میں اپنی کسی فلم کا ریمیک یا اسے دوبارہ ڈھالتا ہوں تو میں فلم میں تبدیلیاں ضرور کرتا ہوں۔ اگر آپ ''بھول بھلیاں'' دیکھیں تو وہ ''چندر مکھی'' نہیں ہے۔ میں ہمیشہ ثقافت اور شہر کے مطابق کہانی کو ڈھالتا ہوں۔ مثال کے طور پر میری فلم ''گردش'' کی اصل کہانی کا پس منظر ایک گاؤں تھا، لیکن میں نے اسے ممبئی کے انڈر ورلڈ کے پس منظر میں فلمایا۔ میں صرف کہانی کی روح استعمال کرتا ہوں، اور فلم ''حیوان'' کے ساتھ بھی میں نے یہی کیا ہے۔'' انہوں نے مزید کہا، ''جب میں نے بالی ووڈ میں دو سنجیدہ اور ڈرامائی فلموں کے ذریعے کامیابی حاصل کی تو فلم ''ہیرا پھیری'' کے بعد میں راتوں رات کامیڈی فلموں ہدایتکار بن گیا۔ فلم ''ہیرا پھیری'' کے بعد ہر پروڈیوسر چاہتا تھا کہ میں کامیڈی فلم کروں۔ خدا کا شکر ہے کہ ایک پروڈیوسر ایسا تھا جس نے مجھ سے دوبارہ ایک سنجیدہ فلم بنانے کو کہا، اور میں نے فلم ''حیوان'' بنانے کا فیصلہ کیا۔'' پریہ درشن نے انکشاف کیا کہ ابتدا میں فلم کے ولن کے کردار کے لیے ان کے ذہن میں صرف بوبی دیول تھے اور وہ کسی اور اداکار کے بارے میں نہیں سوچ رہے تھے۔ انہوں نے کہا، ''بوبی ہی میری ابتدائی اور واحد پسند تھے۔''

سائرہ بانو: خوبصورتی، اداکاری اور دلکشی کا حسین امتزاج

سائرہ بانو نے ۱۹۶۰ اور ۷۰ کی دہائی میں 'جنگلی'، 'پڑوسن'، 'شاگرد' اور 'پورب اور پچھم' جیسی فلموں سے شہرت حاصل کی۔

سائرہ بانو نے 1960 اور 70 کی دہائی میں 'جنگلی'، 'پڑوسن'، 'شاگرد' اور 'پورب اور پچھم' جیسی فلموں سے شہرت حاصل کی۔ دلیپ کمار کی اہلیہ سائرہ آج بھی ہندی سنیما کا معتبر نام ہیں بالی وڈ میں سائرہ بانو کا شمار ان اداکاراؤں میں ہوتا ہے جنہوں نے 1960 اور 1970 کی دہائی میں اپنی دلکش شخصیت، خوبصورتی اور جاندار اداکاری سے ناظرین کے دلوں پر گہرا نقش چھوڑا۔ اپنی خوبصورتی کے ساتھ ساتھ مختلف نوعیت کے کردار ادا کرنے کی صلاحیت نے انہیں اپنے دور کی مقبول ترین اداکاراؤں میں شامل کیا۔ سائرہ بانو کی پیدائش 23 اگست 1944 کو ہوئی۔ ان کی والدہ نسیم بانو 1930 اور 1940 کی دہائی کی معروف اداکارہ تھیں اور اپنی بے مثال خوبصورتی کے باعث 'بیوٹی کوئین' کے نام سے جانی جاتی تھیں۔ سائرہ کا بچپن اور ابتدائی تعلیم لندن میں گزری۔ 1960 میں وہ ممبئی واپس آئیں اور اسی دوران فلمی دنیا میں ان کے لیے دروازے کھلنے شروع ہوئے۔ فلمساز و ہدایت کار ششدھر مکھرجی نے سائرہ بانو کی صلاحیت کو پہچانا اور انہیں اپنے بھائی سبودھ مکھرجی سے ملنے کا مشورہ دیا۔ سبودھ مکھرجی اس وقت اپنی فلم 'جنگلی' کے لیے ایک نئی ہیروئن کی تلاش میں تھے۔ سائرہ کو فلم میں کام کرنے کا موقع ملا اور انہوں نے اسے قبول کرلیا۔ 1961 میں ریلیز ہونے والی 'جنگلی' سائرہ بانو کے فلمی کیریئر کی پہلی فلم تھی، جس میں ان کے مقابل شمی کپور تھے۔ فلم میں سائرہ نے ایک معصوم اور دلکش کشمیری دوشیزہ کا کردار ادا کیا۔ بہترین موسیقی اور یادگار نغموں سے سجی یہ فلم زبردست کامیاب ہوئی اور سائرہ بانو کو راتوں رات فلمی دنیا میں شناخت مل گئی۔ انہیں اس فلم کے لیے فلم فیئر کی بہترین اداکارہ کی نامزدگی بھی حاصل ہوئی۔ اس کامیابی کے بعد سائرہ نے پیچھے مڑ کر نہیں دیکھا۔ 1963 میں وہ شمی کپور کے ساتھ 'بلف ماسٹر' میں نظر آئیں، جبکہ 1964 کی 'آئی ملن کی بیلا' نے ان کی مقبولیت کو مزید مستحکم کیا۔ اسی دور میں 'آؤ پیار کریں'، 'اپریل فول' اور 'دور کی آواز' جیسی فلموں نے بھی ان کے فلمی سفر کو وسعت دی۔ 1966 میں سائرہ بانو نے بالی وڈ کے عظیم اداکار دلیپ کمار سے شادی کی۔ عمر میں نمایاں فرق کے باوجود دونوں کی جوڑی فلمی دنیا کی سب سے زیادہ زیر بحث اور مقبول جوڑیوں میں شامل رہی۔ شادی کے بعد بھی سائرہ نے اداکاری جاری رکھی اور کئی یادگار فلموں میں کام کیا۔ 1967 سائرہ بانو کے کیریئر کا ایک اہم سال ثابت ہوا۔ 'دیوانہ' میں انہیں راج کپور

کے ساتھ کام کرنے کا موقع ملا، جبکہ 'شاگرد' میں ان کی اداکاری کو خاص طور پر پسند کیا گیا۔ 'شاگرد' کے لیے انہیں فلم فیئر کی بہترین اداکارہ کی نامزدگی بھی ملی۔ اگلے برس 1968 میں ریلیز ہونے والی 'پڑوسن' نے ان کی مقبولیت کو نئی بلندیوں تک پہنچا دیا۔ سنیل دت اور محمود کے ساتھ بننے والی یہ مزاحیہ فلم آج بھی ہندی سنیما کی یادگار فلموں میں شمار ہوتی ہے۔ 1970 کی دہائی میں بھی سائرہ بانو نے کئی اہم فلموں میں کام کیا۔ 'پورب اور پچھم' میں انہوں نے مغربی ماحول میں پلی بڑھی ایک ایسی لڑکی کا کردار ادا کیا جو ہندوستانی روایات اور ثقافت سے زیادہ واقف نہیں ہوتی۔ اسی سال 'گوپی' میں پہلی بار انہیں اپنے شوہر دلیپ کمار کے ساتھ اداکاری کا موقع ملا۔ بعد میں دونوں 'سگینہ' اور 'بیراگ' سمیت دیگر فلموں میں بھی ساتھ نظر آئے۔ سائرہ بانو کے فلمی سفر کی ایک اہم فلم 1975 کی 'چیتالی' تھی، جس میں انہوں نے مرکزی کردار ادا کیا۔ فلم کی ہدایت کاری ہری کیش مکھرجی نے کی تھی۔ اگرچہ فلم باکس آفس پر بڑی کامیابی حاصل نہ کرسکی، لیکن سائرہ بانو کی اداکاری کو اس فلم میں خاص طور پر سراہا گیا۔ 1976 میں ریلیز ہونے والی 'ہیرا پھیری' بھی ان کی نمایاں کامیاب فلموں میں شامل تھی، جس میں ان کے ساتھ امیتابھ بچن تھے۔ اسی دور کی 'نہلے پر دہلا' بھی ان کی کامیاب فلموں میں شمار ہوتی ہے۔ بعد کے برسوں میں سائرہ بانو نے فلموں میں اپنی سرگرمیاں کم کردیں۔ 'دنیا' (1984) میں وہ اپنے شوہر دلیپ کمار کے ساتھ نظر آئیں، جبکہ 'فیصلہ' کی تاخیر سے 1988 میں ریلیز ان کی آخری فلمی پیش کش ثابت ہوئی۔ 2006 میں سائرہ بانو نے بھوجپوری فلم 'اب تو بن جا سجنوا ہمار' کے ذریعے فلم پروڈکشن کے میدان میں قدم رکھا۔ فلم میں نغمہ اور روی کشن نے اہم کردار ادا کیے تھے۔ تقریباً تین دہائیوں پر محیط اپنے فلمی سفر میں سائرہ بانو نے متعدد یادگار فلموں میں کام کیا۔ 'وکٹوریہ نمبر 203'، 'جھک گیا آسمان'، 'آدمی اور انسان'، 'ریشم کی ڈوری'، 'انٹرنیشنل کروک'، 'سازش'، 'ضمیر'، 'کالا آدمی' اور 'بلیدان' سمیت ان کی کئی فلمیں آج بھی شائقینِ سنیما کو ان کے سنہرے دور کی یاد دلاتی ہیں۔ سائرہ بانو نے اپنے حسن، اداکاری اور مخصوص انداز سے ہندی سنیما میں ایک منفرد مقام بنایا۔ یہی وجہ ہے کہ کئی دہائیاں گزرنے کے باوجود ان کا نام بالی وڈ کی یادگار اداکاراؤں میں احترام اور محبت کے ساتھ لیا جاتا ہے۔ سائرہ بانو بھارتی سنیما (بالی ووڈ) کی ایک ایسی مایہ ناز اور سحر انگیز اداکارہ ہیں جنہیں حسن، لاجواب اداکاری اور معصومیت کا حسین ترین امتزاج مانا جاتا ہے۔ 1960 اور 1970 کی دہائیوں میں انہوں نے اپنی دلکشی سے کروڑوں دلوں پر راج کیا۔ سائرہ بانو کی زندگی کا سب سے خوبصورت باب شہنشاہِ جذبات دلیپ کمار کے ساتھ ان کی محبت اور شادی ہے: شادی: 1966 میں انہوں نے خود سے عمر میں کافی بڑے دلیپ کمار سے شادی کی۔ مثالی جوڑی: دونوں کی جوڑی کو بالی ووڈ کی تاریخ کی سب سے رومانوی اور مضبوط جوڑی مانا جاتا ہے۔ بے مثال دیکھ بھال: دلیپ کمار کی آخری سانس تک سائرہ بانو نے ایک سچی ساتھی کی طرح ان کی دیکھ بھال کی، جو کہ محبت کی ایک عظیم مثال ہے۔